FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED F
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

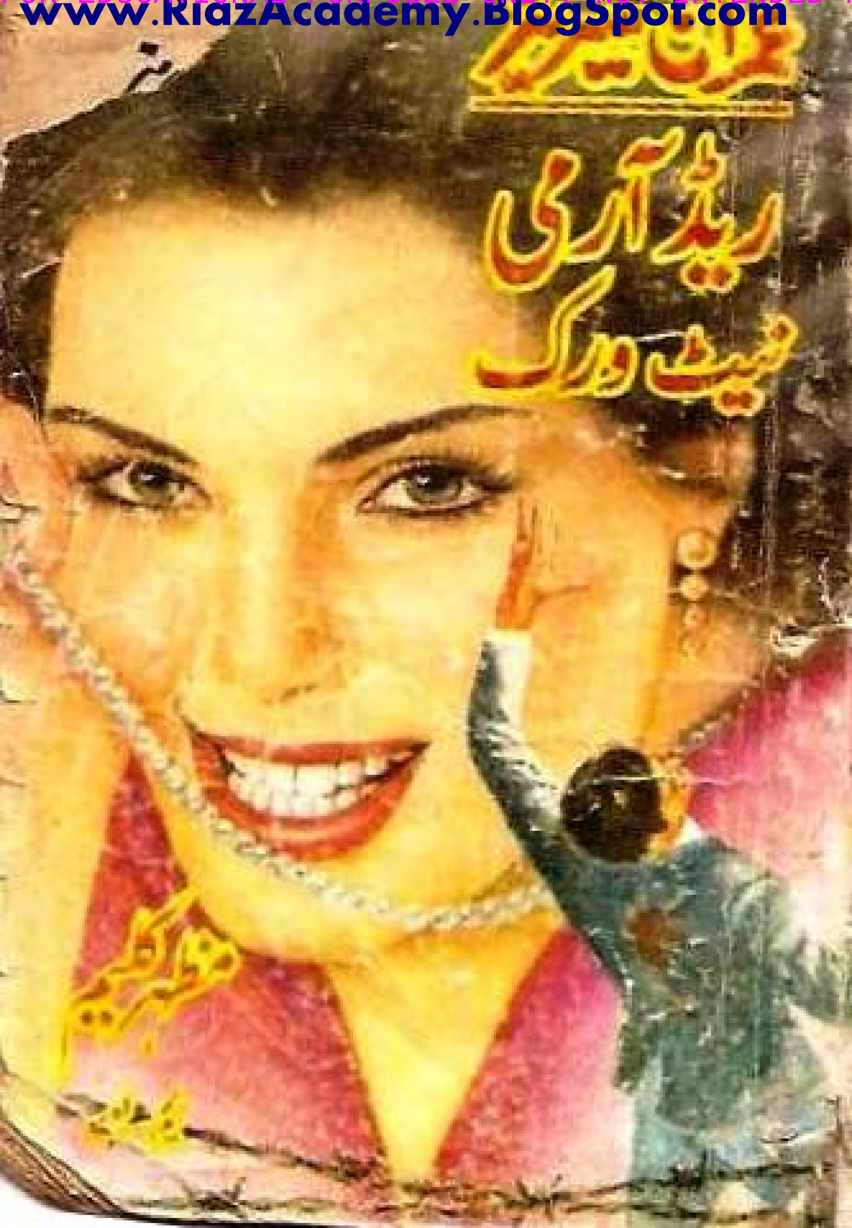

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ---------- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ---------- محمد یونس
طابع ---------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ---------- -/50 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ریڈ آرمی سے شروع ہونے والا سلسلہ اس ناول میں مزید نکھر کر سامنے آ رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار جس انداز میں جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے اس انداز میں انہیں پہلی بار اپنی بے بسی کا احساس ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سلسلہ آپ کو یقیناً ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا البتہ حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی صورت کم نہیں ہیں۔

ٹیکسلا سے محمد رمضان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے روحانیت کے موضوع سے بے حد دلچسپی ہے اس لئے آپ برائے کرم مجھے ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور ایسے ہی دیگر علوم کی معیاری کتب کی فہرست ضرور بھجوائیں"۔

محترم محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم روحانیت کے موضوع نہیں ہیں۔ یہ تو وہ علوم ہیں جنہیں "اکلٹ سائنس" کہا جاتا ہے۔ روحانیت تو ان سے یکسر ہٹ کر ہے اور جہاں تک ان پر معیاری کتب کا تعلق ہے تو ایسے موضوعات پر تقریباً ہر زبان میں بے شمار کتب موجود ہیں لیکن ان میں سے معیاری اور غیر معیاری کا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

انتخاب تو آپ کی ان علوم پر موجود استعداد سے ہی ہو سکتا ہے کیونکہ جو آدمی ان علوم کو سیکھنے کی ابتدا کرے گا اس کے لئے ابتدائی کتب ہی معیاری ہوں گی جبکہ جو آدمی ان علوم میں کافی آگے بڑھ چکا ہو اس کے لئے یہ ابتدائی کتب معیاری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے آپ اگر ان علوم کو واقعی سیکھنا چاہتے ہیں تو صرف کتابوں پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ کسی ماہر کو تلاش کر کے اس کی باقاعدہ شاگردی اختیار کریں اور پھر اپنے استاد کے مشورے سے کتب کا انتخاب کریں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہانیاں سے رفیق الرحمان بھٹی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ سلیمان سے ہمیں بے حد شکایت ہے کہ وہ عمران کا بالکل خیال نہیں رکھتا۔ آپ عمران کی اماں بی سے کہہ کر اسے ذرا لیول پر لے آئیں کیونکہ اب وہ عمران کا باورچی کم اور اس کا مالک زیادہ بن گیا ہے"۔

محترم رفیق الرحمان بھٹی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کی اماں بی کے ذریعے سلیمان کو لیول کرانے کی تجویز پیش کی ہے تو محترم آپ کو تو معلوم ہے کہ سلیمان بھی عمران کے گھر میں ہی پلا بڑھا ہے اور عمران کی اماں بی عمران سے زیادہ سلیمان کی سائیڈ لیتی ہیں اور سلیمان جب خالص دودھ کا گلاس اماں بی کو پیش کر دیتا ہے تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اماں بی کیسے لیول کریں گی سلیمان کو یا عمران کو۔ اس لئے عمران کی بہتری اسی میں ہے کہ معاملہ اماں بی تک نہ جانے دے اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس کی کوشش بھی یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ اماں بی کو بھی جانتا ہے اور سلیمان کو بھی۔ بہرحال سلیمان تک آپ کی شکایت ضرور پہنچا دی جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے رانا محمد جمیل شہزاد لکھتے ہیں۔ "آپ کا سپیشل نمبر "شوڈران" بے حد پسند آیا ہے۔ اس مخصوص موضوع پر واقعی یہ ایک شاہکار ناول ہے۔ مجھے لیلی چیتی سے بے حد دلچسپی ہے۔ آپ کے ناول "سٹار ٹریک" میں عمران پروفیسر کو فرانس میں لے آتا ہے تو پروفیسر اس کی ہدایات پر کام کرتا ہے لیکن بعد میں پروفیسر اسے بتاتا ہے کہ وہ فرانس میں نہ تھا۔ اگر واقعی ایسا تھا تو پھر پروفیسر نے عمران کی ہدایات پر عمل کیوں کیا۔ امید ہے آپ اس الجھن کو ضرور واضح کریں گے"۔

محترم رانا محمد جمیل شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس الجھن کا ذکر کیا ہے اس بارے میں تفصیلی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس حصے کو دوبارہ غور سے پڑھیں گے تو آپ خود سمجھ جائیں گے کہ پروفیسر فرانس میں نہ آنے کے باوجود عمران کی ہدایات پر کیوں عمل کرتا ہے کیونکہ پروفیسر خود یہی چاہتا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے نظام الدین قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "شوڈران" بے حد پسند آیا ہے لیکن ایک بات نے مجھے شدید الجھن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں ہنگامہ کر رکھا ہے کہ آپ اور دیگر مصنفین بھی مکڑی کو یا اس کے جالے کو شیطان یا اس کی ذریات یا اس کی طاقت کی علامت کے طور پر ظاہر کرتے ہیں جبکہ مکڑی شریعت کی رو سے حلال ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم نظام الدین قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ محترم آپ کی الجھن ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہے جس مکڑی کو حلال کہا گیا ہے وہ یہ جالے والی مکڑی نہیں ہوتی بلکہ اسے اردو میں ٹڈی کہتے ہیں جو اڑنے والی ہوتی ہے۔ آپ نے ٹڈی دل تو سنا ہوگا۔ جو مکڑی یا ٹڈی سبزہ کھاتی ہے وہ مکڑی حلال ہوتی ہے اور اسے جھینگے کے انداز میں تیار کر کے تل کر کھایا جاتا ہے جبکہ جالے والی مکڑی ٹڈی نہیں ہوتی اور نہ ہی حلال ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اور اس کے ساتھی کیڈو جزیرے پر کرنل بوشن کے مہمانوں کے طور پر موجود تھے لیکن کرنل بوشن نے مشین روم انچارج میجر ہنری کے ذریعے سازش کرتے ہوئے انہیں مخصوص ریز سے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ دوسرے روز کرنل بوشن کے کیڈو آنے پر وہ ان کا خاتمہ کر سکے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تھا اور عمران نے دروازے سے باہر موجود پہرے داروں کی موجودگی محسوس کر لی تھی۔ چنانچہ وہ ٹائیگر کو ہمراہ لے کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تاکہ ان دونوں کو اندر گھسیٹ کر ان سے تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکیں اور پھر ان معلومات کی بنیاد پر وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کر سکیں۔ عمران اور ٹائیگر کھلے دروازے کے قریب جا کر رک گئے۔ عمران نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر آ گیا۔ سائیڈ پر دو باوردی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سپاہی عمارت کی دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک سگریٹ پی رہا تھا۔ عمران کے اچانک اچھل کر باہر نکلنے پر آہٹ سنائی دی تو دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے سگریٹ نکل کر نیچے گر گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی باہر آ گیا اور پھر حیرت سے بت بنے کھڑے ان دونوں سپاہیوں پر ان دونوں نے بیک وقت چھلانگیں لگا دیں۔ چند لمحوں بعد عمران اور ٹائیگر انہیں اٹھائے واپس اندر داخل ہو گئے۔ وہ دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا اور پھر انہیں اٹھائے وہ دوبارہ اس کمرے میں لے آئے۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو"..... عمران نے اپنے کاندھے پر موجود ایک آدمی کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے دوسرے کو دوسری کرسی پر بٹھا دیا جبکہ عمران کے ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"کھڑکیوں سے پردے اتار کر انہیں باندھ دو"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر کھڑکیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پردوں کی بنائی ہوئی رسیوں سے وہ ان دونوں کو کرسیوں سے مضبوطی سے باندھ چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیئے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا لیکن پھر اس کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا چلا گیا۔ شاید اب اسے احساس ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میرا نام شیانگ ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا تم کیپٹن فوماچو کے ساتھ ہماری بے ہوشی چیک کرنے آئے تھے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں خود بخود ہوش کیسے آ گیا"..... شیانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہنری کو کیسے اطلاع دی تھی کیپٹن نے ہماری بے ہوشی کے بارے میں"..... عمران نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیپٹن نے چیک کرنے کے بعد ہمیں کھڑے ہو کر کہہ دیا تھا اور پھر ہم باہر آ گئے۔ میں نے کیپٹن سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہنری نے اسے ٹرانسمیٹر کال پر بتایا تھا کہ وہ یہاں بولے گا تو اس کی آواز وہ مشین روم میں سن لے گا اور وہ یہاں کا منظر بھی دیکھ رہا ہو گا"..... شیانگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اور ٹائیگر کرسیوں کو چیک کرو۔ یہاں کوئی ڈکٹا فون لگایا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے باقی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس بار صفدر نے بھی اس کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔

"باس۔ یہ سپر ڈکٹا فون ہے اور آن ہے"..... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیہ تھی جس پر چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔

"مجھے دو۔ میں اسے آف کر دوں"..... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے ڈبیہ لے کر اس نے ناخن میں موجود بلیڈ کی مدد سے اس کے پچھلے حصے میں موجود ایک پیچ کھولا اور ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک تار توڑ کر اسے آف کر دیا اور پھر یہ ڈبیہ اس نے ایک طرف پھینک دی اور پھر اس نے اس ہال کمرے کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں چھت کے درمیان موجود ایک گول لائٹ پر جم سی گئیں۔ وہ لائٹ آف تھی لیکن عمران اس کی مخصوص ساخت سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے ذریعے مشین روم میں انہیں چیک کیا جاتا رہا ہو گا البتہ لائٹ آف دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس وقت چیکنگ نہیں کی جا رہی۔ شاید بھوری کی تسلی ہو گئی تھی کہ اب وہ ہوش میں آئیں گے بھی ہی تب بھی بے حس و حرکت ہی رہیں گے۔

"صفدر ایک مشین گن مجھے دو"..... عمران نے صفدر سے کہا تو

صفدر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ ان سائنسی ریز کی وجہ سے بارودی اسلحہ یہاں کام ہی نہیں کر سکتا"..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے درست کہا تھا"..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تم مشین گن اس لائٹ پر کیسے فائر کرو گے"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائر کئے بغیر اسے توڑا جا سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے صفدر مشین گن اٹھائے واپس آگیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔

"کیپٹن شکیل کیا تم میرے گناہوں کا بوجھ اٹھا لو گے"..... عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ کے گناہوں سے آپ کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا"..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر عمران کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ میرا مقصد تھا کہ کیا تم کرسی پر کھڑے ہو کر اس مشین گن سے یہ لائٹ توڑ سکو گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"لیکن آپ کا فقرہ تو یہی بتا رہا تھا کہ آپ میرے کاندھوں پر چڑھ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کر اس لائٹ کو توڑنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو میں نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا تاکہ پل صراط ہیں تمہارے کاندھوں پر بیٹھ کر پار کر لوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے حالانکہ پہلے عمران کا خیال واقعی یہی تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر چڑھ کر اس لائٹ کو توڑے گا لیکن پھر اچانک اسے خیال آگیا تھا کہ جب یہاں کرسی موجود ہے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نے بات بنائی تھی۔ ٹائیگر نے ایک خالی کرسی لا کر وہاں رکھی اور پھر کیپٹن شکیل نے عمران کے ہاتھ سے مشین گن لی اور پھر کرسی پر چڑھ کر اس نے نال سے مشین گن پکڑی اور پوری قوت سے اس کا فولادی دستہ اس نے لائٹ پر مار دیا۔ چھناکے کی تیز آواز کے ساتھ ہی لائٹ کا اندھا شیشہ ٹوٹا اور اس کی کرچیاں قالین پر بکھر گئیں۔ اندر ایک اندھے شیشے کا لیکن مخصوص طاقت کا بلب موجود تھا۔

"اس بلب کو بھی توڑ دو"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے دوسرا وار کیا اور بلب ٹوٹ گیا۔

"بس۔ اب ہم سکرین پر نظر آنے سے محفوظ ہو گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کرسی سے نیچے اتر آیا۔ شیانگ خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر شیانگ اب بتا دو کہ مشین روم کی طرف راستہ کہاں سے جاتا ہے"۔ عمران نے شیانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

سیکورٹی سے"..... شیانگ نے جواب دیا۔

"اور یہ سیکورٹی کدھر ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"یہیں سیکورٹی آفس کے اندر"..... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو شیانگ۔ تم اس لئے زندہ ہو کہ تم نے اب تک سوالوں کے جواب درست دیئے ہیں لیکن اب تم اس انداز میں جواب دینے لگے ہو جیسے یہاں جگت بازی کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ یہ مشین گن کا دستہ تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے بھی اڑا سکتا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے واضح جواب دو"..... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں جواب تو دے رہا ہوں جناب"..... شیانگ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بتاؤ کہ یہاں سے سیکورٹی آفس کس طرف ہے۔ کتنے فاصلے پر ہے۔ وہاں اس وقت کتنے افراد ڈیوٹی پر ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور کتنے آدمی کہاں کہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور یہاں کل کتنے آدمی ہیں۔ تفصیل سے جواب دو"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو شیانگ نے اس بار واقعی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق سیکورٹی آفس میں ایک آدمی نائٹ ڈیوٹی پر موجود ہے۔ باہر آٹھ آدمی پہرہ دے رہے ہیں جبکہ تین افراد وہاں سے کچھ دور فراسیز ناوروز کی تنصیبات پر پہرہ دے رہے ہیں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیپٹن فوما نچو کہاں ہو گا" ..... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو جناب اپنے کمرے میں سو رہا ہو گا" ..... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کمرہ کہاں ہے" ..... عمران نے پوچھا۔

"جناب سیکورٹی آفس سے شمال مشرق میں باقاعدہ حویلی بنی ہوئی ہے جہاں سب سیکورٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ وہیں کیپٹن فوما نچو کا کمرہ ہے جناب" ..... شیانگ نے جواب دیا۔

"کیا تم کیپٹن فوما نچو سے کسی طرح یہاں سے رابطہ کر سکتے ہو" ..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ سیکورٹی نائٹ ڈیوٹی آفیسر رابطہ کر سکتا ہے" ..... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشین روم کا انچارج ہنری کہاں رہتا ہے" ..... عمران نے پوچھا۔

"وہ پیچھے ممنوعہ علاقے میں رہتا ہے۔ وہاں ہیڈ آفس کا کوئی آدمی نہیں جا سکتا جب تک ہنری اجازت نہ دے۔ وہ کرنل جوشن کا خاص آدمی ہے" ..... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہنری سے رابطہ کیسے ہوتا ہے" ..... عمران نے پوچھا۔

"وہ سیکورٹی آفس میں ٹرانسمیٹر پر خود کال کرتا ہے۔ جب اس نے کیپٹن فوما نچو سے بات کی تھی تو میں وہیں موجود تھا" ..... شیانگ نے کہا۔

"کیا بات ہوئی تھی۔ تفصیل سے بتاؤ اور سنو چونکہ تم تعاون کر رہے ہو اس لئے میرا وعدہ کہ تم زندہ رہو گے" ..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو شیانگ نے بات چیت کی پوری تفصیل بتا دی کہ ہنری نے بتایا تھا کہ کرنل جوشن کا حکم ہے کہ ان کے آنے تک پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا جائے اس لئے اس نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ وہ انہیں چیک کر کے بتائے کہ کیا وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔

"ہنری نے ہمارے ہلاک ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی" ..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ کرنل جوشن کے آنے پر انہیں ہوش میں لے آیا جائے گا" ..... شیانگ نے کہا۔

"اسے ہاف آف کر دو صفدر" ..... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا جو شیانگ کے قریب موجود تھا اور خود باقی ساتھیوں کی طرف آ گیا۔ اسی لمحے صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شیانگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ دوسری ضرب پر اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

"سنو۔ اب ہم نے یہاں بھرپور ایکشن کرنا ہے۔ ہم نے کرنل جوشن کے آنے سے پہلے اس پورے جزیرے پر قبضہ کرنا ہے۔ خاص طور پر مشین روم اور ہنری پر۔ اس کے بعد ہم کرنل جوشن کے ذریعے آسانی سے ہنڈی مار کو حکم دے کر منگوا کر واگ جزیرے کو اوپن کر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے اسے تباہ کر سکتے ہیں ورنہ نہیں" ... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو یہاں موجود ریڈ آرمی کو خاتمہ کرنا پڑے گا اور اس طرح حکومت پاکیشیا اور حکومت جاپان کے درمیان تعلقات خراب ہو جائیں گے اور پھر ہمارا مشن جاپان ریڈ آرمی کے خلاف نہیں ہے بلکہ ڈوگفن کے پریس سیکشن کے خلاف ہے" ..... جولیا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کارروائی کے بغیر ہم اپنا مشن مکمل کرنا تو ایک طرف اپنا تحفظ بھی نہ کر سکیں گے" ..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ریڈ آرمی کو ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر دیں اور پھر حکومت جاپان کے کسی اعلیٰ افسر کو یہاں بلوا لیں اور ساری صورت حال اس کے سامنے رکھ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت خود ہی ڈوگفن کے اس پریس سیکشن کا خاتمہ کر دے گی" صفدر نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن حکومتوں کے کام خاصے سست رفتار ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے کہنے پر یہاں بھاگے نہیں آئیں گے بلکہ پہلے اس کی تصدیق وغیرہ کے چکر میں پڑ جائیں گے اور اس وقت تک ڈوگفن کا ہیڈ کوارٹر یہاں کوئی بھی کارروائی کر سکتا ہے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو ایکریمیا میں ہے اور یقیناً کرنل جوشن نے انہیں اطلاع دے دی ہو گی کہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے جا چکے ہیں" ۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم کرنل جوشن کے آنے تک ایسے ہی یہاں پڑے رہیں اور کرنل جوشن جب آئے تو اسے یرغمال بنا لیں" عمران نے کہا۔

"کرنل جوشن کے آنے سے پہلے لامحالہ ہنری یہاں چیکنگ کرنے آئے گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ اس کا ڈکٹا فون ناکارہ ہو چکا ہے اور چیکنگ بلب بھی تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ ہم نہ صرف ہوش میں آ چکے ہیں بلکہ ہم نے یہاں کنٹرول بھی کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لامحالہ ریڈ آرمی کو ہم پر حملے کا حکم دے دے گا۔ اس وقت ہم یہاں بے بس چوہوں کی طرح پھنس جائیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے ہم مشین روم میں گھس جائیں اور ہنری کو قابو میں کر کے وہاں کا کنٹرول سنبھال لیں اور ریڈ آرمی کو اس وقت تک معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ ریڈ آرمی ہر صورت میں باہر رہ جائے گی" تنویر نے کہا۔

"لیکن پھر کرنل جوشن یہاں نہیں آئے گا کیونکہ ریڈ آرمی اسے ساری صورت حال کی اطلاع دے دے گی اور کرنل جوشن کے یہاں پہنچے بغیر ہم ایٹمی مارکو تھرمز حاصل نہ کر سکیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن الٹی چال چلے اور ریڈ آرمی کے مزید دستے یہاں لے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

آئے اور حکومت پاکیشیا کو بھی اطلاع دے دے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کیڈو میں حکومت کی تنصیبات تباہ کرنے کے لئے موجود ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم یہیں سے لانچیں حاصل کر کے ہاناؤ چلے جائیں۔ پھر جو ہو گا اور جس طرح ہو گا پلان بنا لیں گے"..... جولیا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنری نے قاہرہ سے واپسی کا راستہ بند کر رکھا ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب توڑ کیا کیا جائے۔ عجیب گورکھ دھندے میں پھنس گئے ہیں" جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہاں کیپٹن ڈوماچو اور اندر ہنری دونوں کو کور کر دیا جائے اور پھر آپ ان کی آواز میں کرنل جوشن کو تسلی دے دیں تو پھر یقیناً ہمارا کام ہو سکتا ہے" اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کیپٹن ڈوماچو کو اغوا کر کے مشین روم میں لے جایا جائے لیکن ایسی صورت میں یہاں موجود ریڈار کو کون سنبھالے گا۔ ہمارے پاس اول تو میک اپ باکس بھی نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی سہی تو ہم میں سے کسی کا قد وقامت جاپانیوں جیسا نہیں ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ خود ہی اس کا کوئی حل سوچیں" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں تم لیڈر ہو جو مرضی آئے کرو"..... جولیا نے کہا۔

"تنویر اگر کہے تو میں اس کا حل ابھی سوچ لیتا ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں منع کیا ہے"..... تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ پھر تو سارا مسئلہ خود ہی حل ہو گیا۔ صفدر جاؤ شروع ہو جاؤ خطبہ نکاح پڑھنے کے لئے۔ گواہ بھی موجود ہیں اور"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور جولیا کا بازو ہوا میں ہی گھوم گیا۔ اگر عمران بروقت نہ ہٹ جاتا تو جولیا کا زوردار تھپڑ لامحالہ عمران کے چہرے پر پڑتا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو آغاز بھی نہیں ہوا۔ تم نے انجام کی ریہرسل شروع کر دی ہے"..... عمران نے ڈھٹائی بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے احمق نالسنس آدمی کو تو گولی مار دینی چاہئے" جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر کو کہہ دو۔ وہ ایسے نیک کاموں میں دیر نہیں کیا کرتا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر کا چہرہ اس وقت مسرت سے گلاب بنا ہوا تھا جب سے جولیا نے عمران پر ہاتھ چلایا تھا۔

"عمران صاحب کیا ہم یہاں ایسی ہی باتیں کرتے رہیں گے"۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"تو اور کیا کریں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے بات اس پر ہی الٹ دی۔

"میرا خیال ہے صورت حال اس قدر پیچیدہ ہو چکی ہے کہ عمران صاحب کو کوئی واضح لائن آف ایکشن سمجھ نہیں آ رہی" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جولیا کو آتی تھی لیکن لائن ٹیڑھی ہو گئی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی رہی۔

"بس یہی ایک حربہ ہے جو مجھے چاروں شانے چت کر دیتا ہے کہ سب منہ میں گھنگھنیاں ڈالے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ او کے چلو پھر ایکشن شروع کر دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیسا ایکشن"...... صفدر نے کہا۔

"وہی ایکشن جسے مار دھاڑ والی فلموں میں نان سٹاپ ایکشن کہا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"...... تنویر نے فوراً ہی مسرت بھرے لہجہ میں عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا تو پھر سنو۔ ہم یہاں سے اسلحہ لے کر سیکورٹی آفس جائیں گے۔ وہاں نائٹ سیکورٹی آفیسر کو کور کر کے دو آدمی خاموشی سے جا کر کیپٹن فومانچو کو اغوا کر کے سیکورٹی آفس میں لے آئیں گے پھر کیپٹن فومانچو کے ذریعے ریڈ آرمی کو حکم دیا جائے گا کہ وہ ریسٹ ہاؤس کو گھیرے میں لے لے لیکن اندر داخل نہ ہو اور نہ اندر سے کسی کو باہر آنے دے۔ اس کے بعد کیپٹن فومانچو کے ذریعے ہنری کو کال کیا جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوش میں آ گئے ہیں اور ان کے پاس اسلحہ بھی ہے اور وہ آمادہ فساد ہیں اس لئے ریڈ آرمی نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ اس پر دو صورتیں ہوں گی یا تو ہنری حکم دے دے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دیا جائے یا پھر جائزہ لینے کے لئے وہ اندر سے باہر آئے گا۔ اگر پہلی صورت پیدا ہوئی تو تھوڑی دیر بعد اسے اطلاع دے دی جائے گی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اندر بم مارا گیا ہے جس سے ان سب کے پرخچے اڑ گئے ہیں اس کے بعد ہنری باہر آئے گا یا دوسری صورت میں ہنری باہر آ گیا تو اسے بھی پکڑ لیا جائے گا اور پھر مشین روم پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ کیپٹن فومانچو کو بھی اندر لے جایا جائے گا اور اس کے بعد صبح تک یہی صورت حال قائم رہے گی۔ اگر کرنل جوشن کی کال آئی تو میں اسے اطمینان دلا دوں گا اس طرح وہ یہاں آ جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ کی کارروائی ہو گی اور اگر اس دوران کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی ان سے نمٹ لیا جائے گا"۔ عمران

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے کہا۔

"لیکن اگر ریڈ آرمی یہاں اندر داخل ہوئی اور انہوں نے اپنے دو ساتھیوں کو یہاں بے ہوش پڑے دیکھا تو ساری صورت حال پلٹ جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا صفدر۔ کم از کم اس پیچیدگی سے تو نجات ملے گی"..... جولیا نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور باقی ساتھیوں نے بھی اس پروگرام پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

ایک بڑے کمرے میں موجود آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بلڈاگ جیسے بڑے چہرے کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے چہرے سے ہی لگتا تھا کہ وہ انتہائی شاطر ذہن اور سفاک طبیعت کا مالک ہے۔ میز پر کئی رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے اور یہ آدمی اپنے سامنے رکھی ایک فائل کو پڑھنے اور اس پر جگہ جگہ نشانات لگانے میں مصروف تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اس آدمی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لارڈ ہوفین بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے بھی ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور ادھیڑ عمر آدمی چونک پڑا۔

"اوہ۔ لارڈ آپ۔ میں سمجھا کہ کوئی سرکاری ملازم ہو گا۔ میں ایلفرڈ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بول رہا ہوں"..... اس بار ادھیڑ عمر آدمی نے نرم لہجے میں کہا۔

"مشن ایس کا کیا ہوا۔ کیا مال تیار ہو گیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تقریباً تیار ہو چکا ہے لیکن درمیان میں ایک الجھن پیدا ہو گئی ہے اس لئے فی الحال کام روک دیا گیا ہے"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو کیسی الجھن۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم کے ساتھ اس قدر بھاری مالیت کا سودا اس لئے کیا گیا تھا کہ معاملات کو بروقت اور صحیح انداز میں بروئے کار لایا جائے"۔ دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"ہمارے پریس سیکشن کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اس لئے ہم نے کام روک دیا ہے"..... ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو خصوصی شرط تھی کہ انہیں اس پلان کے بارے میں علم نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ"۔ لارڈ جوفیل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں انہیں کور کر لیا گیا ہے اور اب تک وہ ہلاک بھی ہو چکے ہوں گے"..... ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"پلیز ایلفرڈ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ انہیں ہمارے اس پلان کا کیسے پتہ چلا اور اب تک کیا کیا کارروائی ہوئی ہے تاکہ میں تفصیل فوری طور پر سدر اسرائیل کے نوٹس میں لے آؤں"۔ لارڈ

جوفیل نے کہا۔

"ہمارے ایک آدمی کی غلطی سے پاکیشیا میں مشن کی پاکیشیائی کرنسی سٹور کی گئی اور پھر ہمارا ایک کیریئر پکڑا گیا۔ اس کے بعد وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس نے اس سٹور پر چھاپہ مارا اور اس طرح انہیں پتہ چل گیا کہ پاکیشیا کی جعلی کرنسی ڈولفن نے چھاپی ہے کیونکہ ہمارا مخصوص نشان پیکٹ پر موجود تھا۔ جاپان کے قریب ایک جزیرہ واگ میں ہمارا پریس سیکشن قائم ہے اور اس کے قریب جزیرے کیڈو پر جاپانی حکومت کا قبضہ ہے اور وہاں انہوں نے ٹرانسمشن وغیرہ نصب کر رکھے ہیں اور وہاں ریڈ آرمی موجود ہے اس لئے ہم نے اس واگ جزیرے کی حفاظت اور اسے چھپانے کے لئے ریڈ آرمی کو استعمال کیا ہوا ہے۔ ریڈ آرمی کا سربراہ کرنل جوشن کیڈو میں ریڈ آرمی کے انچارج میجر ٹھانگ، کیڈو کے مشینری انچارج ہنری ہمارے آدمی ہیں۔ خفیہ طور پر کیڈو کے حفاظتی انتظامات کا دائرہ واگ تک بڑھا دیا گیا تھا۔ اس طرح واگ مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور سوائے میرے کرنل جوشن اور ہنری کے اور کسی کو بھی علم نہ ہے کہ واگ میں دراصل کیا ہو رہا ہے لیکن اچانک مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہاکاڈو پہنچ گئے ہیں اور انہیں شک ہے کہ کیڈو میں ڈولفن کا پریس سیکشن ہے۔ میری تنظیم کی بہترین ایجنٹ جو ایکریمین ایجنسی میں بھی انتہائی ماہر ایجنٹ رہی ہے ہاکاڈو میں کام کرتی ہے۔ اس کا نام مادام کیمانو ہے۔ اس نے یہ پلان بنایا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے لیڈر جس کا نام عمران ہے اور جس کو وہ اچھی طرح جانتی ہے وہ اس سے مل کر اس کی پوری طرح تسلی کرا دے گی کہ کیڈو میں ڈوشن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور پھر یہ پلان کامیاب ہو گیا اور انہیں یقین آ گیا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ انہیں نہ صرف کیڈو بلکہ واگ کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے جس پر میں نے فوری طور پر مادام کیسانو کو واگ بھجوا دیا تاکہ وہ وہاں رہ کر مشن کی حفاظت کرے اور خود میں نے ہاکاڈو میں ایک خطرناک قاتلوں کے گروپ کو ان کے خاتمے پر لگا دیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ قاتلوں کا یہ گروپ انہیں ہلاک کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ واگ پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کارروائی کرنے کی کوشش کی تو واگ کے مشین انچارج ماسٹر زیوڈ نے ان کے خاتمے کی بے حد کوششیں کیں لیکن یہ ختم نہ ہو سکے جس پر ماسٹر زیوڈ نے جزیرے کو مارکو تھرمنز کی مدد سے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا اور مادام کیسانو، ماسٹر زیوڈ، میجر شانگ اور پریس میکشن کا انچارج ساگن سب ایک آبدوز کے ذریعے کیڈو شفٹ ہو گئے۔ اس کے بعد یہ لوگ پراسرار انداز میں کیڈو پہنچ گئے لیکن وہاں سے مادام کیسانو اور میجر شانگ کے ساتھ یہ آبدوز میں سوار ہو کر ہاکاڈو جانے کے لئے چل پڑے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ واگ جزیرے کو کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ اس دوران ہنری نے کرنل جوشن کو اطلاع دی تو کرنل جوشن نے اس آبدوز کو ہی ایک خصوصی میزائل کے ذریعے ہٹ کرا دیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ مادام کیسانو، میجر شانگ اور آبدوز کا عملہ سب ہلاک ہو گئے لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ بچ گئے ہیں اور واگ کے سیلڈ جزیرے کے اوپر موجود ہیں جس پر کرنل جوشن کے حکم پر ریڈ آرمی نے وہاں ریڈ کیا لیکن ریڈ آرمی اس مشن میں ناکام رہی جس کا ایک ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ لگ گیا۔ اس پر عمران نے براہ راست کرنل جوشن سے بات کی۔ کرنل جوشن نے اسے چکر دیا کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور وہ خود کیڈو جزیرے پر پہنچ کر واگ کا خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی اور پھر وہ لوگ کیڈو پہنچ گئے لیکن کرنل جوشن نے کیڈو کے مشینری انچارج ہنری کو کہہ دیا کہ وہ ان کا خاتمہ کر دے جس پر ہنری نے کارروائی کی اور انہیں بے حس و حرکت کر دیا۔ کرنل جوشن کی مجھ سے بات ہوئی تھی۔ کرنل جوشن آج وہاں پہنچ گئے ہوں گے اور پھر انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد واگ جزیرے کو اوپن کر دے گا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ چھپائی کی سپیڈ تیز کر کے کرنسی طے شدہ وقت کے اندر چھاپ لی جائے"۔ ایلفرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن کی کیا فریکوئنسی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آپ میری بات کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں شاید"...... ایلفرڈ نے ایک بار پھر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"نہیں بلکہ تازہ ترین حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... لارڈ جو فیل نے جواب دیا تو ایلفرڈ نے فریکونسی بتا دی۔

"او کے میں کرنل جوشن سے بات کر کے پھر تم سے بات کروں گا"...... لارڈ جو فیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایلفرڈ نے رسیور رکھ کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کافی بڑا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود کئی نابیں گھمانا شروع کر دیں۔ یہ انتہائی جدید اور مخصوص انداز کا ٹرانسمیٹر کال کیچر تھا اور ایلفرڈ نے اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی جو کرنل جوشن کی تھی۔ وہ دراصل لارڈ جو فیل اور کرنل جوشن کے درمیان ہونے والی گفتگو سننا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کال کیچر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ایلفرڈ نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ جو فیل فرام اسرائیل کالنگ کرنل جوشن چیف آف ریڈ آرمی۔ اوور" لارڈ جو فیل کی آواز بار بار سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ آپ کون ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں جانتا۔ آپ نے میری یہ خصوصی فریکونسی کہاں سے حاصل کی ہے۔ اوور"..... چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے۔ لارڈ جو فیل میرا کوڈ نام ہے۔ میں نے ڈولفن سے اسرائیل کی طرف سے معاہدہ کیا تھا جس کے تحت اسلامی ممالک کی کرنسی ڈولفن نے چھاپ کر تمام اسلامی ممالک میں پہنچانی تھی اور جس کی مدد سے پورے اسلامی بلاک کو معاشی طور پر مکمل تباہ کرنا مقصود تھا۔ ڈولفن کے چیف ایلفرڈ سے میری ابھی بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پلان کی راہ پر چل پڑی ہے اور نہ صرف واگ پہنچ گئی جہاں ڈولفن کا پریس سٹیشن ہے اور جس میں کرنسی چھپ رہی تھی بلکہ باچان حکومت کی زیر تحویل جزیرے کیڈو بھی وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔ ایلفرڈ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں چکر دے کر کیڈو بلوایا ہے اور وہاں ہنری نے انہیں بے بس کر دیا ہے اور آپ جا کر ان کا خاتمہ کریں گے۔ اس پر میں نے ایلفرڈ سے آپ کی خصوصی فریکونسی طلب کی تاکہ آپ سے براہ راست اس معاملے میں بات کی جائے کیونکہ ایلفرڈ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی انتہائی خوفناک کارکردگی سے واقف نہیں ہے اور وہ انہیں تھرڈ کلاس ایجنٹ سمجھ رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ ان خوفناک لوگوں کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہوں گے۔ اوور"...... لارڈ جو فیل نے کہا تو ایلفرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہاں لارڈ جو فیل۔ میں ان کی کارکردگی سے نہ صرف بخوبی واقف ہوں بلکہ اس علی عمران سے میری بڑی گہری دوستی بھی رہی ہے لیکن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں نے ان کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اب آپ اس معاملے کو ختم ہی سمجھیں۔ اوور"..... کرنل جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ تازہ ترین صورت حال کیا ہے۔ اس وقت یہ ایجنٹ کہاں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔ اوور"۔ لارڈ جوفیل نے کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ کیڈو میں ہیں اور ہنری نے انہیں سائنسی طور پر مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دیا ہے۔ اب سے ایک گھنٹے بعد میں کیڈو روانہ ہو جاؤں گا اور پھر میں خود اپنے سامنے انہیں ہلاک کراؤں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو سکے۔ اوور"..... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پاکیشیائی ایجنٹ زندہ ہیں اور کیڈو میں موجود ہیں۔ اوور"..... لارڈ جوفیل نے کہا۔

"ہاں اس لئے انہیں زندہ رکھا گیا ہے کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کر کے تسلی کر لوں ورنہ تو ہنری بھی انہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ اوور"..... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

"آپ کی بات ہنری سے ہوئی ہے۔ اوور"..... لارڈ جوفیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"..... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن آپ بھی پوری طرح ابھی ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ عمران تو اس طرح خود ہی دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے کہ خود اس آدمی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آتا اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں پوزیشن تبدیل ہو چکی ہو اور آپ سمجھ رہے ہوں کہ آپ کی بات ہنری سے ہو رہی ہے جبکہ وہاں ہنری کی بجائے عمران بات کر رہا ہو اور آپ جب وہاں جائیں تو وہاں آپ کا استقبال یہ عمران کرے اس لئے آپ پوری طرح تسلی کر کے وہاں جائیں ایک بات۔ اب رہ گئی ذولفن کی بات۔ تو مجھے یقین ہے کہ نہ صرف ذولفن کا پریس سیکشن تباہ کر دیا جائے گا بلکہ شاید ذولفن کا ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے کیونکہ یہ لوگ ایک بار جس کے پیچھے لگ جائیں پھر اسے کسی صورت بھی معاف نہیں کرتے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اپنے پلان کے خاتمے پر صبر کر لیں۔ بہرحال میں آپ کے اپنے مفاد میں آپ کو مشورہ دے رہا ہوں۔ گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"..... لارڈ جوفیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایانرڈ نے بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ لارڈ جوفیل نے ایک بار پھر ذولفن کی توہین کر دی تھی۔

"مجھے اب لارڈ جوفیل کو بتانا پڑے گا کہ ذولفن کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے"۔ ایانرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کال کیجر اٹھا کر میز کی سب سے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نچلی دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ایلفرڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ لارڈ جوفیل کی کال ہوگی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ اب لارڈ جوفیل کو ایسی کھری کھری سنائے گا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

"یس"...... ایلفرڈ نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لارڈ جوفیل سپیکنگ"...... دوسری طرف سے لارڈ جوفیل کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"ایلفرڈ بول رہا ہوں۔ فرمائیے"...... ایلفرڈ نے مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ لارڈ جوفیل کو بہرحال یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ اس نے اس کی اور کرنل جوشن کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سن لی ہے۔

"میں نے کرنل جوشن سے بات کر لی ہے۔ کرنل جوشن کو یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کیونکہ ان کی کارکردگی سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ ان عفریتوں نے کئی بار اسرائیل میں داخل ہو کر ایسی ایسی کارروائیاں کی ہیں کہ ہم آج تک ان کے لگائے ہوئے زخم چاٹ رہے ہیں اور ہم اپنی انتہائی باوسائل اور طاقتور ایجنسیوں کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہیں کر سکے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ کرنسی والا مشن اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اس لئے تمہارے حق میں

بہتر یہی ہے کہ تم اسرائیل کی رقم واپس لوٹا دو"...... لارڈ جوفیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لارڈ جوفیل۔ یہ ٹھیک ہے کہ ڈولفن نے آپ سے معاہدہ کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مسلسل ڈولفن کی توہین کرتے رہیں۔ ڈولفن ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور یہ بھی سن لیں کہ معاہدہ ہماری طرف سے بہرحال مکمل ہوگا۔ آپ بھاگنا چاہیں تو بے شک بھاگ جائیں"...... ایلفرڈ نے انتہائی غصیلے بلکہ پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کو جانتے ہی نہیں۔ بہرحال اب معاہدے کو منسوخ سمجھو۔ اب ہمیں صرف اپنی رقم سے دلچسپی ہے اور تمہیں واپس کرنا پڑے گی ورنہ اسرائیل ڈولفن کے خلاف کام شروع کر دے گا اور تم جانتے ہو کہ پھر تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... لارڈ جوفیل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور اگر ڈولفن نے اسرائیل کے خلاف کام شروع کر دیا تو پھر۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ڈولفن ایکریمیا اور دیگر یورپی ممالک کی کرنسی چھاپ سکتی ہے تو اسرائیل کی نہیں چھاپ سکتی۔ جو پلان آپ نے اسلامی ممالک کے خلاف بنایا ہے وہی پلان اسرائیل کے خلاف بھی استعمال ہو سکتا ہے اس لئے اپنی رقم کو بھول جائیں اور سنیں آئندہ آپ مجھے فون نہیں کریں گے البتہ جب آپ کا کام تیار ہو جائے گا تو میں آپ کو خود فون کر کے اطلاع کر دوں گا۔ گڈ بائی"۔ ایلفرڈ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ غصے کی شدت سے اس کے چہرے کے اعصاب بری طرح پھڑپھڑا رہے تھے۔

"اب میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں پہلے اسرائیل بھجواؤں گا تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ ڈولفن کی کیا حیثیت ہے۔ نانسنس۔ چند ایجنٹوں سے اس طرح خوفزدہ ہو رہا ہے جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ مافوق الفطرت لوگ ہوں"...... ایلفرڈ نے بری طرح کھولتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف ڈولفن ایلفرڈ کالنگ۔ اوور"۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"لیس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن۔ لارڈ جوفیل نے آپ سے بات کی ہے۔ اوور"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھ سے تفصیل معلوم کی اور پھر مجھے اس طرح ہدایات دیں جیسے میں اس کا ملازم ہوں۔ نانسنس۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے بھی فون کیا اور میری اور ڈولفن کی توہین کی جس پر میں نے اسے خوب کھل کر سنائیں اور میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں خود اسے تحفے کے طور پر بھیجوں گا جن سے وہ اس قدر خوفزدہ ہو رہا ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ تم باکاڈو پہنچ جاؤ۔ میں تیز رفتار باک جیٹ کے ذریعے باکاڈو پہنچ جاؤں گا اور پھر میں تمہارے ساتھ گائیڈ ہو جاؤں گا۔ اوور"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"کتنی دیر میں تم باکاڈو پہنچو گے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن بہرحال وقت تو لگ ہی جائے گا"۔ ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں باکاڈو میں تمہارا انتظار کروں گا ہوٹل ویزن لو میں۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ اس کی پرسنل سیکرٹری تھی۔

"میں باک طیارے سے فوری طور پر باکاڈو روانہ ہونا چاہتا ہوں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

طیارے کو تیاری کا حکم دے دو اور اس کے ساتھ ہی میری بات ٹونی سے کراؤ"...... ایلفرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"طیارے کو تیار ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے اور ٹونی لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ٹونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹونی۔ فوراً میرے آفس میں پہنچو بغیر کوئی وقت ضائع کئے"۔ ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک سنائی دی تو ایلفرڈ نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایلفرڈ کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... ایلفرڈ نے سرد لہجے میں کہا تو وہ نوجوان میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ ایلفرڈ

نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... ٹونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کس قسم کے لوگ ہیں"...... ایلفرڈ نے پوچھا۔

"دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ خاص طور پر ایک نوجوان علی عمران کو تو متفقہ طور پر دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہر آدمی اس سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے"۔ ایلفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے باس۔ آپ مجھے بتائیں"...... ٹونی نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"جاپان کے قریب واگ جزیرے پر ہمارا پریس سیکشن ہے جہاں اس وقت تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپی جا رہی ہے۔ یہ پلان میں نے اسرائیل سے انتہائی بھاری رقم لے کر بنایا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اسے سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں"...... ایلفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کب اطلاع ملی ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"اطلاع تو بہت پہلے ملی تھی لیکن میں سمجھا کہ مادام کومیانو انہیں کور کر لے گی لیکن وہ خود ماری گئی ہے"...... ایلفرڈ نے کہا تو ٹونی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بے اختیار اچھل پڑا۔

"مادام کیسانو ماری جا چکی ہے۔ کب۔ ویری بیڈ۔ وہ تو خود انتہائی تجربہ کار ایجنٹ تھی"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اسے شروع سے لے کر اب تک کے حالات مختصر طور پر بتا دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب پاک جیٹ ایئرلائن کے ذریعے پاکاڈو روانہ ہو رہا ہے جہاں سے وہ کرنل جوشن کے ہمراہ اس جزیرے کیڈو پر جائے گا جہاں یہ ایجنٹ بے حس و حرکت کر دیئے گئے ہیں تاکہ ان کا خاتمہ اپنے سامنے یقینی طور پر کیا جا سکے اور ان کی لاشیں اسرائیل بھجوائی جا سکیں۔

"اوہ باس۔ یہ تو انتہائی خطرناک ہے۔ وہ ہنری چاہے لاکھ ہوشیار ہو گا لیکن وہ ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ لوگ اتنا عرصہ بے حس و حرکت رہ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے یقیناً اب تک سچوئیشن بدل دی ہو گی اور اب جب آپ اور کرنل جوشن وہاں پہنچیں گے تو آپ کا استقبال ہنری کی بجائے عمران اور اس کے ساتھی کریں گے۔ وہ ایسی بے شمار سچوئیشنز پر پہلے بھی کام کر چکے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے لئے انتہائی معمولی بات ہے"۔۔۔۔۔ ٹونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ویسے ہی ہو گا"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"سو فیصد باس۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں"۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"کیا یہ انسان نہیں ہیں۔ مافوق الفطرت ہیں"۔۔۔۔ ایلفرڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کی کارکردگی ایسی ہی ہے باس۔ اسی لئے تو انہیں دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہئے۔ آخر اس کا کوئی حل بھی تو ہو گا"۔ ایلفرڈ نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پریس سیکشن تو واگ میں ہے جبکہ کیڈو میں ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ واگ کی بجائے کیڈو پر کیوں موجود ہیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"اس لئے کہ واگ کے مشینری انچارج ماسٹر ڈیوڈ نے مارکو تھم ریز کی مدد سے واگ کو سیلڈ کر دیا ہے اور اب جب تک اینٹی مارکو تھم ریز فائر نہ کی جائے اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا اور اینٹی مارکو تھم ریز وہاں موجود ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس لئے یہ کیڈو پر موجود ہیں"۔۔۔ ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں موجود ہیں۔ مجھے بتاؤ"۔۔۔۔ ایلفرڈ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ وہ کرنل جوشن کو یرغمال بنا کر اس کے ذریعے ایکریمیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

یا باچان سے اینٹی مارکو تھم ریز منگوانا چاہتے ہیں تاکہ اس داگ جزیرے کو اوپن کر کے وہ اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ یہ لوگ کسی صورت بھی اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹا کرتے ورنہ یہ خاموشی سے واپس چلے جاتے اور ایکریمیا سے اینٹی مارکو تھم ریز لے کر دوبارہ داگ پہنچ جاتے لیکن ان لوگوں کو سبق ہی یہی ملا ہوا ہے کہ حالات چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائیں وہ مشن مکمل کئے بغیر واپس نہ پلٹیں"۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری بیڈ۔ پھر اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ میں نے تمہیں بلایا ہی اسی لئے ہے کہ تم بہترین مشورہ دینے کے اہل ہو"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ جانے سے پہلے مجھے کال کر لیا۔ آپ اس وقت ایکریمیا میں ہیں۔ یہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ آپ اپنے ساتھ یہاں سے سپر ٹی ایس ٹی بم لے جائیں۔ اس کا فائرنگ پسٹل آسانی سے آپ کی جیب میں آ جائے گا۔ میگزین میں چار کیپسول ہوتے ہیں جیسے ہی کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر جزیرہ کیڈو پر پہنچے آپ لینڈ کرنے سے پہلے یہ چاروں کیپسول وہاں فائر کر دیں اور خود دس منٹ بعد نیچے اتریں۔ ان کیپسولوں میں یہ طاقت ہے کہ یہ پورے جزیرے کیڈو پر، زمین کے اوپر یا اندر تمام انسانوں کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں بے ہوش کر دیتے ہیں حتیٰ کہ ارد گرد سمندر میں موجود مچھلیاں تک بے ہوش ہو جائیں گی۔ اس کے اثرات اس قدر

طاقتور ہوتے ہیں کہ گیس ماسک پہنے ہوئے آدمی بھی اس کے اثرات سے نہیں بچ سکتے۔ اس کے اثرات دس منٹ تک رہتے ہیں اس لئے دس منٹ بعد آپ اطمینان سے جزیرے پر اتر جائیں۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بے ہوش پڑے ہوں گے۔ آپ انہیں فوری ہلاک کر دیں۔ یہ مشورہ میں نے اس لئے دیا ہے کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہ ہو گا کہ ان کے ساتھ اس قسم کا کام بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ انہوں نے تو ہنری کے ذریعے کرنل جوشن کو اطمینان دلایا ہوا ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش ہیں اور آپ بھی کرنل جوشن کو فائرنگ سے پہلے اس بارے میں کچھ نہ بتائیں گے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ فوری طور پر انہیں ہلاک کر دیں۔ انہیں ہرگز ہوش میں نہ لائیں اور نہ ہی دیر کریں ورنہ یہ لوگ پھر سچوئیشن بدل لیں گے"...... ٹونی نے کہا۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ یہ انتہائی سادہ قابل عمل اور بہترین مشورہ ہے لیکن کیا تم میرے ساتھ نہیں چل سکتے تاکہ اگر وہاں جا کر حالات میں اچانک تبدیلی آ جائے تو تم مجھے ان حالات کے مطابق مشورہ دے سکو"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے باس کہ میں فیلڈ کی دنیا کا آدمی نہیں ہوں۔ میرا صرف ذہنی کام ہے۔ معمولی سا سسپنس پیدا ہونے سے میرے اعصاب جواب دے جاتے ہیں"...... ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیکن تم ان لوگوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو کیونکہ وہ تو فیلڈ کے لوگ ہیں"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"باس۔ میں پوری دنیا کے مشہور اور خطرناک ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور ان کا خاص طور پر تجزیہ بھی کرتا رہتا ہوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو میں نے بہت پڑھا ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم یہ کام تو کر سکتے ہو کہ مجھے وہ پسٹل اور کیپسول مہیا کر دو"...... ایلفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کے لئے اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ راکسی کو کال کر کے کہہ دیں وہ ابھی بھجوا دے گا"...... ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سفید رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گیسٹ ہاؤس کی عمارت سے نکل کر انتہائی محتاط انداز میں سیکورٹی آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گیسٹ ہاؤس کو اندر سے لاک کرنے کے لئے عمران نے اس کی ایک فرنچ ڈیزائن کی کھڑکی کو استعمال کیا تھا۔ جب سوائے ٹائیگر کے باقی سب ساتھی گیسٹ ہاؤس سے باہر آ گئے تو ٹائیگر نے عمران کی ہدایت پر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ خود فرنچ ونڈو کے ذریعے نہ صرف باہر آ گیا بلکہ اس نے اس کی اندرونی چٹخنی کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا کہ جب اس نے اسے جھٹکے سے بند کیا تو اندرونی چٹخنی خودبخود لگ گئی۔ اس طرح گیسٹ ہاؤس اندر سے مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ شیانگ اور اس کا ساتھی تو بے ہوش ہی تھے اور انہیں کرسیوں سے باندھ بھی دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود عمران نے ان دونوں کے منہ میں کپڑا ڈال کر منہ بند کر دیے تھے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اور صرف ان کی ناک کھلی رکھی گئی تھی تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ گو تنویر نے اپنی عادت کے مطابق ان کے خاتمے کا کہا تھا لیکن عمران بلا ضرورت کسی کی جان لینا نہ چاہتا تھا اس لئے اس نے انہیں اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا تھا کہ وہ اگر ہوش میں بھی آجائیں تب بھی وہ باہر نہ آسکیں اور نہ کسی کو کچھ بتا سکیں۔ عمران نے شیانگ سے چونکہ کیڈو کے بیرونی حصے پر ریڈ آرمی کے بارے میں اور پھر وہاں موجود عمارتوں کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے وہ اطمینان سے اپنے ساتھیوں کی راہنمائی کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ ریڈ آرمی کو معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ گیسٹ ہاؤس میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ان کے معاملے میں چوکنا نہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے سیکورٹی آفس کی عمارت نظر آنے لگ گئی جس کے باہر برآمدہ تھا اور وہاں تیز روشنی ہو رہی تھی اور ہر برآمدے میں انہیں دو مسلح سپاہی کھڑے نظر آرہے تھے۔

"صفدر اور تنویر تم سائیڈ سے ہو کر جاؤ جبکہ میں اور جولیا بائیں سائیڈ سے جائیں گے۔ تم دونوں نے ان سپاہیوں پر اچانک حملہ کرنا ہے جبکہ میں اور جولیا اندر موجود سیکورٹی آفیسر کو کور کریں گے جبکہ کیپٹن شکیل اور نائیگر دائیں سائیڈ سے ہو کر سیکورٹی آفس کے عقبی طرف جائیں گے۔ اگر وہاں قریب کوئی آدمی موجود ہوا تو اسے کور کیا جائے ورنہ وہاں کی نگرانی کی جائے تاکہ کوئی اچانک نہ آجائے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ

ہی وہ جولیا سمیت بائیں طرف کو مڑ گیا جبکہ باقی ساتھی دائیں طرف کو جا رہے تھے۔ لمبا چکر کاٹ کر وہ عمارت کی سائیڈ میں پہنچے اور پھر ابھی وہ سر باہر نکال کر چیکنگ کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہوں نے صفدر اور تنویر کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر برآمدے میں داخل ہوتے دیکھا۔

"آؤ جولیا۔ لیکن آواز نہ پیدا ہو"...... عمران نے جولیا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے میں داخل ہوا۔ تنویر اور صفدر ان دونوں سپاہیوں کو بازوؤں میں جکڑے مڑ کر برآمدے سے باہر گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے انہیں دکھائی دیئے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ برآمدے کی سائیڈ میں ایک دروازے سے روشنی باہر آرہی تھی۔ اگر دونوں سپاہیوں کا وہ وہیں خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے تو پھر لامحالہ اندر موجود افراد باہر آجاتے اس لئے ان دونوں نے سپاہیوں کے منہ پر ہاتھ رکھے اور پھر انہیں بازوؤں میں جکڑے تیزی سے لیکن پنجوں کے بل گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔ عمران اور جولیا بھی پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اسی لمحے عمران نے ایک آدمی کو جس کے جسم پر ریڈ آرمی کی یونیفارم تھی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ باہر نکلتے ہی اس کی نظریں دوڑ کر آتے ہوئے عمران اور جولیا پر پڑیں تو وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا اور اس کے اس ٹھٹھکنے سے عمران

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے فائدہ اٹھایا۔ چونکہ اب وہ اس کے اتنا قریب پہنچ چکا تھا کہ لمبی چھلانگ لگا کر وہ اس پر حملہ کر سکتا تھا اس لئے وہ یکلخت کسی پرندے کی طرح اڑا اور دوسرے لمحے وہ اس آدمی کو رگیدتا ہوا برآمدے کے کونے سے جا ٹکرایا جبکہ جولیا دوڑتی ہوئی تیزی سے اس دروازے کے اندر چلی گئی۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا تھا۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا لیکن نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی اس اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ کر زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ جولیا کمرے سے باہر آ گئی اور اسی لمحے صفدر اور تنویر بھی برآمدے میں پہنچ گئے۔

"اندر کمرہ خالی ہے"...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو صفدر اور تنویر تم یہیں پہرہ دو کیونکہ کسی بھی لمحے کوئی بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک عام سادہ سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز پر ایک فون اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ صفدر اس بے ہوش آدمی کو اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ادھر کرسی پر بٹھا دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اسے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کا جسم ڈھیلا تھا اور گردن ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اب تم بھی تنویر کے ساتھ باہر جاؤ"...... تنویر برآمدے میں رہے گا جبکہ تم باہر پہرہ دینا"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک دروازے پر لٹکا ہوا پردہ اتارا اور پھر اس کی رسی بنا کر اس نے اس آدمی کو اس رسی کی مدد سے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔

"جولیا تم اس کمرے کی تلاشی لو۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا تلاش کرنا ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں مشین روم کے بارے میں کوئی نہ کوئی فائل ہو گی"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اس دوران اس آدمی کو رسی سے باندھ چکا تھا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر وہ اس آدمی کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ جولیا میز کی دوسری طرف جا کر اب میز کی درازوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھی۔

"م۔ م۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم اون

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہو"...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے ہوش میں آ کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام کیپٹن کاشو ہے۔ کیپٹن کاشو"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نائٹ ڈیوٹی آفیسر ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"۔ کیپٹن کاشو نے جواب دیا۔

"کیپٹن فوما نجو کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں پڑا سو رہا ہوگا۔ اوہ۔ اب میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم ہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو جو گیسٹ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے مگر تم ہوش میں کیسے آ گئے اور پھر تم بغیر کسی مداخلت کے یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ اس بار کیپٹن کاشو نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنری کی فریکوئنسی کیا ہے"...... عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

"یہاں سے اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود رابطہ کرتا ہے"۔ کیپٹن کاشو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھایا اور پھر اس نے اس کے دائیں کان کی لو اپنی چٹکی میں پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں رگڑا تو کیپٹن کاشو کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا اور چہرہ اس طرح مسخ ہو گیا تھا کہ جیسے کان کی لو رگڑے

جانے سے اس کے دل پر ضربیں لگائی جا رہی ہوں۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو"...... چند لمحوں بعد کیپٹن کاشو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے انگلیوں کو روک لیا۔

"فریکوئنسی بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کیپٹن کاشو نے اس بار جلدی سے فریکوئنسی بتا دی۔

"کیا ہنری تمہیں جانتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نائٹ ڈیوٹی آفیسر ہوں اس لئے وہ مجھے جانتا ہے۔ دن کو کیپٹن فوما نجو ڈیوٹی پر ہوتا ہے"۔ کیپٹن کاشو نے کہا اور عمران نے اس کے کان کی لو چھوڑ دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو کیپٹن کاشو کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن دوبارہ ڈھلک گئی۔ وہ کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی ایک ہی بھرپور ضرب کھا کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ فائل"...... اسی لمحے جولیا نے مڑتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران ایک الماری کی تلاشی لینے میں مصروف تھی اور عمران نے چونک کر اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔

"ہاں یہی ہے فائل"...... عمران نے فائل کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس فائل میں آٹھ صفحات تھے اور عمران نے فائل کھول کر اسے باقاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے فائل بند کی تو

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے انتہائی کام کی فائل تلاش کی ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اسے دوسری عام فائلوں کے درمیان اس انداز میں رکھا گیا تھا کہ میری بجائے کوئی اور ہوتا تو کبھی اسے ٹریس نہ کر سکتا تھا"۔ جولیا نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو بے چارے شوہر یا باپ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں بیوی کی نظروں سے کچھ نہیں چھپا سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ عمران نے اٹھ کر کرسی اٹھائی اور پھر اسے میز کی سائیڈ پر رکھ کر وہ اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو کیپٹن کاشو نے بتائی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن کاشو نائٹ ڈیوٹی سیکورٹی آفیسر کالنگ۔ اوور"۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہنزی تو سویا ہوا ہوگا۔ پھر وہ کال کیسے اٹنڈ کرے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"لامحالہ اس نے ایمرجنسی کے لئے کوئی سسٹم بنا رکھا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک بار پھر کیپٹن کاشو کی آواز اور لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ہنزی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہنزی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جناب میں کیپٹن کاشو بول رہا ہوں۔ نائٹ سیکورٹی آفیسر۔ گیسٹ ہاؤس کے باہر موجود گارڈز میں سے ایک نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جو بے ہوش پڑے تھے وہ نہ صرف ہوش میں آ گئے ہیں بلکہ حرکت بھی کر رہے ہیں۔ گو ان کی حرکت بے حد سست ہے لیکن بہرحال وہ حرکت کر رہے ہیں۔ ان کی اس حرکت کی وجہ سے اندر سے آوازیں سنائی دیں تو گارڈز اندر گئے تھے۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... عمران نے کیپٹن کاشو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہوش میں آ کر حرکت کر رہے ہیں۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"...... اس بار ہنزی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جناب۔ گارڈز نے تو یہی اطلاع دی ہے۔ وہ میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی بات آپ سے کرا دیتا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کراؤ بات۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس نے یقیناً کوئی خواب دیکھا ہوگا۔ اوور"۔ ہنزی نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو سر۔ میں گارڈ شن جو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا لیکن ظاہر ہے لہجہ خالصتاً جاپانی ہی تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"شن جو کیا تم نے اپنی آنکھوں سے انہیں حرکت کرتے دیکھا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے اور گارڈ چانگ دونوں نے دیکھا ہے جناب۔ اوور"...... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن کاشو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے دوبارہ کیپٹن کاشو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس گارڈ کو یہیں روکو۔ میں چیک کر کے ابھی بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ہنری اب مشین روم میں جا کر سکرین پر انہیں چیک کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے چیکنگ لائٹ توڑ دی تھی اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"جب وہ لائٹ آف دیکھے گا تو وہ چونک نہیں پڑے گا"۔ اچانک ساتھ والی کرسی پر بیٹھی جولیا نے کہا۔

"کیوں چونکے گا"...... عمران نے کہا۔

"کاشو کے مطابق تو وہ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں۔ لائٹ توڑنے کے لئے تو ظاہر ہے تیز حرکت چاہئے"۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے وہ بات کرے گا تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور"...... ہنری کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کیپٹن کاشو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گیسٹ ہاؤس کا وہاں کمرہ سکرین پر آ ہی نہیں رہا۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ اوور"...... ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں کیا ہو سکتا ہے جناب۔ کوئی تکنیکی خرابی ہو گئی ہو گی۔ اوور"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"گارڈ موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"بات کراؤ اس سے۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ میں گارڈ شن جو بول رہا ہوں جناب۔ اوور"۔ عمران نے اس بار شن جو کے لہجے میں کہا۔

"شن جو۔ کیا اندر فائرنگ بھی ہوئی تھی۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"فائرنگ۔ نہیں سر۔ میں اور گارڈ چانگ گیسٹ ہاؤس کے باہر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ مین دروازہ بھی کھلا ہوا تھا کہ اچانک ہمیں ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی کراہ رہا ہو اور گھسٹ رہا ہو۔ ہم

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دونوں اندر گئے تو ہال میں موجود پاکیشیائی ایجنٹ اس طرح حرکت کر رہے تھے جیسے کوئی آدمی ہوش میں آ رہا ہو۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ کوئی گڑبڑ بہرحال ہے۔ کیپٹن کاشو۔ اوور"..... ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"..... اس بار عمران نے فوراً ہی کیپٹن کاشو کے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ بیٹھی جولیا عمران کو انتہائی توصیفی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"میں آ رہا ہوں۔ پھر تم نے میرے ساتھ چلنا ہے۔ اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب وہ کہاں سے نمودار ہو گا" جولیا نے پوچھا۔

"سائیڈ روم سے" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جو سائیڈ پر تھا۔

"کیا فائل میں درج تھا یہ راستہ"..... جولیا نے بھی اٹھ کر اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور ممکن ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں اس

لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اور انہیں زندہ رکھنا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازے کی دوسری طرف کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کمرے کی طرف سے گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد یہ آوازیں بند ہوئیں تو اس کے ساتھ ہی سرسراہٹ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دیوار حرکت کر رہی ہو اور عمران نے جولیا کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کر دیا۔ پھر اچانک دروازہ کھلا اور ہنری اندر سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے سائمن تھا۔ عمران اور جولیا سائیڈ دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے باہر آئے عمران اور جولیا ان دونوں پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور دوسرے لمحے وہ دونوں ہی چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر جا گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران اور جولیا ایک بار پھر ان پر پل پڑے اور پھر ان کی کنپٹیوں پر پڑنے والی بھرپور ضربوں نے انہیں دوسرے لمحے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

"تم یہیں رکو میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے۔ اگر کوئی مداخلت ہو تو پھر تم جیسے چاہو ویسے ہی صورت حال سے نمٹ لینا"..... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے کی دیوار ہٹی ہوئی تھی اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

فولادی دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو وہ ایک طویل راہداری میں پہنچ گیا۔ وہ راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر اس کے مڑتے ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں ہر طرف مختلف مشینیں موجود تھیں۔

"اوہ۔ تو یہ ہے کیڈو کا مشین روم"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جلدی جلدی وہاں کا جائزہ لیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وہ کمرے بھی دیکھ لئے جو ریسٹ روم کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے عمران واپس مڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس میں دوبارہ پہنچ گیا جو سیکورٹی آفس تھا۔ جولیا نے اس دوران ہنری اور سائمن کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دیا تھا البتہ وہ ابھی تک بے ہوش تھے۔

"اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یہ کیپٹن کاشو تو ہوش میں آتے ہی سب کو آگاہ کر دے گا اور پھر کرنل جوشن کو بھی اطلاع مل جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بھی ٹرانسمیٹر ہے اور مشین روم کو اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے باہر سے نہیں اس لئے اب ہم اندر ہی رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم اندر پھنس جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں سے لازماً کوئی اور راستہ بھی ہو گا۔ فائل میرے پاس موجود ہے چیک کر لیں گے۔ تم ساتھیوں کو بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیا سب کو بلانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور انہیں کہنا ہے کہ وہ ان دونوں گارڈوں کو بھی لے آئیں جو برآمدے میں موجود تھے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے تو صفدر اور تنویر نے کاندھوں پر ان دو مردہ گارڈوں کو بھی اٹھایا ہوا تھا۔

"کیپٹن شکیل اور ٹائیگر تم ان دونوں کو اٹھاؤ اور نیچے لے جاؤ۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نیچے کدھر"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ادھر اس دروازے سے راستہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر ادھر مڑ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کرسیوں پر موجود ہنری اور سائمن کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر وہ بھی صفدر اور تنویر کے پیچھے مڑ گئے۔ عمران نے اٹھ کر کیپٹن کاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا مشین گن اٹھاؤ اور کیپٹن کاشو کی کنپٹی سے لگا دو"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ اسی لمحے کیپٹن کاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"کیپٹن کاشو۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے اس کی کنپٹی سے لگائی ہوئی مشین گن کی نال کو اور زیادہ پریس کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو۔ میری یہاں اب صرف چند دن کی ڈیوٹی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پھر جاپان چلے جانا ہے۔ وہاں میری بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے میرے منتظر ہوں گے۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو"..... کیپٹن کاشو نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو اور صحیح سلامت واپس جانا چاہتے ہو تو تمہیں ہمارا ساتھ دینا ہو گا۔ بولو"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ پلیز مجھے مت مارو"..... کیپٹن کاشو نے اسی طرح گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے لہجے اور انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ کیپٹن کاشو فطری طور پر بزدل آدمی ہے۔

"سنو۔ تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی اور تم بچ بھی جاؤ گے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ ہم نے اندر جانے کا راستہ کھول لیا ہے اور ہنری اور سائمن دونوں کو باہر بلا کر بے ہوش کر دیا ہے اور اب ہم دونوں کے علاوہ ہمارے تمام ساتھی نیچے پہنچ چکے ہیں۔ ہنری اور سائمن کو بھی میں نے ساتھ ہی نیچے بھجوا دیا ہے۔ یہاں باہر برآمدے میں تمہارے دو گارڈز تھے۔ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ان کی لاشیں بھی میں نے نیچے بھجوا دی ہیں۔ تمہارے جو دو گارڈز گیسٹ ہاؤس کے باہر پہرہ دے رہے تھے وہ اندر قید ہیں اور کرسیوں پر بندھے ہوئے اور بے ہوش ہیں۔ ہم بھی اب نیچے جا رہے ہیں۔ ہمارا مشن کیڈو یا ریڈ آرمی کے خلاف نہیں ہے ورنہ اب تک ہم اس پورے جزیرے کو تباہ کر چکے ہوتے اور یہاں موجود ریڈ آرمی کا خاتمہ بھی کر چکے ہوتے۔ ہمارا مشن واگ جزیرے کے خلاف ہے جہاں ایک مجرم تنظیم کا اڈا ہے۔ اس مجرم تنظیم کے ساتھ میجر شانگ، ہنری اور کرنل جوشن تینوں خفیہ طور پر ملے ہوئے ہیں۔ ہم نے نیچے مشین روم سے وہ گیس حاصل کرنی ہے جس سے واگ جزیرے کو اوپن کر کے تباہ کیا جائے۔ چنانچہ یہ گیس حاصل کر کے ہم سمندر کے اندر ہی سے واگ جزیرے پر چلے جائیں گے اور پھر اسے تباہ کر کے خاموشی سے پاکاؤ چلے جائیں گے جبکہ کرنل جوشن کل یہاں آ رہا ہے۔ کیپٹن فوبانچو اور ریڈ آرمی کے دوسرے لوگوں کو ابھی تک ہمارے بارے میں اتنی ہی اطلاع ہے کہ ہم گیسٹ ہاؤس میں ہے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بے ہوش یا بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں۔ تم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ کرنل جوشن کے آنے تک خاموش رہنا ہے۔ باہر موجود گارڈز کے بارے میں جو مرضی آئے تم بہانہ کر دینا یہ تمہاری اپنی ذہانت ہے۔ بہرحال ان کی لاشیں ہم سمندر میں بہا دیں گے تاکہ تم پر کوئی حرف نہ آئے۔ گیسٹ ہاؤس اندر سے بند ہے اس کے پاس موجود گارڈز کے بارے میں یہی سمجھو کہ وہ ڈیوٹی دے کر چلے گئے ہیں۔ تم نے سب کو یہی بتانا ہے کہ کرنل جوشن، کیپٹن فوماچو سے رابطہ کرے گا تو ظاہر ہے اسے کچھ معلوم نہ ہوگا اور اگر وہ ہنری سے رابطہ کرے گا تو ہنری سے ہم اپنے مطلب کی تسلی کرا دیں گے۔ جب کرنل جوشن یہاں آ کر گیسٹ ہاؤس کھلوائے گا اور اسے پتہ چلے گا کہ ہم یہاں موجود نہیں ہیں اور جزیرے کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا تو وہ خاموش ہو جائے گا کیونکہ وہ خود مجرم تنظیم سے ملا ہوا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ حکام کو کسی قسم کی رپورٹ دینے کے قابل نہ ہو گا۔ اس دوران ہم اپنا مشن مکمل کر کے پاکاڈو اور پھر وہاں سے خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے۔ اگر تم تعاون نہ کرو گے تو تمہیں ابھی ہلاک کر کے تمہاری لاش بھی ہم نیچے لے جائیں گے اور پھر تمہاری لاش بھی سمندر میں بہا دی جائے گی۔ پھر کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیپٹن کاشو کہاں گیا۔ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی بچوں کو دیکھنے اور ان سے ملنے سے محروم ہو جاؤ گے۔ بولو۔ دو ٹوک جواب دو۔ تعاون کرتے ہو یا

نہیں"۔ عمران نے اسے پوری تفصیل سے آئندہ کا لائحہ عمل بتاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ میں مکمل تعاون کروں گا۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"۔ عمران کی توقع کے عین مطابق کیپٹن کاشو نے فوراً کہا۔

"سوچ لو۔ ہم نیچے سے اوپر سب کچھ چیک کرتے رہیں گے۔ اگر کرنل جوشن کو یہاں آنے سے پہلے کسی بات کا پتہ چلا تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ تم بے فکر رہو"...... اس بار کیپٹن کاشو نے بااعتماد لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جولیا کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا تو جولیا تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور کنپٹی پر اچانک پڑنے والی ضرب سے کیپٹن کاشو کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے پردے کی بنی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر انہیں تیزی سے واپس اس کھڑکی کی ریلنگ میں اٹکا دیا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔

"آؤ جولیا۔ اب اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا"۔ عمران نے جولیا سے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے راستہ نیچے جاتا تھا۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ گارڈز کے غائب ہونے کی کہانی کو کیسے ایڈجسٹ کرے گا"...... جولیا نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا۔

"اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ بہرحال کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر ہم اسے ہلاک کر کے اس کی لاش بھی نیچے لے جاتے تو کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکتا"...... جولیا نے عمران کے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہ بات یقینی ہو جاتی کہ ہم نیچے موجود رہیں اور پھر کرنل جوشن جزیرے پر لینڈ ہی نہ کرے گا اور ہم بھی فوری طور پر ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ دراصل میں اس کرنل جوشن کو ہر صورت میں کور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر موجود فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوشن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے۔ آپ انہیں آفس فوراً ڈائریکٹ فون کریں"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی خدشہ ابھرا کہ کہیں اس عمران نے کسی طرح ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تو حالات نہیں بتا دیئے لیکن پھر اسے یہ سوچ کر اطمینان ہو گیا کہ ہنری کی رپورٹ کے مطابق اس نے انہیں خصوصی ریز کی مدد سے نہ صرف بے حس و حرکت کر دیا ہے بلکہ وہ بے ہوش بھی ہیں اور کل صبح تک ان کے ہوش میں آنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں اور کیڈو جزیرے سے اگر کسی طرح بھی عمران

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے ڈیفنس سیکرٹری سے رابطہ کیا ہوتا تو ہنری کو یقیناً معلوم ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے رسیور رکھا اور پھر ایک کونے میں پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈیفنس سیکرٹری کاشوما کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں سر"...... کرنل جوشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن فوراً میرے خصوصی آفس پہنچو۔ انتہائی ضروری بات کرنی ہے تم سے جو فون پر نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جوشن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر خدشات ابھر آئے تھے لیکن ظاہر ہے اب اسے بہرحال وہاں جانا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور آفس سے نکل کر راہداری سے گزر کر پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی خصوصی کار اور ڈرائیور موجود تھا۔

"ڈیفنس آفس چلو"...... کرنل جوشن نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر سے کار نکل کر مختلف سڑکوں پر گھومتی ہوئی ڈیفنس آفس کی عالی شان چار منزلہ عمارت کے

کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر اس راستے کے سامنے جا کر رک گئی جو وی آئی پی راستہ کہلاتا تھا۔ کرنل جوشن کار سے نیچے اترا تو وہاں موجود گارڈ نے اسے سیلوٹ کیا۔ کرنل جوشن سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈیفنس سیکرٹری کاشوما کے خصوصی آفس میں پہنچ گیا۔ یہاں ہر آفس کی سیکورٹی کے خصوصی انتظامات تھے اور یہاں ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایسی میٹنگ رکھا کرتے تھے جنہیں ٹاپ سیکرٹ رکھا جانا مقصود ہوتا تھا۔ کرنل جوشن ایک کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گارڈ نے اس کے یہاں پہنچنے کی اطلاع ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچا دی ہو گی اور وہی ہوا۔ پانچ منٹ بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر لیکن باوقار شخصیت کے مالک باچان کے ڈیفنس سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے اسے فوجی سیلوٹ بھی کیا۔

"بیٹھو کرنل جوشن"...... ڈیفنس سیکرٹری نے دھیمے لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ مجھے کیڈو کے بارے میں ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے اور کیڈو ریڈ آرمی کی نگرانی میں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اپنے مخصوص لہجے میں کرنل جوشن سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل جوشن کا دل بے اختیار تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"کیسی رپورٹ جناب"...... کرنل جوشن نے بڑی مشکل سے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اپنے آپ کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایکریمیا سے ایک خفیہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈونفن نے کیڈو کے قریب کسی چھوٹے سے جزیرے پر اپنا اڈا بنایا ہوا ہے۔ یہ اطلاع مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہے اس لئے مجھے اس اطلاع پر شدید تشویش ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ کیڈو پر ہماری تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں۔ اگر ان تنصیبات کے بارے میں ایکریمیا اور دوسرے یورپی ممالک کو اطلاع مل گئی تو ہمارے لئے حکومتی سطح پر انتہائی پریشانی کھڑی ہو جائے گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جوشن نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"جناب کیڈو کے قریب تو بے شمار چھوٹے چھوٹے غیر اہم بلکہ غیر آباد ناپو نا جزیرے ہیں۔ کیا اطلاع میں کسی جزیرے کو مارک کیا گیا ہے یا نہیں" کرنل جوشن نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ جزیرہ کیڈو کے قریب ہے اور میں نے آپ کو یہاں خصوصی آفس میں اس لئے کال کیا ہے کہ میں آپ کو اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ آپ ریڈ آرمی کے خصوصی تربیت یافتہ افراد کو ان تمام قریبی جزیروں پر پہنچائیں اور جہاں بھی اس مجرم تنظیم کا کوئی چھوٹا یا بڑا اڈا ہو اسے ہر قیمت پر تباہ کر دیں اس کے لئے آپ کو جس حد تک بھی جانا پڑے

چلے جائیں کیونکہ حکومت پاچان یہ بات برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی مجرم تنظیم کا اڈا پاچان میں ہو اور دوسری بات یہ کہ اس کی وجہ سے کیڈو میں ہماری خفیہ تنصیبات غیر ملکی نوٹس میں آجائیں گی۔ یہ آپریشن آپ کو اپنی نگرانی میں کرنا ہو گا۔ میں آپ سے زیادہ اور کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ورنہ میں ملٹری انٹیلی جنس کو یہ ٹاسک دے دیتا"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ اب وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کیا بتاتا کہ جس پر وہ اس قدر اعتماد کر رہے ہیں وہ اس مجرم تنظیم کا پہلے سے ہی بڑا آلہ کار ہے۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ میں فوری طور پر تمام انتظامات کر کے کل خود کیڈو پہنچ جاتا ہوں اور پھر میں وہاں بیٹھ کر اپنی نگرانی میں تمام ایکشن مکمل کراؤں گا اور اگر وہاں واقعی ایسا کوئی اڈا ہوا تو میرا وعدہ کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"اوکے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کیڈو جزیرے کی سیکورٹی مزید سخت کر دیں"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس سر"...... کرنل جوشن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ڈیفنس سیکرٹری کو سیلوٹ کیا اور ڈیفنس سیکرٹری سر کے اشارے سے اس کے سیلوٹ کا جواب دے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کر واپس اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل جوشن اس وقت تک اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب تک کہ ڈیفنس سیکرٹری دروازے میں داخل ہو کر چلے نہیں گئے۔ ان کے جانے کے بعد کرنل جوشن تیز تیز قدم اٹھاتا خصوصی آفس سے نکل کر لفٹ کے ذریعے واپس وی آئی پی پورچ میں پہنچا۔ وہاں اس کی کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھ گیا اور پھر اس نے ڈرائیور کو واپس ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر چلنے کا کہہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں مختلف خیالات کا تانا بانا سا ابھر آیا۔ وہ کل صبح ویسے بھی کیڈو جا رہا تھا اور ڈولفن کے سپر چیف نے بھی اس کے ساتھ جانا تھا اور کرنل جوشن نے اسے باکاڈو پہنچنے کا کہہ دیا تھا لیکن وہ اب سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے یا نہیں کیونکہ اب اسے بہرحال اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے خصوصی ایکشن گروپ کے چند افراد کو لے جانا ہوگا تاکہ ڈیفنس سیکرٹری کو مطمئن کیا جا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ ریڈ آرمی ہیڈ کوارٹر میں ایسے آدمی موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو خفیہ رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے اسے ڈیفنس سیکرٹری کے حکم کے مطابق ایکشن گروپ کے افراد کو تو بہرحال ساتھ لے جانا ہوگا۔ یہ باتیں سوچتا ہوا وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا تھا اور سپر چیف سے اسے جس قدر بھاری معاوضہ مسلسل مل رہا تھا اس لحاظ سے تو وہ ساری عمر بھی ریڈ آرمی میں رہ کر نہ کما سکتا تھا اور یہ سارا سرمایہ کرنل جوشن نے ایکریمیا کے بنکوں میں منتقل کیا ہوا

تھا تاکہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مستقل طور پر ایکریمیا میں شفٹ ہو کر عیش و آرام کی زندگی گزار سکے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ درمیان میں آگیا تھا اور اب جب یہ مسئلہ ختم کرنے والا تھا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اس کے ذمے یہ ٹاسک لگایا تھا۔ وہ آفس میں بیٹھا یہ سب کچھ سوچتا رہا۔ پھر اچانک اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے سامنے پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میجر نتاشو کو میرے آفس بھیجو فوراً"...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ میجر نتاشو ایکشن گروپ کا چیف تھا۔ وہ باچان کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسیوں میں کام کر چکا تھا اور باچان کا انتہائی فعال اور ذہین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے ریکارڈ پر بے شمار کارنامے موجود تھے۔ میجر نتاشو کرنل جوشن کا احسان مند بھی تھا کیونکہ ایک بار میجر نتاشو کے خلاف اس کی ایک سنگین غلطی کی بنا پر کورٹ مارشل کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اس کورٹ مارشل کا چیف جج کرنل جوشن تھا اور پھر کرنل جوشن نے اسے نہ صرف رہا کر دیا تھا بلکہ اس کے کیس کو اس انداز میں رپورٹ کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حکام کو یقین آگیا تھا کہ غلطی میجر نتاشو کی مجبوری تھی۔ اس نے دانستہ نہ کی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

تھی لیکن اعلیٰ حکام نے اسے سیکرٹ ایجنسی سے ہمیشہ کے لئے فارغ کر دیا تھا مگر کرنل جوشن نے ڈیفنس سیکرٹری کو خصوصی سفارش کر کے اسے ریڈ آرمی میں شامل کر لیا تھا اور پھر اسے ایکشن گروپ کا چیف بھی بنا دیا تھا۔ وہ اسے ذاتی طور پر پسند کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب میجر نتاشو ایک لحاظ سے کرنل جوشن کا بے دام غلام بن چکا تھا۔ یہی سب کچھ سوچ کر ان حالات میں اس نے میجر نتاشو کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میجر نتاشو کو جب وہ دولت دینے کا لالچ دے گا تو میجر نتاشو اس کے احسان اور بھاری دولت کے لالچ میں خاموشی سے اس کی مکمل مدد کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کرنل جوشن نے اونچے لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور باچاپئیوں کی نسبت قدرے لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک میجر نتاشو اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل جوشن کو سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو میجر"..... کرنل جوشن نے کہا تو میجر نتاشو میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"میجر نتاشو اگر میں ذاتی طور پر تمہیں کوئی کام کہوں تو کیا تم کرو گے"...... کرنل جوشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو میجر نتاشو کرنل جوشن کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ آج تک کرنل جوشن نے ایسی کوئی بات کبھی نہ کی تھی۔

"سر میں آپ کا احسان مند ہوں۔ آپ کے ذاتی کام کے لئے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی تو میں اس سے دریغ نہ کروں گا"۔ میجر نتاشو نے واقعی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے تمہیں رازداری کا حلف دینا ہوگا"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر نتاشو نے کھڑے ہو کر اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور پھر باقاعدہ حلف دیا کہ وہ مکمل رازداری بھی رکھے گا اور کرنل جوشن کا مکمل طور پر وفادار بھی رہے گا۔

"گڈ۔ اب بیٹھو اور میری بات غور سے سنو"...... کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر نتاشو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میجر نتاشو۔ میں چاہتا ہوں کہ ریڈ آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد ایکریمیا سیٹل ہو جاؤں اور وہاں اپنی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزاروں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری یہاں پوسٹنگ میری بیوی کی وجہ سے ہے اور میری بیوی انتہائی کنجوس عورت ہے۔ وہ میری پوری تنخواہ اپنے قبضے میں رکھتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے ذہن میں دولت خرچ کرنے اور عیاشی کرنے کا کوئی تصور تک نہیں ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں جانتا ہوں"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"اس لئے میں نے دولت کمانے کے لئے ایک اقدام کیا ہے اور وہ اقدام یہ ہے کہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے ڈولفن جو ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں معلوم ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس کا دائرہ کار تو ایکریمیا اور یورپی ممالک ہیں"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس نے اسرائیل سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت اس نے تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی کثیر تعداد میں چھاپ کر اسرائیل کے ایجنٹوں کے حوالے کرنی ہے اور اسرائیل کے ایجنٹ اس کرنسی کو تمام اسلامی ممالک میں پھیلا دیں گے۔ ذولفن چونکہ جعلی کرنسی اس انداز میں چھاپتی ہے کہ اسے خصوصی مشینوں سے چیک کئے بغیر جعلی سمجھا ہی نہیں جا سکتا اس لئے اسرائیل نے یہ معاہدہ ذولفن سے کیا ہے۔ اسرائیل کا مقصد تمام اسلامی ممالک کی معیشت کو تباہ کرنا ہے۔ ذولفن کا پریس سیکشن پہلے کیڈو میں تھا لیکن جب کیڈو پر ریڈ آرمی نے قبضہ کیا تو میرے علم میں یہ بات آ گئی۔ پھر ذولفن کے سپر چیف نے مجھ سے رابطہ کیا اور پریس سیکشن کی بات چھپانے اور اسے کیڈو کے قریب واگ جزیرے پر بنانے میں مدد دینے کے لئے کہا۔ میں نے کثیر معاوضے کے عوض اس کی حامی بھر لی۔ اس میں کیڈو پر ریڈ آرمی کے انچارج میجر ٹلانگ اور کیڈو کے مشین روم کے انچارج ہنری کو بھی شامل کر لیا گیا۔ چنانچہ ذولفن نے خفیہ طور پر واگ جزیرے کے اندر کھدائی کر کے وہاں ایک مشین روم بھی تیار کیا تاکہ جزیرے کی حفاظت کی جا سکے اور نیچے ایک کمپیوٹرائزڈ پریس سیکشن بھی قائم کر دیا۔ اس پریس

سیکشن کی تمام مشینری آٹومیٹک ہے اس لئے اسے صرف ایک آدمی سائمن آپریٹ کرتا ہے۔ واگ کے مشین روم کا انچارج ماسٹر ڈیوڈ تھا۔ ہنری نے یہ کیا کہ کیڈو کے حفاظتی حصار کو واگ تک پھیلا دیا اس طرح واگ مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور ذولفن کا کام شروع ہو گیا"...... کرنل جوشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میجر نتاشو کے چہرے پر دلچسپی اور اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر کیا ہوا سر۔ کیا کوئی الجھن پیش آ گئی ہے"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"ہاں۔ ذولفن کے آدمیوں کی غلطی سے اس پریس سیکشن کا علم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گیا ہے اور انہیں اصل پلان کا بھی علم ہو گیا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر نتاشو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو انتہائی خطرناک سروس ہے"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ علی عمران سے میرے انتہائی قریبی اور ذاتی تعلقات ہیں۔ بہرحال عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاہاڈو پہنچ گیا۔ اسے واگ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ اسے یہ اطلاع ملی تھی کہ کیڈو میں یہ کام ہو رہا ہے لیکن ہاہاڈو میں ذولفن کی ایجنٹ مادام کیمانو نے اور وہاں باچانی ایجنٹ نے اسے یقین دلایا کہ کیڈو میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر عمران نے مجھے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

فون کیا اور میں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی کہ کیڈو میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر وہ واپس چلا گیا اور میں بھی مطمئن ہو گیا لیکن پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ عمران کو واگ کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا ہے لیکن ماسٹر ڈیوڈ نے واگ کو مارکو تھم ریز کی مدد سے سیلڈ کر دیا ہے اور وہ سب آبدوز کی مدد سے کیڈو آ گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے واپس جانے کی ٹھان لی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مارکو تھم ریز سے سیلڈ واگ جزیرہ بغیر اس کے اینٹی ریز کے اوپن نہیں کر سکتے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ پاکیشیا جا کر وہاں سے انتظامات کریں گے اور پھر واپس آئیں گے۔ انہوں نے میجر شانگ اور مادام کیسانو کو یرغمال بنا کر آبدوز حاصل کی اور اس میں سوار ہو کر وہ باکاڈو کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس لئے ہنری نے مجھے رپورٹ دی تو میں سمجھ گیا کہ عمران کیا چاہتا ہے۔ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ اس نے لازماً پاکیشیا حکومت کو واگ کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دینی ہے اور پاکیشیا حکومت نے یہ رپورٹ جاپانی حکام کو دے دینی ہے اور پھر یہاں انکوائری شروع ہو جانی تھی جس کی زد میں ظاہر ہے میں نے بھی آ جانا تھا۔ چنانچہ میں نے ہنری کو حکم دیا کہ وہ مائنٹ میزائل کی مدد سے اس آبدوز کو سمندر کی تہہ میں تباہ کر دے تاکہ یہ لوگ ختم ہو جائیں۔ ہنری نے ایسا ہی کیا اور آبدوز تباہ ہو گئی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں سوار مادام کیسانو، میجر

شانگ اور آبدوز کا عملہ تو ہلاک ہو گیا ہے مگر عمران اور اس کے ساتھی بچ کر واگ جزیرے کی بیرونی سطح پر موجود ہیں جس پر ہنری نے وہاں سٹار میزائل فائر کیا لیکن مارکو تھم ریز کی وجہ سے اس نے کام نہ کیا جس پر میں نے میجر شانگ کے بعد کیڈو پر موجود ریڈ آرمی کے کیپٹن جاشورا کو بیس پچیس مسلح آدمیوں کے ساتھ وہاں بھیجا۔ عمران زخمی بھی تھا اور وہ سب غیر مسلح تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ مارے جائیں گے لیکن نتیجہ میری توقع کے برعکس نکلا۔ کیپٹن جاشورا اور اس کے تمام ساتھی ہلاک کر دیئے گئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ اسلحہ بھی لگ گیا اور لانچیں بھی اور ایک ٹرانسمیٹر بھی۔ عمران نے اس ٹرانسمیٹر پر براہ راست مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے واگ جزیرے کو تباہ کرنے میں اس کی مدد نہ کی تو وہ ڈیفنس سیکرٹری کو سارے حالات بتا دے گا۔ اس کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس لئے میرے لئے یہ انتہائی مسئلہ بن گیا تھا جس پر میں نے اسے ایک اور انداز میں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں اس سے مکمل تعاون کرنے پر تیار ہوں اور اس سے مل کر واگ جزیرے کو تباہ کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے ہنری کو کال کر کے اسے ساری بات بتائی تو ہنری نے بتایا کہ وہ انہیں مخصوص سائنسی ریز کی مدد سے بے ہوش کر دے گا۔ میں نے ریڈ آرمی کے کیپٹن فومانچو کو کہہ دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مہمانوں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کی طرح استقبال کرے اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے۔
چنانچہ یہ لوگ وہاں پہنچ گئے اور ان کا استقبال مہمانوں کی طرح کیا گیا اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ ہنری نے مشین روم سے مخصوص سائنسی ریز گیسٹ ہاؤس میں فائر کر کے انہیں نہ صرف طویل عرصے کے لئے بے حس و حرکت کر دیا بلکہ وہ بے ہوش بھی ہو گئے۔ میں نے ہنری سے کہا کہ میں خود کیڈو پہنچ کر انہیں ہلاک کر دوں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو جائے۔ ہنری نے مجھے اطلاع دی کہ کام ہو گیا ہے اور اب جب میں کیڈو پہنچوں گا تو یہ لوگ بے ہوش اور بے حس و حرکت ہوں گے"..... کرنل جوشن ایک بار پھر بولتے بولتے رک گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ مسلسل بولتے بولتے تھک گیا ہو۔ میجر نتاشو خاموش بیٹھا رہا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی اشتیاق اور دلچسپی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اب صورت حال یہ ہے کہ میں نے کل صبح یہاں سے خصوصی طیارے پر باکاڈو پہنچنا ہے اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر پر کیڈو جانا ہے۔ اس دوران ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ کی کال آگئی۔ اس نے بتایا کہ اسرائیلی حکام کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پلان کے خلاف کام کر رہی ہے اور وہ ان سے انتہائی خوفزدہ ہیں اس لئے ایلفرڈ نے مجھے کہا کہ وہ میرے ساتھ کیڈو جانا چاہتا ہے تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جائے تو وہ ان کی لاشیں واپس لے جائے اور انہیں اسرائیلی حکام کو پہنچا کر انہیں بتا سکے کہ

ڈولفن کتنی بڑی اور طاقتور تنظیم ہے۔ چونکہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تھا کیونکہ میں نے تو ظاہر ہے انہیں اوپن نہیں کرنا تھا بلکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں سمندر میں ڈلوا دینی تھیں اس لئے میں نے حامی بھر لی اور وہ پاک جیٹ طیارے سے باکاڈو پہنچ رہا ہے جہاں سے وہ میرے ساتھ کیڈو جائے گا"..... کرنل جوشن نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا اور میجر نتاشو کے چہرے پر مزید اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر اب کیا الجھن ہے سر"..... جب کافی دیر تک کرنل جوشن خاموش رہا تو میجر نتاشو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہاں سے اس بات کا آغاز ہوتا ہے جس کے لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے اور تم سے رازداری کا حلف لیا ہے"۔ کرنل جوشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... میجر نتاشو نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال آئی۔ انہوں نے مجھے آفس بلوایا تھا۔ وہاں انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں ایکریمیا سے مصدقہ رپورٹ ملی ہے کہ کسی مجرم تنظیم ڈولفن نے کیڈو کے قریب کسی جزیرے پر اپنا اڈا قائم کیا ہوا ہے۔ چونکہ کیڈو پر پاپانی حکومت کی تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں اس لئے میں ریڈ آرمی کے ایکشن گروپ کو ساتھ لے جاؤں اور خود کیڈو میں بیٹھ کر اس جزیرے اور اڈے کو ٹریس کر کے اسے ختم کر دوں۔ چونکہ مجھے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

معلوم ہے کہ ہر لیپارلمنٹ کی طرح ریڈ آرمی میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو حساس معاملات کے بارے میں خفیہ رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے اگر میں ایکشن گروپ کے بغیر اکیلا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو شک پڑ سکتا ہے اور اگر میں ایکشن گروپ کو ساتھ لے گیا تو پھر ڈولفن کے سپر چیف کا میرے ساتھ جانا اور پھر وہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی موجودگی اور واگ میں ڈولفن کے اڈے سمیت سب کچھ ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں آجائے گا اور پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہوگا۔ ہم سب مارے جائیں گے اس لئے میں نے سوچ کر آخرکار تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم ایکشن گروپ میں چند ایسے آدمیوں کا انتخاب کرو جو ہمارے ساتھ وہاں جائیں اور پھر واپسی پر ہم انہیں ہلاک کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ وہ مجرموں سے لڑتے ہوئے مارے گئے ہیں اور اڈا تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح معاملات سنبھل جائیں گے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میرا ایک خاص گروپ ہے جو انتہائی حد تک میرا وفادار ہے اس لئے ان میں سے کوئی بھی زبان نہ کھولے گا۔ یہ میری گارنٹی ہے"... میجر فتاشو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو بہت اچھا ہے اس طرح ہمارے تربیت یافتہ آدمی بھی ضائع نہ ہوں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر معاملات کو تم نے میری مرضی کے مطابق سنبھال لیا تو ڈولفن سے کثیر دولت

تمہیں بھی مل جائے گی"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے جناب"...... آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ چاہیں گے ویسے ہی ہوگا"...... میجر فتاشو نے کہا۔

"او کے پھر تم انہیں تیار کرو اور کل میرے ساتھ ہاکاوا جاؤ گے اور پھر ہم وہاں سے دو ہیلی کاپٹروں پر کیلاؤ پہنچ جائیں گے"۔ کرنل جوشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی کچھ عرض کروں"۔ میجر فتاشو نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ہاں کھل کر بات کرو۔ اب ہمارے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ لوگ ہنری جیسے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ جس طرح آپ نے انہیں ٹریپ کیا ہے اس طرح عمران کے شاطر ذہن میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی چیکنگ موجود ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ وہاں پہنچیں تو پورا جزیرہ ان کے قبضے میں ہو"...... میجر فتاشو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن میں نے ہنری سے بات کی ہے اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے ریڈ آرمی کے کیپٹن فوانچو سے بات کی ہے اس نے بھی یہی بتایا ہے کہ یہ لوگ گیسٹ ہاؤس میں بے ہوش پڑے ہوئے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہیں۔ اس نے خود اندر جا کر انہیں چیک کیا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"عمران لہجے اور آواز کی نقل کرنے کا انتہائی ماہر ہے جناب۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ آپ نے جس ہنری اور کیپٹن فوماچو سے بات کی ہو اس کی جگہ عمران ہی بول رہا ہو"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ جانا تو بہرحال ہم نے ہے کیونکہ اب تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا حکم ہے اور پھر ایلفرڈ بھی باکاذو پہنچ رہا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے سامنے ریڈ آرمی کو کمزور اور بے بس ظاہر کروں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اس کا ایک حل ہے جناب۔ اور بڑا آسان حل ہے۔ ایکشن گروپ علیحدہ ہیلی کوپٹر میں وہاں جائے گا۔ میں اپنے ساتھ بے ہوش کر دینے والی ایسی گیس لے کر جاؤں گا جو انہیں چاہے وہ کہیں بھی ہوں فوری طور پر بے ہوش کر دے گی۔ میں کیڈو جزیرے پر لینڈ کرنے سے پہلے اس گیس کو جزیرے پر فائر کر دوں گا اس طرح جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ریڈ آرمی کا بھی ہر آدمی بے ہوش ہو جائے گا اور ہم اطمینان سے نیچے اتر کر جیسی بھی صورت حال ہو گی اسے بہرحال آسانی سے کنٹرول کر لیں گے"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ پھر تم تیار رہو اور اپنے آدمیوں کو بھی تیار کر لو۔ ہم کل صبح باکاذو روانہ ہوں گے"...... کرنل جوشن نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا"...... میجر نتاشو نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے کرنل جوشن کو سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل جوشن کے چہرے پر اب انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے اب تمام الجھنیں دور ہو چکی تھیں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا۔ سائمن اور ہنری دونوں کو وہیں مشین روم میں کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے مشین روم اور سائیڈ روم میں موجود نہ صرف تمام مشینری کا مکمل طور پر جائزہ لے لیا تھا بلکہ اس نے ایک بار پھر اس فائل کا مطالعہ بھی کیا تھا جو جولیا نے سیکورٹی آفس سے ٹریس کی تھی لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"۔ صفدر نے آخرکار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ یہاں لازماً کوئی نہ کوئی ایسی گیس موجود ہو گی جس کی مدد سے میں اینٹی مارکو تھم ریز کا سرکل بھی توڑ سکوں گا اور واگ جزیرے کو بھی یہاں سے تباہ کر سکوں گا لیکن ایسی کوئی چیز باوجود کوشش کے نہیں مل سکی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تو آپ کا پلان تھا کہ کرنل جوشن کو یرغمال بنا کر آپ ایکریمیا سے اینٹی ریز منگوا کر کارروائی کریں گے۔ کیا وہ پلان آپ کی نظروں میں ناقابل عمل ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ پلان بے حد طویل ہے اور مجبوراً بنایا گیا ہے۔ میں دراصل چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل ہو جائے لیکن اس بار کو تھم ریز نے واقعی مجھے بے بس کر کے رکھ دیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن اکیلا نہ آئے بلکہ اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے تربیت یافتہ افراد لے کر آئے۔ دوسری بات یہ کہ باہر موجود ریڈ آرمی بھی ہمارے خلاف ایکشن لے سکتی ہے اور پھر بہت سے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے"...... صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہاں کا انچارج ہنری ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے ہوش میں لا کر ٹٹولا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خفیہ تنصیبات بھی ہوں جن کا علم ہمیں نہ ہو سکا ہو۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چنانچہ عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر ہنری کا ناک اور منہ دونوں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اس دوسرے آدمی کو کیوں تم نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ اسے تو گولی مار دو"...... تنویر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے اس ہنری سے بات ہو جائے پھر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہنری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"م۔ م۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مشین روم ہے۔ تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے" ہنری نے لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں بے حس و حرکت اور بے ہوش کر دیا تھا لیکن اب دیکھو کہ ہم اس وقت تمہارے مشین روم میں بھی موجود ہیں اور پورے جزیرے پر ہمارا کنٹرول بھی ہو چکا ہے" عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انتہائی طاقتور ریز کے باوجود تم اس انداز میں کارروائی کیسے کر سکتے ہو"...... ہنری نے حیران ہو کر کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ دراصل ہم اب ریز پروف ہو چکے ہیں اس لئے کسی قسم کی بھی سائنسی ریز کا اثر زیادہ دیر تک ہم پر نہیں رہ سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہنری نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو ہنری۔ ہمیں کیڈو یا اس کی تنصیبات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ہم پاچانی حکومت اور ریڈ آرمی کے خلاف کوئی مشن لے کر آئے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ واگ جزیرہ ہے۔ ہم نے ہر حال اسے تباہ کرنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر کیونکہ اس میں اسلامی ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کا سامان تیار کیا جا رہا ہے اس لئے اگر تم واگ جزیرے کو تباہ کرنے میں ہماری مدد کرو تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں پہلے تو تمہیں ہلاک کیا جائے گا پھر یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر کے ہم کل کرنل جوشن کو بھی پکڑ کر اسے ہلاک کر دیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ ہم کیڈو کو بھی تباہ کر دیں اس لئے تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"واگ کو اس وقت تک کسی صورت بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے گرد وار کو تھم ریز کا سرکل موجود ہے اور اس سرکل کو توڑنے کا کوئی حربہ یہاں ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اس کی اینٹی ریز ایکریمیا سے مل سکتی ہیں لیکن عام آدمی کو نہیں اس بنے میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ تم بتاؤ"...... ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی ایسی چیز بہرحال موجود ہے جس سے مارکو تھم ریز کے باوجود واگ کو تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ مارکو تھم ریز کی موجودگی میں چاہے تم واگ پر ایٹم بم کیوں نہ مار دو وہ بھی کام نہیں کرے گا"...... ہمزی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ مارکو تھم ریز کی کون سی پاور وہاں استعمال کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ماسٹر ڈیوڈ نے وہاں مارکو تھم تھرٹین استعمال کی ہے جو ان ریز کی ٹاپ پاور ہے اس لئے وہاں سٹار میزائل جیسا طاقتور میزائل بھی ناکام ہو گیا تھا"۔ ہمزی نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات تمہیں ماسٹر ڈیوڈ نے بتائی تھی یا تم نے خود چیک کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس چیکنگ کے لئے کوئی مشین موجود نہیں ہے۔ مجھے ماسٹر ڈیوڈ نے بتایا تھا"۔ ہمزی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ انتہائی جدید ترین ریز وہاں کس مقصد کے لئے رکھی گئی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر ڈیوڈ ایکریمیا کی ٹاپ ریز لیبارٹری میں طویل عرصے تک

کام کرتا رہا ہے۔ وہ حفظ ماتقدم کے طور پر وہیں سے یہ ریز ساتھ لے آیا تھا البتہ اس نے اس کی بھاری رقم ڈولفن سے وصول کی تھی۔ اس وقت تو میں یہی سمجھا تھا کہ ماسٹر ڈیوڈ نے ڈولفن کو احمق بنا کر اس سے بھاری دولت حاصل کر لی ہے لیکن حقیقتاً اس نے واگ کو اس بنیاد پر ناقابل تسخیر بنا دیا ہے"...... ہمزی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے یہاں مشین روم میں ایسی کوئی مشین یا کیس نہیں ہے جس کی مدد سے واگ کو اوپن کیا جا سکے۔ سوچ کر جواب دینا کیونکہ تمہارے اس جواب پر تمہاری زندگی اور موت کا انحصار ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں ایسی کوئی مشین نہیں ہے اور نہ ہی مارکو تھم ریز کا کوئی توڑ ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو پھر میں وہ مشین یا توڑ کہاں سے لاؤں گا"...... ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس آبدوز کے علاوہ جو تم نے مائٹ میزائل سے تباہ کر دی تھی اور بھی کوئی آبدوز یہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایک ہی آبدوز تھی۔ وہ تمہاری وجہ سے تباہ ہو گئی ہے"...... ہمزی نے جواب دیا۔

"یہ سائمن واگ جزیرے پر رہتا تھا"...... عمران نے اچانک پوچھا۔

"ہاں۔ یہ وہاں ڈولفن کی پرنٹنگ مشینری کا انچارج تھا اور ماسٹر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

زیوڈ کے ساتھ یہاں آیا تھا"...... ہنری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سائمن کو ہوش میں لے آؤ ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر سائمن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیا۔ ہنری حیرت سے یہ ہوتا دیکھ رہا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔ چند لمحوں بعد جب سائمن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ عمران نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ مشین پسٹل اسے مشین روم کی ایک الماری سے ملا تھا۔ چند لمحوں بعد سائمن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تمہارا نام سائمن ہے اور تم واگ میں پرنٹنگ مشینری کے انچارج تھے"..... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ م۔ م۔ مگر یہ تم یہاں کیسے آ گئے۔ کیا مطلب۔ اوہ ہنری۔ یہ کیا ہو رہا ہے".. سائمن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے مشین روم پر قبضہ کر لیا ہے سائمن۔ ہمیں باہر نکلنے کے لئے باقاعدہ ٹریپ کیا گیا تھا"...... ہنری نے کہا۔

"لیکن یہ تو بے ہوش اور بے حس و حرکت تھے۔ پھر یہ کیسے ہو

گیا"...... سائمن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... ہنری نے جواب دیا۔

"تم نے ابتدائی گفتگو کر لی"...... عمران نے ایک بار پھر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو"...... سائمن نے کہا۔ اس کا لہجہ اب پہلے سے کافی زیادہ سنبھلا ہوا تھا۔

"صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے سچ بولا تو زندہ رہ جاؤ گے کیونکہ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ ہم واگ کو اوپن نہیں کر سکتے اس لئے ہمارا یہاں وقت ضائع کرنا بے سود ہے اس لئے ہم تم دونوں کو زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے ورنہ تم دونوں کی لاشیں مچھلیوں کی خوراک بن جائیں گی اور نہ ڈولفن تمہارے لئے کچھ کر سکے گی اور نہ کرنل ہوشن"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... سائمن نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ہنری کی نسبت کمزور طبیعت کا مالک ہے۔

"تم واگ میں رہتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ واگ سے باہر جانے کے لئے کتنے راستے ہیں" عمران نے کہا۔

"راستے۔ کیا مطلب۔ کیسے راستے"...... سائمن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ایسے راستے جن سے تم واگ سے باہر آ سکتے ہو اور اندر جا سکتے ہو۔ کسی بھی ذریعے سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ ماسٹر ڈیوڈ کو معلوم ہو گا۔ جب ضرورت ہوتی تھی تو وہی مجھے باہر بھجواتا تھا"...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیڈو سے آبدوز آتی تھی۔ وہ اندر پہنچ جاتی تھی ہم اس میں سوار ہو جاتے تھے اور آبدوز ہمیں کیڈو لے آتی تھی۔ یہاں سے ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے پاکاڈو جاتے تھے اور اسی طرح واپسی ہوتی تھی"۔ سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن یہاں کیڈو پر تو کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ آرمی کے پاس ہے۔ ان کے ہینگر ہیں"...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ۔ وہاں خوراک، مشینری اور خام مال تو پہنچتا رہتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب کچھ ماسٹر ڈیوڈ کرتا تھا"...... سائمن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کو اب زندہ رکھنا ہمارے لئے فضول ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے مشین پسٹل سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ مت مارو مجھے"۔ سائمن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر سچ سچ بتاؤ"...... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں۔ پلیز مت مارو۔ ایک خفیہ راستہ پرنٹنگ سیکشن سے نکلتا ہے۔ وہاں سے خام مال اندر آتا ہے لیکن یہ اندر سے کھلتا ہے۔ باہر سے نہیں"...... سائمن نے کہا۔

"یہ راستہ واگ کی بیرونی سطح سے نکلتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن اب یہ نہ کھل سکے گا کیونکہ اندر سے کون کھولے گا اسے"۔ ہنری نے کہا۔

"تفصیلی بتاؤ کہاں سے نکلتا ہے"...... عمران نے ہنری کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"واگ پر جہاں درختوں کا جھنڈ ہے اس سے شمالی طرف زمین کا ایک کافی بڑا حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔ وہاں سے راستہ سیدھا پرنٹنگ سیکشن میں پہنچتا ہے لیکن اسے کھولتا ماسٹر ڈیوڈ تھا۔ اس کے پاس ہی مکمل چارج تھا"...... سائمن نے جواب دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا تم نے وہ جگہ دیکھی ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سائمن نے جواب دیا۔

"ان دونوں کو ہاف آف کر دو۔ ہم صبح ہوتے ہی یہاں سے واگ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور چند لمحوں بعد ہی سائمن اور ہنری دونوں ایک بار پھر بے ہوش ہو چکے تھے۔

"صبح کو جانے کی کیا ضرورت ہے جب کرنل جوشن یہاں آ رہا ہے تو اسے پکڑ کر کیوں نہ سارا کام کر لیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کرنل جوشن صرف ہنری یا ریڈ آرمی پر اکتفا نہیں کرے گا۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں اترنے سے پہلے یہاں کوئی ایسی گیس فائر کر دے جس کے اثرات زیر زمین بھی ہو سکتے ہوں اس طرح ہم بری طرح چوہے دان میں پھنس سکتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جب وہ یہاں کیڈو پر اترے تو ہمیں اس وقت واگ پر ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا آپ وہ راستہ بغیر ایٹمی بمز کے کھول لینے میں کامیاب ہو سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے یہاں کی مکمل تلاشی لی ہے۔ یہاں اسلحے کے سٹور ہیں۔ نیلی کرانک ریز بم موجود ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ ان ریز پر مارکو تھم ریز اثر انداز نہیں ہوتیں۔ گو یہ ریز اتنی پاور فل تو نہیں لیکن جہاں وہ راستہ ہو گا اس کے نیچے لامحالہ خالی جگہ ہو گی اس لئے اگر اس جگہ کی ٹھیک ٹھاک نشاندہی ہو جائے تو نیلی کرانک ریز بہرحال اسے کھول لیں گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر صبح کا انتظار کیوں کیا جائے۔ ابھی کیوں نہ وہاں پہنچا جائے"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس وقت وہاں گہرا اندھیرا ہو گا اس لئے سائمن غلط نشاندہی بھی کر سکتا ہے۔ ویسے بھی صبح تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کرنل جوشن کے کمرے میں جا رہا تھا۔ کرنل جوشن چونکہ فوجی ڈسپلن کا بے حد پابند تھا اس لئے صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے اٹھنا اور پھر ورزش کرنا اس کا معمول تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی سورج طلوع ہونے میں کافی وقت تھا لیکن کرنل جوشن اٹھ چکا تھا۔ میجر تناشو نے پہلے اپنے کمرے سے فون کیا تھا اور جب کرنل جوشن نے اسے کمرے میں آنے کی اجازت دے دی تھی تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر کرنل جوشن کے کمرے کی طرف گیا تھا۔ اس نے کرنل جوشن کے کمرے کے بند دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"یس کم ان"..... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی تو میجر تناشو نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ کرنل جوشن اپنی مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ میجر تناشو نے اندر داخل ہو کر اسے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"کیا بات ہے میجر تناشو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ جب میں نے رات تمہیں بتا دیا تھا کہ میں ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا ہوں تو پھر"۔ کرنل جوشن نے رک کر تولیے سے اپنے چہرے پر آ جانے والا پسینہ صاف کرتے ہوئے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے وہاں جا کر کیس فائنل کر دینا چاہئے۔ آپ بعد میں تشریف لائیں کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہمیں آپ کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا ہو جائے۔ میں

میجر تناشو تیز تیز قدم اٹھاتا کرنل جوشن کے کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ رات کو ہی باڈا پہنچ گئے تھے اور کرنل جوشن نے یہاں آنے سے پہلے ہی ان سب کے لئے ہوٹل رین بو میں کمرے بک کرا لئے تھے اس لئے انہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ میجر تناشو اپنے ساتھ ایکشن گروپ کے چار آدمیوں کو لے آیا تھا اور یہاں پہنچتے ہی انہوں نے ریڈ آرمی کے دو گن شپ ہیلی کاپٹروں کو بھی بندوبست کر لیا تھا۔ گو میجر تناشو نے کرنل جوشن کو صبح سویرے کیڈو چلنے کا کہا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جس قدر صبح سویرے وہ وہاں پہنچیں گے اتنا ہی ان کے مشن کے لئے فائدہ مند ہو گا لیکن کرنل جوشن نے ڈوافن کے سپر چیف ایلفرڈ سے چونکہ وعدہ کر رکھا تھا اس لئے اس نے اس کے آنے تک کیڈو جانے سے انکار کر دیا تھا اور میجر تناشو کے مطابق اسے یہاں پہنچنے میں ابھی کئی گھنٹے لگنے تھے اس لئے اس نے ایک اور فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے سلسلے میں وہ اقدامات اپنے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

وہاں جا کر ساری صورت حال کو کنٹرول کر لینے کے بعد آپ کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔ پھر آپ اطمینان سے تشریف لے آئیں"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی بہادر بھی ہو اور عقلمند بھی"...... کرنل جوشن نے فوری طور پر اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر۔ بس مجھے آپ کی طرف سے صرف اجازت کی ضرورت تھی باقی سب میں خود سنبھال لوں گا"...... میجر نتاشو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پوری طرح احتیاط کرنا۔ میں نہیں چاہتا کہ ریڈ آرمی کا ایکشن گروپ ضائع ہو جائے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں یہاں پورے انتظامات کر کے آیا ہوں"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"میری مخصوص فریکونسی کا تمہیں علم ہے۔ اب جب تم کال کرو گے اس کے بعد ہی ایلفرڈ کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں گا"۔ کرنل جوشن نے کہا اور میجر نتاشو نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں اس نے پہلے ہی اپنے چاروں ساتھیوں کو اکٹھا کر رکھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پانچوں ریڈ آرمی کی جیپ میں سوار ہو کر ریڈ آرمی کے سیکشن کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ ہاکاڈو میں ریڈ آرمی کا باقاعدہ سیکشن بنا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں یہاں سے نہ صرف دو ہیلی کاپٹر بھی میسر آ گئے تھے بلکہ جیپ بھی مل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ سیکشن ایریئے میں پہنچ گئی تو میجر نتاشو نے جیپ ایک سائیڈ پر روکی اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ یہ سیکشن انچارج کیپٹن شابو تھا۔ اس نے قریب آ کر میجر نتاشو کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"ہمارا سامان تیار ہے کیپٹن"...... میجر نتاشو نے اسے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کیا آپ اکیلے جائیں گے۔ کرنل صاحب نہیں جا رہے"...... کیپٹن شابو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پہلے ہم جائیں گے اور وہاں کے حالات کو چیک کر کے کرنل صاحب کو رپورٹ دیں گے پھر کرنل صاحب جائیں گے"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"یس سر۔ آیئے چائے اور ناشتہ تو کر لیجئے۔ میں نے ناشتہ تیار کرا رکھا ہے"...... کیپٹن شابو نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم نے فوری پہنچنا ہے۔ سامان کہاں ہے اسے ہیلی کاپٹر پر پہنچاؤ"...... میجر نتاشو نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھے اور کیپٹن شابو تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا وہاں پہنچا دیا گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"راکوش".... میجر نتاشو نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میجر".... راکوش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سامان چیک کر لو۔ پورا ہے یا نہیں".... میجر نتاشو نے کہا۔

"یس سر".... راکوش نے کہا اور پھر اس نے تھیلا کھولا اور اندر موجود سامان کو چیک کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے سر".... تھوڑی دیر بعد راکوش نے سر اٹھا کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اسے اندر رکھو اور سوار ہو جاؤ".... میجر نتاشو نے کہا۔ راکوش نے تھیلا اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر عقبی طرف کھلی جگہ پر رکھا اور پھر وہ خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ میجر نتاشو سائیڈ سیٹ پر اور باقی تینوں آدمی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے کیڈو جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تھیلے سے پی ایس پی گن اور دوربین نکال کر مجھے دے دو".... میجر نتاشو نے پیچھے بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور چند لمحوں بعد ایک چوڑے دہانے والی عجیب سی گن اور دوربین اسے دے دی گئی۔ میجر نتاشو نے گن اپنی جھولی میں رکھی اور دوربین آنکھوں پر تسمے کی مدد سے فٹ کر کے اس نے نیچے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"میجر ان لوگوں نے اگر وہاں اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کر رکھی ہوئیں تو ہمارے لئے خاصا مسئلہ بن جائے گا".... اچانک

راکوش نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال رسک تو ہم نے لینا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر اترنے تک کوئی حرکت نہ کریں گے کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے اگر انہوں نے جزیرے پر قبضہ کر رکھا ہو گا تو وہ لازماً کرنل جوشن کو زندہ پکڑنا چاہیں گے".... میجر نتاشو نے کہا۔

"میرا خیال ہے سر کہ ہمیں پہلے واگ جزیرے پر پہنچنا چاہئے۔ وہاں کوئی موجود نہیں ہے۔ ہمارے پاس ریز ڈیکٹو موجود ہے اس کی مدد سے ہم کیڈو جزیرے کی بیرونی صورت حال کو اچھی طرح چیک کر سکتے ہیں۔ اس طرح جو حالات بھی ہوں گے وہ سامنے آ جائیں گے".... راکوش نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے پہلے وہاں چلو۔ یہ بہتر رہے گا".... میجر نتاشو نے کہا اور راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ بدل دیا۔

"اپنا اپنا اسلحہ نکال کر ہاتھوں میں لے لو۔ ہمیں ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے".... میجر نتاشو نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے عقبی طرف پڑا ہوا تھیلا اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اس میں سے سامان نکالنا شروع کر دیا۔ چھوٹا اسلحہ انہوں نے جیبوں میں ڈال لیا جبکہ مشین گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکا لیں جبکہ ایک خصوصی ریز پسٹل میجر نتاشو نے ان سے لے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"جب واگ جزیرہ قریب آنے لگے تو تم نے مجھے بتانا ہے"۔ میجر نتاشو نے راکوش سے کہا تو راکوش بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ وہاں بھی ہمارے لئے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے"...... راکوش نے چونک کر پوچھا۔

"ہم دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کے مقابلے پر جا رہے ہیں راکوش۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط رہنا ہوگا"...... میجر نتاشو نے کہا تو راکوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس سر۔ پھر تو ہمیں وہاں پہنچنے سے پہلے ریز ڈیکٹو سے وہاں کی چیکنگ بھی کر لینی چاہئے"...... راکوش نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ ریز ڈیکٹو نکالو تھیلے سے"...... میجر نتاشو نے کہا تو تھیلے سے ایک چھوٹا سا بند ڈبہ نکال کر میجر نتاشو کو دے دیا گیا۔ اس ڈبے کی سطح پر ایک چھوٹی سی سکرین اور ساتھ ہی تین چھوٹے چھوٹے بلب لگے ہوئے تھے اور ساتھ ہی نیچے ایک ناب اور اس کے اوپر میٹر تھا۔ میجر نتاشو نے اسے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر رکھ دیا۔ ڈبہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس طرح چپک گیا جیسے اس کے نیچے مقناطیس لگا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ ہی میجر نتاشو نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تو ڈبے کی سامنے والی سطح پر موجود میٹر روشن ہو گیا۔ اس پر پانچ زیرو نظر آ رہے تھے۔

"تم نے ہیلی کاپٹر کو بیس ہزار فٹ پہلے معلق کر دینا ہے راکوش"...... میجر نتاشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر نتاشو نے ایک اور بٹن دبایا اور پھر تیزی سے ناب کو دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے ساتھ ہی میٹر پر تیزی سے نمبر بدلنے لگے اور جب بیس ہزار کا ہندسہ میٹر پر ابھرا تو میجر نتاشو نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اب سمت بتاؤ"...... میجر نتاشو نے کہا تو راکوش نے اس انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا رہا ہو اور میجر نتاشو نے ڈبے کی دوسری سائیڈ پر لگی ہوئی ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا اور بلب کے اوپر ایک سکرین کا خانہ روشن ہوا اور اس پر وہی نمبر آنے شروع ہو گئے جو راکوش نے بتائے تھے۔

"اب سمت تبدیل نہ کرنا"...... میجر نتاشو نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... راکوش نے کہا اور میجر نتاشو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک ریز ڈیکٹو پر ایک بلب جھماکے سے جل اٹھا۔ اس کا رنگ زرد تھا اور اس کے ساتھ ہی راکوش نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دی۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی تیسرا بلب جھماکے سے جلا راکوش نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ اسی لمحے ڈبے کی سطح پر موجود سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر ایک جھماکے سے جزیرے،

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کا منظر ابھر آیا لیکن یہ دور کا منظر تھا اور جزیرہ مجموعی طور پر نظر آ رہا تھا۔ میجر نتاشو نے اس بار ڈبے کے نچلے حصے میں موجود ایک ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور سکرین پر جزیرہ نزدیک آتا دکھائی دینے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ پھر جزیرے کا اوپر والا حصہ پوری طرح سکرین پر نظر آنے لگ گیا لیکن سکرین اس قدر چھوٹی تھی کہ جزیرے کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہی اس پر نظر آ رہا تھا۔

"چنگیو۔" میجر نتاشو نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

"یس سر"...... چنگیو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سائیڈ سکرین تھیلے میں ہے وہ نکال کر مجھے دو"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"یس سر"...... چنگیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلے میں سے ایک پیکٹ نکال کر میجر نتاشو کی طرف بڑھا دیا۔ میجر نتاشو نے پیکٹ کھولا تو اس کے اندر چوڑا اور پھیلا ہوا آئینہ سا تھا جس کی سطح انتہائی چمکدار تھی۔ اس کی سائیڈ پر ایک لچھے دار تار موجود تھی جس کے آخر میں ایک پن لگی ہوئی تھی اور اوپر ایک ہک سا تھا۔ میجر نتاشو نے اس ہک کی مدد سے اس آئینے کو ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر لگایا اور پھر پن اس نے اس ڈبے کے نچلے حصے میں بنے ہوئے ایک سوراخ میں ڈالا تو آئینہ ایک جھماکے سے کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف میجر نتاشو بلکہ راکوش اور پیچھے بیٹھے

ہوئے آدمی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اس آئینے کی سکرین پر چھ افراد جزیرے پر چلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے دو نے اپنے کاندھوں پر دو بے ہوش آدمیوں کو لادا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور یہ واقعی جزیرے پر موجود ہیں"۔ میجر نتاشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر آپ کی احتیاط نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم اطمینان سے وہاں جا کر اترتے اور پھر یہ لوگ ہمیں آسانی سے کور کر لیتے"...... راکوش نے کہا۔

"ہاں۔ اگر میں محتاط نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمیں آسانی سے مار گراتے لیکن یہ یہاں کیا کرنے آ رہے ہیں"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"سر ان کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ کیڈو جزیرے پر ہم آسانی سے قبضہ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں سے واپس وہاں آئیں گے تو انہیں آسانی سے ہٹ کر لیا جائے گا"...... راکوش نے کہا۔

"لیکن اصل مسئلہ تو ان کی فوری ہلاکت یا گرفتاری کا ہے۔ اوکے ٹھیک ہے۔ تم اب ہیلی کاپٹر آگے بڑھاؤ۔ اب ان پر ہمیں سپر ٹی ایس ٹی فائر ہو گی اس طرح کیڈو جزیرے پر ہم گیس فائر کرنے سے بچ جائیں گے"...... میجر نتاشو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا تو راکوش نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا جبکہ اس دوران میجر نتاشو نے ریز ڈیٹو کو آف کر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دیا اور پھر اس نے سائیڈ سکرین اور ریز ڈیکٹو دونوں کو وہیں نصب رہنے دیا اور جھولی میں رکھی ہوئی چوڑے دہانے کی گن اٹھا کر اس نے اس کا رخ ہیلی کاپٹر کے کھلے حصے سے باہر نیچے کی طرف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا آگ جزیرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور دور سے سمندر پر جزیرہ کسی چھوٹے سے دھبے کی طرح نظر آنے لگا۔

"بلندی اتنی ہی رکھنا۔ نیچے نہ لے جانا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہیلی کاپٹر کو ہی ہٹ کر دیں"۔ میجر نتاشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... راکوش نے جواب دیا۔

"جزیرے کے اوپر پہنچتے ہی اسے معلق کر دینا"...... میجر نتاشو نے کہا تو راکوش نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر دی۔ جزیرہ اب کافی بڑا نظر آ رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر پہنچ گیا تو راکوش نے اسے معلق کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی میجر نتاشو نے ہاتھ میں موجود چوڑے دہانے والی گن کا ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکے لگنے لگے لیکن چوڑی نال سے نیلے رنگ کے کیپسول نکل نکل کر تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔ وہ نیچے جا کر پھٹ جاتے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل کر اٹھتا ہوا دکھائی دینے لگتا۔ تقریباً آٹھ کیپسول فائر کرنے کے بعد میجر نتاشو نے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی اور پھر گن اوپر اٹھا کر اس نے اسے پیچھے بیٹھے ہوئے چیکو کی طرف بڑھا دیا۔ اب جزیرے کی سطح پر نیلے رنگ کا دھواں ابل کر

اوپر آسمان کی طرف بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر نتاشو نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ دھواں کچھ دیر بعد غائب ہو گیا لیکن میجر نتاشو مسلسل گھڑی دیکھتا رہا۔ جب سپر ٹی ایس ٹی فائر ہوئے دس منٹ گزر گئے تو اس نے ایک بار پھر ریز ڈیکٹو آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی آئینہ نما سکرین پر جزیرے کا منظر ابھر آیا اور میجر نتاشو اور راکوش کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود اس کے تینوں ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سکرین پر ایک عورت اور سات مرد زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"ویری گڈ۔ اب نیچے لے چلو ہیلی کاپٹر"...... میجر نتاشو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راکوش نے ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا اور پھر ایک چکر کاٹ کر اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کے ایک کونے میں اتر گیا۔

"آؤ اب ان کا اطمینان سے شکار کھیلیں"...... میجر نتاشو نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اترے اور پھر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جس کے قریب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

موجود عورت سوئس نژاد تھی جبکہ پانچ مرد ایشیائی تھے اور دو ایکریمی تھے۔

"یہ دونوں ایکریمی کون ہو سکتے ہیں اور یہ سوئس نژاد عورت"۔ میجر نتاشو نے انہیں بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں سر۔ میرا خیال ہے کہ ان ایکریمیوں میں سے ایک کو میں پہچانتا ہوں"۔ راکوش نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ایک ایکریمی کو جو منہ کے بل پڑا تھا پلٹ کر پشت کے بل کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر یہ کیڈ جزیرے کے مشین روم کا انچارج ہنری ہے سر"۔ راکوش نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہنری۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کیڈ پر واقعی قبضہ کر رکھا تھا۔ ویری بیڈ"۔ ... میجر نتاشو نے کہا۔

"سر۔ ان پاکیشیائیوں کو تو گولی مار دی جائے۔ یہی وہ خطرناک گروپ ہے"۔ راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ اب ان کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جب تک انہیں اینٹی گیس نہ سونگھائی جائے گی یہ ہوش میں آ ہی نہیں سکتے۔ تم پہلے اس ہنری کو ہوش میں لے آؤ۔ اس سے ساری صورت حال معلوم ہو گی"۔ میجر نتاشو نے کہا۔

"میں ہیلی میں سے شیشی نکال لاؤں"۔ ... راکوش نے کہا اور میجر نتاشو کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے مڑ کر دوبارہ ہیلی

کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سوئس نژاد عورت تو ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہاں سے آ گئی ہے"۔ ...... میجر نتاشو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے سر یہ ان کی گرل فرینڈ ہو"۔ ...... چیکو نے کہا۔

"نہیں۔ اس قدر خطرناک مشن پر یہ گرل فرینڈ کو کیسے ساتھ لا سکتے ہیں۔ یہ یہاں پکنک منانے تو نہیں آئے"۔ ...... میجر نتاشو نے غصیلے لہجے میں کہا تو چیکو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد راکوش واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی بڑی سی بوتل تھی جس کی گردن کافی سے زیادہ لمبی تھی۔

"پہلے اس عورت کو ہوش میں لے آؤ راکوش"۔ ...... میجر نتاشو نے کہا۔

"عورت کو کیوں سر"۔ راکوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور یہ ان لوگوں کے ساتھ کیسے یہاں موجود ہے"۔ ... میجر نتاشو نے کہا۔

"یہ ان کی ساتھی ہی ہو گی سر"۔ ...... راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سوئس نژاد ہے اس لئے یہ ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے اس کا تعلق ڈولفن سے ہو اور یہ اسے مجبور کر کے ساتھ لے آئے ہوں"۔ ... میجر نتاشو نے کہا اور راکوش نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس عورت کی طرف بڑھ گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

جولیا کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کے جگنو سے چمکنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں تک تو اس کے ذہن میں روشنی پھیل جانے کے باوجود پراسرار سی دھند چھائی رہی لیکن پھر اچانک اس کے ذہن کی سکرین پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام مناظر کسی فلم کے سین کی طرح چلنے لگے۔ صبح سویرے عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہنری اور سائمن دونوں کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر ایک سپیشل راستے سے جزیرے کیڈو کے اوپر ایک ایسی جگہ پر پہنچ گیا جہاں ریڈ آرمی کا کوئی آدمی موجود نہ تھا اور پھر صفدر اور ٹائیگر نے ساحل کے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے وہاں موجود ایک لانچ حاصل کی اور اسے دھکیلتے ہوئے وہ اس جگہ لے آئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وہ سب اس بڑی سی لانچ میں سوار ہو گئے اور واگ کی طرف روانہ ہو گئے۔ واگ پہنچ کر انہوں نے لانچ کو ایک مناسب جگہ پر ہک کیا اور پھر وہ سب نیچے اتر کر درختوں کے ان جھنڈ کی طرف بڑھ گئے جہاں سائمن کے بقول پریس سیکشن میں جانے والے خصوصی راستے کا دہانہ کھلتا تھا۔ ہنری اور سائمن کو صفدر اور ٹائیگر نے کاندھوں پر لادا ہوا تھا اور پھر جھنڈ میں پہنچ کر عمران نے اپنے طور پر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وہ سائمن کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے کہ انہیں دور سے ایک ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے واگ کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کی رفتار بتا رہی تھی کہ وہ واگ کے اوپر سے گزر جائے گا۔ وہ سب اس ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھا اس لئے اس پر موجود کوئی نشان یا عبارت نیچے سے نہ پڑھی جا سکتی تھی اور ان کے پاس دوربین بھی نہیں تھی۔ تیز رفتار ہیلی کاپٹر جزیرے کے قریب پہنچتے ہی آہستہ ہو گیا اور پھر وہ جزیرے پر معلق ہو گیا۔ ابھی یہ سب اس بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک ہیلی کاپٹر سے یکے بعد دیگرے نیلے رنگ کے کئی کیپسول نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے سب کو سانس روکنے اور پانی میں چھلانگیں لگانے کو کہا اور وہ سب سانس روک کر پانی کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ اچانک جولیا کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور پھر اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی تھی اور اس کے بعد اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سارے مناظر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے ذہن پر نمودار ہوئے تو جولیا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑی کہ عمران سمیت اس کے سارے ساتھی اردگرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ سامنے پانچ جاپانی بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے تھے جن میں سے چار کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ سب سے آگے کھڑے ہوئے جاپانی کے سینے پر موجود بیج بتا رہا تھا کہ وہ میجر ہے۔ان سب نے ریڈ آرمی کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔یہ میجر خالی ہاتھ کھڑا تھا جبکہ دور جزیرے کے کنارے پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔جولیا فوراً سمجھ گئی کہ اس ہیلی کاپٹر سے یہاں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے اور اس وقت صورت حال اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہے۔یہ لوگ کسی بھی لمحے ان پر گولیوں کی بارش کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ خیال بھی ابھرا کہ سب میں سے اسے ہی کیوں ہوش میں لایا گیا ہے حالانکہ یہاں ان کے ساتھی ہمزی اور سائمن بھی موجود تھے اور وہ دونوں بھی وہیں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"تم۔تم کون ہو".....جولیا نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اپنا منہ دوسری طرف کر لو لڑکی ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔راکوش اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو کیونکہ ہو

سکتا ہے کہ یہ واقعی عمران کی ساتھی ہو۔ایسی صورت میں یہ انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے".....اس میجر نے جو پہلے جولیا سے مخاطب ہوا تھا اور پھر اپنے ساتھی کی طرف منہ پھیر کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔وہ اب اصل بات سمجھ گئی تھی۔چونکہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیائی نژاد تھے جبکہ جولیا سوئس نژاد تھی اس لئے اس میجر کو اس کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے اور جولیا نے فوراً ہی اس غلط فہمی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

"م۔م۔میں بے قصور ہوں۔میں تو سیاح ہوں".....جولیا نے فوراً ہی انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو لڑکی ورنہ".....میجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا نے اپنے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کر لئے۔اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدلا۔میجر کے ساتھی نے اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب میری طرف منہ کر لو".....اس بار میجر کی قدرے مطمئن آواز سنائی دی اور جولیا نے فوراً ہی اپنا رخ بدل لیا البتہ اس کی انگلیاں تیزی سے ہتھکڑی کے مختلف حصوں کو ٹٹولنے لگ گئیں اور مڑتے ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ سنگل کلپ ہتھکڑی ہے جسے وہ اپنی انگلیوں کی مدد سے انتہائی آسانی سے کھول سکتی ہے اس لئے وہ دل ہی دل میں مطمئن ہو گئی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا نام ہے تمہارا"...... میجر نے پوچھا۔

"میرا نام جولیانا فٹزواٹر ہے۔ میں سوئس ہوں اور سیاح ہوں"۔ جولیا نے بڑے عاجزانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان پاکیشیائیوں کے ساتھ یہاں کیسے موجود ہو۔ سچ بتاؤ ورنہ میں عورتوں کی کربناک چیخوں کو زیادہ پسند کرتا ہوں"۔ میجر نے درشت لہجے میں کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ پاکیشیائی ہے جس نے مجھے اپنا نام عمران بتایا تھا۔ یہ پاکاڈو میں مجھے ملا تھا۔ یہ انتہائی خوبصورت باتیں کرتا ہے۔ اس نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ گزشتہ رات میں نے اس کے ساتھ ہوٹل ہنی مون میں گزاری۔ پچھلی رات اس نے مجھے بتایا کہ یہاں سے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں انتہائی قیمتی موتی ہر وقت ملتے ہیں اور یہ موتی اس قدر قیمتی ہوتے ہیں کہ اگر ان کی تھوڑی سی تعداد کو بھی مارکیٹ میں فروخت کیا جائے تو آدمی ساری عمر عیش و آرام سے گزار سکتا ہے۔ میں جب اس بات پر حیران ہوئی تو اس نے کہا کہ چونکہ میں نے اس کے ساتھ رات گزاری ہے اس لئے وہ مجھے تحفے کے طور پر کافی تعداد میں موتی دینا چاہتا ہے۔ میں فوراً تیار ہو گئی اور پھر پچھلی رات ہم دونوں پاکاڈو کے مغربی ساحل پر آئے۔ وہاں ایک ویران جگہ پر لانچ موجود تھی۔ ہم دونوں اس لانچ میں سوار ہوئے اور یہاں پہنچ گئے۔ یہاں اس کے یہ ساتھی موجود تھے اور یہ دو ایکریمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ یہ سب ساحل پر تھے۔ میرے پوچھنے پر اس عمران

نے بتایا کہ یہ ایکریمیا سے موتی حاصل کرنے آئے تھے اور انہوں نے یقیناً موتی کہیں چھپا دیئے ہوں گے۔ میرے ساتھیوں نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ اب انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں گے تو ان سے موتی کنفرم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھیوں نے انہیں کاندھوں پر اٹھایا اور ہم سب یہاں جھنڈ میں آ گئے۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے بعد وہ ہیلی کاپٹر یہاں جزیرے پر کافی بلندی پر معلق ہو گیا۔ پھر اس میں سے نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول نیچے گرے تو اس عمران نے چیختے ہوئے کہا کہ ہم سانس روک لیں اور سمندر میں چھلانگیں لگا دیں کیونکہ پاچانی حکومت کے آدمی آ گئے ہیں۔ ہم نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن میرے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... جولیا نے فوراً ہی ایک کہانی گھڑ کر سنا دی۔

"بکواس مت کرو لڑکی۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ مجھے سارے حالات کا علم نہیں ہے۔ میرا نام میجر نتاشو ہے اور میں ریڈ آرمی کے ایکشن گروپ کا چیف ہوں سمجھیں۔ میں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہوں۔ تم ان خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کی ساتھی ہو۔ ان کے ہمراہ کیوں تم یہاں آئی ہو"...... میجر نتاشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیڈو۔۔۔ وہ کیا ہے"...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے قریب ایک پاچانی جزیرہ ہے"...... میجر نتاشو نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے جولیا پر زبردست غصہ آ رہا ہو۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تم بے شک اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ لو۔ میں تو اس کے ساتھ باکاڈو سے یہاں پہنچی ہوں"...... جولیا نے لہجے میں انتہائی معصومیت بھرتے ہوئے کہا۔

"تو تم سچ نہیں بولنا چاہتی۔ ٹھیک ہے پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں تو تمہیں اس لئے ان سے پہلے ہوش میں لایا تھا کہ تم مجھے سچ سچ بتا دو۔ ان کی ساتھی ہونے کے باوجود تم مجھے پسند آئی ہو اس لئے میں چاہتا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ جاپان لے جاؤں لیکن تم شاید زندہ نہیں رہنا چاہتی"...... میجر تاشو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"میجر۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ پلیز مجھ پر یقین کرو بے شک باکاڈو جا کر میرے ہوٹل سے میرے بارے میں معلومات کرا لو۔ میرے تمام کاغذات وہاں موجود ہیں"...... جولیا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ابھی تمہارے جھوٹ سچ کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ تم ایک طرف کھڑی ہو جاؤ"...... میجر تاشو نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پھلانگتی ہوئی ان کی طرف بڑھتی گئی۔

"پلیز میری بات سنو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے تیزی

سے اس طرح میجر تاشو اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کی منت سماجت کرنے ان کے پاس آ رہی ہو۔

"وہیں رک جاؤ۔ خبردار۔ ورنہ"...... میجر تاشو نے چیخ کر کہا تو جولیا اس طرح ٹھٹھک کر رک گئی جیسے کسی نے اسے کوڑا مار دیا ہو۔

"اب یہاں سے ایک قدم بھی اٹھایا تو گولی مار دوں گا"...... میجر تاشو نے چیختے ہوئے کہا اور جولیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ انتہائی بے بس ہو چکی ہو۔

"راکوش۔ اب اس ہنری کو ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ بتائے گا کہ یہ لڑکی کون ہے اور یہ لوگ یہاں کیسے آئے ہیں"...... میجر تاشو نے کہا۔

"میجر۔ یہ ساری پوچھ گچھ بعد میں کر لیں گے کیوں ناں پہلے ان پاکیشیائیوں کو گولی سے اڑا دیں"...... راکوش نے جیب سے نیلے رنگ کی بوتل نکالتے ہوئے کہا اور اس بوتل کو دیکھتے ہی جولیا کے چہرے پر شدت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اب تک اسی چکر میں تھی کہ انہوں نے اسے کس طرح ہوش دلایا ہے۔

"میں کہہ رہا ہوں وہی کرو راکوش۔ میں اپنے احکامات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"...... میجر تاشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... راکوش نے کہا اور تیزی سے ایک طرف پڑے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے ہنری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کی انگلیاں اس دوران تیزی سے اس بٹن پر رینگ رہی تھیں جس کی مدد سے وہ اپنی ہتھکڑی کھول سکتی تھی۔ وہ جان بوجھ کر میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی کہ کسی بھی لمحے ان میں سے کسی کی مشین گن جھپٹ سکے۔ میجر نتاشو کے ساتھی مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے بڑے ڈھیلے انداز میں مطمئن سے کھڑے تھے اس لئے جولیا کو یقین تھا کہ وہ ان سے مشین گن حاصل کر لے گی۔ اس نے آہستہ سے بٹن دبایا تو ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل گئی۔ جولیا نے ہتھکڑی کے کپ دونوں کلائیوں سے ہٹانے اور ہتھکڑی کو نیچے گرنے سے بچانے کے لئے اس نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا جبکہ راکوش اس دوران نیلے رنگ کی شیشی ہنری کے ناک سے لگائے ہوئے تھا۔ میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کی تمام تر توجہ اس طرف ہی تھی۔ ویسے بھی انہیں معلوم تھا کہ جولیا کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے ہیں اور وہ عورت اور غیر مسلح ہے اس لئے وہ اس کی طرف سے مطمئن تھے۔ پھر راکوش نے بوتل ہنری کی ناک سے علیحدہ کر کے اس کا ڈھکن بند کر دیا۔

"ارے یہ کیا"۔۔۔ جولیا نے چیختے ہوئے میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے اس طرح اچانک چیخنے سے میجر نتاشو اور اس کے ساتھی لاشعوری طور پر گھومے ہی تھے کہ جولیا نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایک مشین گن نہ صرف اس کے ہاتھ میں آ چکی تھی بلکہ وہ تیزی سے لڑکھڑاتی ہوئی چند قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ لوگ سنبھلتے جولیا نے فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی میجر نتاشو اور اس کے ساتھی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ جولیا نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گن گھمائی اور دوسرے لمحے راکوش جو یہ صورت حال دیکھ کر تیزی سے اپنے کاندھے سے مشین گن اتار رہا تھا سینے میں گولی کھا کر چیختا ہوا نیچے گر گیا۔ جولیا نے میجر نتاشو کے ساتھیوں پر فائر اس طرح کیا تھا کہ وہ نیچے گر کر پھر نہ اٹھ سکے جبکہ اس نے میجر نتاشو کے جان بوجھ کر کولہے پر فائر کیا تھا کیونکہ وہ اس میجر نتاشو کو ہر حال زندہ رکھنا چاہتی تھی۔ میجر نتاشو نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا لیکن جولیا نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اچھلتے ہوئے میجر نتاشو کی کنپٹی پر اس کی بوٹ کی نوک پوری قوت سے پڑی تو میجر نتاشو ایک بار پھر چیخ مار کر گرا ہی تھا کہ جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا دستہ نتاشو کی کھوپڑی پر جڑ دیا اور پھر جب اس نے میجر نتاشو کے جسم کو جھٹکا کھا کر ساکت ہوتے دیکھا تو وہ تیزی سے ہنری کی طرف بڑھی اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑی کیونکہ ہنری نہ صرف اٹھ کر بیٹھ چکا تھا بلکہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بینائی چلی گئی ہو اور جولیا بجلی کی سی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

تیزی سے اس کی طرف دوڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری کچھ سمجھتا جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جما دیا اور ہنری چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا نے دوسرا وار کر دیا اور ہنری کا جسم بھی جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تو جولیا تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ پوری طرح مطمئن ہونے کے لئے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر لینا چاہتی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔ جولیا ہیلی کاپٹر پر چڑھی اور پھر اس نے اندر کا جائزہ لیا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتی ہوئی واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی۔ راکوش کی جیب سے اسے دو نیلے رنگ کی بوتل مل گئی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر اسے عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر ساتھ پڑے ہوئے صفدر کی ناک سے لگا دی۔ اس طرح اس نے باری باری تنویر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر کی ناک سے بوتل لگائی اور پھر اسے بند کر کے وہ اطمینان سے کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو جولیا نے بے اختیار اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"عمران۔ عمران اٹھو"...... جولیا نے اس کے قریب جا کر کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں۔ تمہیں کیسے ہوش آ گیا"۔

عمران نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی اور جولیا نے جلدی جلدی اسے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ۔ ویری گڈ جولیا۔ تمہاری ذہانت اور کارکردگی نے اس بار واقعی ہم سب کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے۔ گڈ شو"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"میجر نتاشو کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور اس کے کولہے سے خون بہہ رہا ہے اس لئے اگر تم اسے زندہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر اس کی مرہم پٹی کر دو"...... جولیا نے میجر نتاشو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اسی لمحے صفدر اور پھر باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔

"میں پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ شاید اس میں کوئی ایسی چیز ہو جو ہمارے مشن کی رکاوٹ دور کر سکے۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہہ دو کہ وہ اسے ٹریٹ کر لیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر پر وہ سوار ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے ہیلی کاپٹر کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر لگا ہوا ریڈ ڈیکٹو دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس ریڈ ڈیکٹو کی مدد سے میجر نتاشو نے انہیں یہاں ٹریس کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف سیاہ رنگ کا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ عمران سیٹوں کو پھلانگتا ہوا اس تھیلے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھیلا اٹھا کر اس کی زپ کھولی اور پھر اندر جھانک کر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک نظروں ہی نظروں میں جائزہ لے کر اس نے تھیلا اٹھایا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے تھیلے سمیت اتر آیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس دوران میجر نتاشو کے زخم کی مرہم پٹی کر دی تھی لیکن وہ بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"وہ ہتھکڑی کہاں ہے جولیا" عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ادھر جھاڑی میں ہے"۔ جولیا نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈھونڈ کر لے آؤ اور صفدر تم اس میجر نتاشو کی جیبوں کی مکمل تلاشی لو اور ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کی جیبوں کی تلاشی بھی۔ یہ تھیلا خاصا بڑا ہے لیکن اس میں سامان بے حد کم ہے اس لئے یقیناً انہوں نے ہیلی کاپٹر سے اترنے سے پہلے ہتھیار وغیرہ جیبوں میں ڈالے ہوں گے"..... عمران نے کہا تو سب ساتھی اس کی ہدایات کی تعمیل میں لگ گئے۔ چند لمحوں بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں سنگل کلپ ہتھکڑی موجود تھی۔

"یہ ہتھکڑی میجر نتاشو کے ہاتھوں میں ڈال کر اس کا پن آف کر دو تاکہ وہ اسے آسانی سے نہ کھول سکے"..... عمران نے جولیا سے کہا تو

جولیا سر ہلاتی ہوئی میجر نتاشو کی طرف بڑھ گئی۔

"اس کی جیب میں ایک مشین پسٹل اور یہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے"..... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان سب کی جیبیں تو انتہائی خوفناک ہتھیاروں سے بھری ہوئی ہیں"..... اسی لمحے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"جولیا نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ جاتا تو جولیا کی زندگی یقینی طور پر خطرے میں پڑ جاتی اور ہم تو بہرحال تھے ہی بے ہوش"..... عمران نے کہا تو جولیا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرا دی۔ البتہ اس نے میجر نتاشو کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی اور پھر بٹن کو آف کر دیا۔

"صفدر۔ اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر عمران کو دیا اور پھر آگے بڑھ کر وہ زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے میجر نتاشو پر جھک گیا۔ اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب میجر نتاشو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر درخت کے تنے سے پشت لگا کر بٹھا دو۔ یہ کھڑا نہیں ہو سکے گا" عمران نے کہا تو صفدر نے اسے گھسیٹ کر ساتھ ہی موجود درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا دیا البتہ اس وقت تک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس کے قریب سے نہیں ہٹا جب تک میجر نتاشو کراہتا ہوا ہوش میں نہیں آگیا اور اس نے اپنے آپ کو سنبھال نہیں لیا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی میجر نتاشو نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کولہے پر موجود زخم کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اب وہ ہونٹ بھینچے سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جولیا کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کاش۔ میں تم سب کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دیتا اور یہ لڑکی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ ایسا کر سکے گی۔ کاش" ..... میجر نتاشو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"میجر نتاشو۔ اس لفظ کاش نے یقیناً بے شمار بار تمہاری زندگی بچائی ہو گی اور ہماری زندگی میں تو ایسے کھیل اکثر ہوتے رہتے ہیں اس لئے کسی کاش کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے یہ تو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ریڈ ڈیکوز سے ہمیں ٹریس کر لیا ہے لیکن کیا تم یہ بتاؤ گے کہ تم کیڈو جانے کی بجائے ادھر واگ کیوں آئے تھے" ..... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تمہارا مشن واگ میں ہے اس لئے میں نے سوچا کہ کیڈو جانے سے پہلے میں واگ کو بھی چیک کر لوں اور میرا خیال درست ثابت ہوا" ..... میجر نتاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن نے خود آنے کی بجائے تمہیں کیوں بھیجا ہے۔ کیا اسے ہنری پر یقین نہ تھا" ..... عمران نے کہا۔

"کرنل جوشن کو تو مکمل یقین تھا کہ ہنری نے تم لوگوں کو بے ہوش اور بے حس و حرکت کر رکھا ہے لیکن میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اس لئے جب کرنل جوشن نے مجھ سے اس بارے میں بات کی تو میں نے اسے بتایا کہ صورت حال ان کی توقع سے الٹ بھی ہو سکتی ہے اس لئے پہلے میں چیکنگ کر لوں پھر وہ آئیں اور میرا خیال درست ثابت ہوا۔ بہرحال اب کرنل جوشن یہاں نہیں آئیں گے" ..... میجر نتاشو نے کہا۔

"تم نے اسے یہاں سے اطلاع دینی تھی کہ سب اوکے ہو گیا ہے پھر ہی اس نے آنا تھا" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں" ..... میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"کس فریکونسی پر اطلاع دینی تھی" ..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا" ..... میجر نتاشو نے کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"اس کا منہ بند کر دو" ..... عمران نے کہا تو صفدر جو اس کے قریب ہی موجود تھا تیزی سے اس پر جھپٹ پڑا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی کرنل جوشن کی مخصوص چیخ نما آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میجر تناشو بول رہا ہوں۔ اوور"..... عمران نے میجر تناشو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں نہیں کی۔ اوور"..... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"سر میں اس وقت واگ جزیرے پر ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی ہنری سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریز ڈیٹکٹر کی مدد سے انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"..... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڈا میں بے ہوش اور بے حس و حرکت کر دیئے گئے تھے پھر واگ کیسے یہ پہنچ گئے اور تم کہہ رہے ہو کہ ہنری بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہنری سے میری بات کراؤ۔ اوور"..... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لیکن چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنری بے ہوش پڑا ہوا ہے جناب۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"تو اسے ہوش میں لے آؤ اور میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"..... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اوور"..... عمران نے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ تک وہ خاموش رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو سر۔ ہنری ہوش میں آ گیا ہے اس سے بات کر لیں۔ اوور"..... عمران نے میجر تناشو کے لہجے میں کہا۔

"ہنری تم کہاں موجود ہو اس وقت"..... دوسری طرف سے کرنل جوشن نے پوچھا۔

"واگ جزیرے پر ہوں جناب۔ اوور"..... عمران نے اس بار ہنری کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی ابھی ہوش میں آیا ہو اس لئے بوکھلائے ہوئے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم واگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں اور بے حس و حرکت ہیں پھر یہ سب کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور"..... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر اچانک دو مشین روم میں گھس آئے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میجر تناشو اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بات غلط تھی۔ اگر میں تمہاری بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو۔ نانسنس۔ اوور"۔ کرنل ہوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک ہی یہ سب کچھ ہو گیا حالانکہ حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اوور"..... عمران نے ہمزی کے لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ رو دینے والوں جیسا تھا۔

"میجر نتاشو۔ اوور"..... کرنل ہوشن نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"..... عمران نے فوراً ہی لہجہ بدل کر میجر نتاشو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی پاکاڈو میں کس ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔ اوور"۔ کرنل ہوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اوور"..... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ جلدی۔ اوور"..... کرنل ہوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہوٹل لاسکا میں جناب۔ اوور"۔ عمران نے پاکاڈو کے ایک سب سے بڑے ہوٹل کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر نتاشو نہیں ہو اور یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب ہے اب تمہیں ختم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اوور"۔ کرنل ہوشن

حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرنل ہوشن اور مجھے ڈیفنس سیکرٹری کی فریکونسی بھی معلوم ہے۔ مجھے۔ اوور"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب بہرحال تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کرنل ہوشن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے میجر نتاشو کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا تو میجر نتاشو نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم ناقابل یقین صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اگر میں خود تمہیں اس طرح لہجہ بدل بدل کر بات کرتے نہ دیکھ اور سن رہا ہوتا تو مجھے کبھی بھی یقین نہ آتا"..... میجر نتاشو نے کہا۔

"کرنل ہوشن پاکاڈو میں موجود ہے"..... عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ وہ وہاں ہوٹل ریڈ بو میں موجود ہے۔ میں اور میرے ساتھی بھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ وہاں ڈاغن کے سرچیف ایلفرڈ کے انتظار میں رک گیا تھا کیونکہ ایلفرڈ نے بھی کرنل ہوشن کے ساتھ کیڈو آنا تھا"..... میجر نتاشو نے کہا۔

"کیوں۔ وہ کیوں کیڈو آ رہا ہے"..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"وہ تمہاری لاشیں لے جا کر اسرائیل پہنچانا چاہتا تھا کیونکہ اسرائیل کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم ان کے پلان کے پیچھے تک گئے ہو اس لئے انہوں نے پلان ہی منسوخ کر دیا ہے اور ایلفرڈ ان پر دولفین کا رعب ڈالنا چاہتا تھا"...... میجر تناشو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران۔ کرنل جوشن نے پھر دھمکی دی ہے ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے" اچانک ساتھ کھڑی جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم اس ہیلی کوپٹر پر باؤڈو چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پڑے رہیں یہاں۔ کرنل جوشن آکر خود ہی انہیں سزا دے دے گا" عمران نے مڑتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ عقب میں فائرنگ اور میجر تناشو کی چیخ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے دیکھا کہ جولیا نے میجر تناشو، ہنری اور سائمن تینوں پر فائر کھول دیا تھا۔

"اب تو یہ کس طرح تم نے بھی بے بس اور بے ہوش افراد پر فائر کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس میجر تناشو نے مجھ پر بری نظریں ڈالی تھیں اس لئے اس کی موت تو یقینی تھی اور سائمن اور ہنری کو چھوڑنا اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنا تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ باؤڈو جا کر کیا ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو اپنی طرف سے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح مشن مکمل کر کے ہی واپس جاؤں لیکن شاید ہماری قسمت میں اس مشن کی تکمیل لکھی ہی نہیں گئی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ ہاؤ کو تھم ہے کیا بلا۔ جو کسی صورت بھی ختم نہیں ہو رہیں"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف ایک صورت میں ختم ہو سکتی ہیں لیکن مجھے تمہارے نقاب پوش چیف سے ڈر لگتا ہے اس لئے مجبوراً خاموشی اختیار کر رکھی ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی صورت"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کسی خاتون کا خون اگر اس کے مرکز پر ڈالا جائے تو ان کا مرکب ٹوٹ سکتا ہے کیونکہ جس سائنس دان ہاؤ کو تھم نے انہیں دریافت کیا تھا وہ عورتوں کا شدید دلدادہ تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میں اپنی کلائی پر زخم ڈال کر اس پر خون ڈال دیتی ہوں۔ اس میں کیا مجبوری ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا۔
"کلائی کا نہیں۔ گردن کا خون اور وہ بھی آخری قطرے تک"۔ عمران نے جواب دیا۔
"پھر کیا ہوا۔ پاکیشیا کے مشن کے سلسلے میں اس پر بھی تیار ہوں"۔ جولیا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔
"اور پاکیشیائی کے مشن کا کیا ہو گا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب" جولیا نے چونک کر کہا۔
"مطلب یہ کہ پاکیشیا کا مشن تو مکمل ہو جائے گا لیکن بے چارہ پاکیشیائی۔ وہ کیا کرے گا۔ کیوں تنویر۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تو تم مذاق کر رہے تھے نانسنس۔ میں سمجھی کہ تم درست کہہ رہے ہو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مس جولیا۔ آپ کو خود سوچنا چاہئے تھا کہ خون چاہے کسی مرد کا ہو یا عورت کا بہرحال خون ہوتا ہے اس میں کیا فرق ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔
"ارے ارے۔ اس غلط فہمی میں نہ رہنا۔ خون کا بڑا فرق پڑتا ہے۔ ایک بار ایک فوجی محاذ جنگ پر زخمی ہو گیا تو اس کی جان بچانے کے لئے اسے مجبوراً تیسری صنف کا خون لگانا پڑ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فوجی تندرست ہو کر جب دوبارہ محاذ جنگ پر گیا تو وہ اچانک دشمن پر فائرنگ چھوڑ کر تالیاں بجا کر ناچنا شروع کر دیتا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں باکاؤ جانے کی بجائے کسی اور طرف نکل جانا چاہئے کیونکہ یقیناً باکاؤ میں ریڈ آرمی کا کوئی نہ کوئی سنٹر موجود ہو گا اور کرنل جوشن نے جس انداز میں دھمکی دی ہے اس سے لگتا ہے کہ وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں باکاؤ اس کرنل جوشن کے لئے نہیں بلکہ ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ کے لئے جا رہا ہوں۔ اگر وہ ہمارے ہاتھ آ جائے تو پھر ہم آسانی سے واگ کو تباہ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈولفن کی پوری تنظیم کا بھی خاتمہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اگر واگ کو تباہ بھی کر دیا جائے تو پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ڈولفن آئندہ کبھی اس پلان پر کام نہیں کرے گی"...... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو نہ صرف کیپٹن شکیل بلکہ سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ وہ چونکہ اب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے تھے اس لئے عمران کے اشارے پر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے عمران خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ باکاؤ کی طرف موڑا اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے باکاؤ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کی نہ صرف بلندی کم ہوتی چلی گئی بلکہ اس کی رفتار بھی کم ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے"...... سب نے اس خوفناک جھٹکے سے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

"جلدی کرو۔ نیچے کود جاؤ۔ ہیلی کاپٹر ریڈیو کنٹرول کر لیا گیا ہے اور ابھی یہ پھٹ جائے گا۔ کود جاؤ" عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی انتہائی تیز رفتاری سے نیچے چھلانگیں لگا دیں جبکہ کم رفتار پر اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب چونکہ بغیر کسی پیراشوٹ کے نیچے کودے تھے اس لئے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کی سطح پر گرتے چلے جا رہے تھے البتہ ان سب نے اپنے جسموں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا تھا کہ پانی کی سطح پر گرنے سے ان کے جسموں کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور پھر ابھی وہ سب سمندر کی سطح کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا لیکن وہ سب اس دھماکے کے باوجود اس طرف دیکھنے کے قابل نہ تھے کیونکہ اسی لمحے وہ سب پانی پر گرے اور پھر بلندی سے گرنے کی وجہ سے پانی کی تہہ میں اترتے چلے گئے۔ عمران کا جسم خاصی تیز رفتاری سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا لیکن چونکہ یہ کھلا سمندر تھا اور سمندری پانی میں کافی کثافت ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم زیادہ گہرائی میں نہ

جا سکا اور پھر ایک جگہ رک کر پھر تیزی سے اوپر سطح کی طرف بلند ہوتا چلا گیا۔ عمران نے سانس روک رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا سر پانی سے باہر آیا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر تیرنا شروع کر دیا۔ اب اس کی نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہاں سے کافی آگے سمندر پر آگ کے شعلے پھیلے ہوئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ہیلی کاپٹر کے جلتے ہوئے پرزے ہیں۔ ظاہر ہے دھماکہ ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کا ہی تھا اور اگر وہ چند لمحے پہلے ہیلی کاپٹر سے نہ کود گئے ہوتے تو اس وقت ان کی لاشیں بھی ان پرزوں کے ساتھ سمندر کی سطح پر ٹکڑوں کی صورت میں تیر رہی ہوتیں۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے عمران کے ساتھیوں کے سر سطح سمندر سے بلند ہونے شروع ہو گئے اور عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ یہاں سے ہاکاؤ بھی دور ہے اور واگ بھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہم تیر کر کہیں کنارے نہیں پہنچ سکتے اس لیے یہی ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کے ڈھانچے کو چیک کیا جائے شاید کوئی ایسی چیز مل جائے جسے سہارا بنا کر آگے بڑھا جا سکے"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس طرف کو تیرنا شروع کر دیا جہاں ابھی تک سمندر کی سطح پر آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ ظاہر ہے یہ ہیلی کاپٹر کے فیول ٹینک میں بھرا ہوا پٹرول تھا جو اب سطح

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سمندر پر جل رہا تھا لیکن اس آگ کے قریب جا کر انہیں ایک نظر میں معلوم ہو گیا کہ ہیلی کا پٹر ہزاروں لاکھوں چھوٹے چھوٹے پرزوں میں تقسیم ہو کر گرا ہے اس لئے انہیں کوئی ایسی چیز نہ مل سکتی تھی جس کی مدد سے اتنے سارے افراد سہارا لے سکیں۔

"اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم ادھر ہی چل رہی ہیں ادھر کو تیرتے چلے جائیں۔ اپنی قوت کم سے کم خرچ کرو تاکہ زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کیا جا سکے۔ شاید کسی ٹاپو پر پہنچ جائیں یا کوئی جہاز مل جائے"..... عمران نے کہا اور سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ جو حالات انہیں نظر آ رہے تھے وہ انتہائی کٹھن تھے۔ نقشے کے مطابق یہاں قریب کوئی ٹاپو یا جزیرہ موجود نہ تھا اور انہیں بہرحال معلوم تھا کہ سمندر میں وہ بہت زیادہ فاصلہ تیر کر کسی صورت بھی طے نہیں کر سکتے اور اس کے علاوہ شارک مچھلیوں کا کوئی علاقہ بھی ان کی گزرگاہ بن سکتا ہے۔ یہ سارے خدشات چونکہ ان سب کو معلوم تھے اس لئے انہوں نے اس بارے میں کوئی سوال نہ کیا تھا کیونکہ ظاہر ہے عمران سمیت ان میں سے کسی کے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر قدرت کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور اگر ہماری موت مقدر ہو چکی ہے تو پھر ہمیں کوئی بچا نہیں سکتا اور جس طرح ہیلی کاپٹر پھٹنے سے پہلے ہم صحیح سلامت نکل آنے میں

کامیاب ہوئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد کرے گا اور ویسے بھی ہم اس وقت ایک اعلیٰ مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔

"عمران صاحب۔ ہم مایوس نہیں ہیں لیکن حالات واقعی ایسے ہو گئے ہیں کہ بظاہر کوئی امداد ملتی نظر نہیں آ رہی"..... صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس مدد کے ایسے ہزاروں لاکھوں راستے ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

"ہاں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ ہیلی کاپٹر پھٹنے والا ہے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے پوچھا اور سب چونک کر اس طرح اپنے ساتھ تیرتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگے جیسے ٹائیگر کے اس سوال کا جواب وہ سب سننا چاہتے ہوں۔

"میں نے زائچہ بنایا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آئی ایم سوری باس۔ واقعی مجھے پہلے خود اندازہ لگانا چاہئے تھا" ٹائیگر نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کب تک معذرت کرتے رہو گے۔ بزرگ تو کہتے ہیں کہ شاگرد استاد سے آگے نکل جاتا ہے اور تم ابھی تک سوری اور معذرت کی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بڑی پرووڈتے پھر رہے ہو"..... عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہم سب کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہو سکی تو اس میں نائیگر کا کیا قصور ہے"..... جولیا نے نائیگر کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"تم تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اس لئے تمہارا اکیا ہے۔ تم چاہے سوچو یا نہیں لیکن نائیگر کو تو سوچنا چاہئے"۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پائلٹ سیٹ پر تم موجود تھے اس لئے تمہیں جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے وہ دوسروں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے"..... جولیا اپنی بات پر اڑ گئی تھی۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ریڈیو کنٹرول کے ذریعے ہیلی کاپٹر کا انجن جام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے زور دار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر کی رفتار کم ہو گئی اور یقینی بات ہے کہ جھٹکا لگنے کے بعد رگڑ کی وجہ سے پٹرول لائن میں آگ لگ جاتی تھی اور اگر پہلے جھٹکے سے نہ لگتی تو دوسرے جھٹکے سے لازماً لگ جاتی اس طرح ہیلی کاپٹر نے یقینی طور پر پھٹ جانا تھا"..... چند لمحوں بعد نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تھی لیکن تم نے اگر اتنی دیر سوچنے میں لگا دی تو پھر جب تک تم سوچو گے منکر نکیر اپنے کاموں سے بھی فارغ ہو چکے ہوں گے۔ تمہیں اپنی سوچ کو تیز کرنا ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ انجن جام ہونے سے پٹرول لائن کو آگ لگنے کا کیا تعلق"..... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مت بھولو کہ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر تھا۔ عام ہیلی کاپٹر نہ تھا اور گن شپ ہیلی کاپٹر میں یہی ایک خامی ہوتی ہے"..... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص ذہن عطا کیا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھ سے زیادہ ذہانت اس نے تنویر کو عطا کی ہے لیکن تنویر اس ذہانت کو صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے میں استعمال کر دیتا ہے"۔ عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ کیا ہے۔ وہ دھبہ۔ وہ کیا ہے"..... اچانک جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ سے دائیں طرف اشارہ کر رہی تھی اور سب کی گردنیں ادھر مڑ گئیں۔ واقعی سمندر کی سطح پر دور ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آ رہا تھا جیسے میدان میں کوئی گیند پڑی ہوئی ہو۔

"شاید کوئی ناؤ ہے"..... عمران نے کہا اور پھر لاشعوری طور پر سب کے رخ اس دھبے کی طرف ہو گئے لیکن چونکہ لہروں کا رخ اس طرف نہ تھا اس لئے اب انہیں باقاعدہ قوت سے تیرنا پڑ رہا تھا لیکن اس دھبے کو دیکھ کر ان کے جسموں میں فی الحقیقت ایک انجانی سی قوت بھر گئی تھی۔ انہیں یقین آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب اس بات میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کوئی شک نہ رہا تھا کہ یہ کوئی ٹاپو ہے جس پر گھنے درخت موجود ہیں۔ وہ مسلسل تیرتے رہے اور پھر یہ ٹاپو قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا لیکن ابھی وہ اس ٹاپو کے قریب نہ پہنچے تھے کہ اچانک ٹاپو میں سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے جس طرح گہرے بادلوں میں بجلی کی رو دوڑتی ہے اس طرح سمندر میں نیلے رنگ کی لہر سی دوڑی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھلتے یہ لہر ان سے ٹکرا بھی چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یکلخت ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں سوراخ ہو گئے ہوں۔ اس احساس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں لاشعوری طور پر خود بخود یہ احساس ابھرا کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن موت کی گہری تاریکی میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔

کرنل جوشن ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا ایلفرڈ کا انتظار کر رہا تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ آپ کے مہمان ایکریمیا سے تشریف لائے ہیں مسٹر ایلفرڈ"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ انہیں کمرے تک پہنچاؤ۔ میں ان کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں"..... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن نے اٹھ کر خود دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایلفرڈ گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے موجود تھا جس کے ساتھ ایک سپروائزر تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"آؤ۔ آؤ۔ ایلفرڈ۔ میں تو کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا۔ آؤ"۔ کرنل جوشن نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ راستے میں فیول لینے کی وجہ سے کچھ دیر رکنا پڑا تھا ورنہ شاید میں ایک گھنٹہ پہلے ہی پہنچ جاتا"..... ایلفرڈ نے جواب دیا اور پھر باقاعدہ مصافحہ کر کے دو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کرنل جوشن نے رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو شراب بھجوانے کا آرڈر دے دیا اور پھر ایلفرڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہنری کی طرف سے کوئی تازہ معلومات ملی ہیں"۔ ایلفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایکشن گروپ کے چیف میجر نتاشو کو چار آدمیوں سمیت وہاں صبح سویرے بھجوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر نیچے اتر کر حالات کا جائزہ لیں اور اس کے بعد وہ مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کی صحیح صورت حال بتائیں۔ پھر ہم یہاں سے روانہ ہوں گے"۔ کرنل جوشن نے کہا تو ایلفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہاں حالات وہ نہیں ہیں جو بتائے جا رہے ہیں"..... ایلفرڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا گیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ مانے جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کسی

صورت بھی ہم کسی رسک میں پڑیں"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"چلو اچھا ہوا۔ تم نے یہ اقدام کر لیا ورنہ میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ کیڈو پر ہیلی کاپٹر اتارنے سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے اس کے بعد وہاں ہیلی کاپٹر اتارا جائے۔ میں اس کا پوری طرح انتظام بھی کر آیا تھا"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں بھی بہرحال شک موجود تھا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"پہلے تو نہیں تھا لیکن میری تنظیم میں ایک آدمی ٹونی ہے جو ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں میں ماسٹر مائنڈ کے طور پر کام کر چکا ہے۔ اس نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا"..... ایلفرڈ نے جواب دیا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر شراب کے جام ان دونوں کے سامنے رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔

"ابھی تک تمہارے آدمی کی کال کیوں نہیں آئی۔ کیا وہ کسی ارینج پر گئے ہیں"..... ایلفرڈ نے شراب کا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر گئے ہیں۔ ویسے اب تک تو اس کی کال آجانی چاہئے تھی"..... کرنل جوشن نے کہا اور شراب کا جام اٹھا لیا۔

"تو پھر تم خود اسے کال کر کے معلوم کر لو"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے یہاں کے ریڈ آرمی کے سیکشن میں جانا ہوگا کیونکہ یہ سرکاری کام ہوگا اور میں یہ کام سرکاری سطح پر ہی نمٹانا چاہتا ہوں۔ میں کار منگواتا ہوں"..... کرنل جوشن نے کہا اور پھر اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے شراب کا جام واپس میز پر رکھ کر، رسیور اٹھا کر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ آرمی سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایکشن گروپ کے چیف میجر تناشو کی کوئی کال تو نہیں آئی"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"نو سر"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ کار ہوٹل بھیجو تاکہ میں سیکشن آ سکوں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جوشن نے رسیور رکھ دیا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے ڈولفن کو بے حد نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اسرائیلی حکام تو ان سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ انہوں نے ان کا نام سنتے ہی معاہدہ منسوخ کر دیا ہے"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ جب تم ان کی لاشیں انہیں بھیجو گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ڈولفن کس قدر طاقتور اور بااثر ہے"۔ کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں خود یہاں آیا ہوں"...... ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر آپ کے لئے کار پہنچ چکی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور کرنل جوشن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ ایلفرڈ"...... کرنل جوشن نے رسیور رکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ایلفرڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ آرمی کی کار میں سوار سیکشن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سیکشن میں ان کا استقبال انتہائی شاندار انداز میں کیا گیا۔ سیکشن کا انچارج کیپٹن شابو تو کرنل جوشن کے سامنے بچھا چلا جا رہا تھا۔

"کنٹرول روم میں چلو۔ میں میجر تناشو کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ آئیے سر"...... کیپٹن شابو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر کنٹرول روم میں آ گیا۔ ایلفرڈ اس چھوٹے سے سیکشن کے انتہائی جدید ترین کنٹرول روم کو دیکھ کر بے حد متاثر ہو رہا تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"انتہائی جدید کنٹرول روم ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ عام سا ہو گا۔" ایلفرڈ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ آرمی انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے۔" کرنل جوشن نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... کرنل جوشن نے کنٹرول روم کے انچارج سے کہا تو اس نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر کرنل جوشن کو دے دیا۔ کرنل جوشن نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے چیختی ہوئی آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میجر نتاشو بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے میجر نتاشو کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں نہیں کی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ میں اس وقت واگ جزیرے پر ہوں اور عمران اور اس کے ساتھی ہنزی سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریز ڈیکٹو کی مدد سے انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر نتاشو نے بتایا تو کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڈو میں بے ہوش اور بے حس و حرکت کر دیئے گئے تھے۔ پھر واگ یہ کیسے پہنچ گئے اور تم کہہ رہے ہو کہ ہنزی بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہنزی سے میری بات کراؤ"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لیکن چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنزی بے ہوش پڑا ہوا ہے جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"تو اسے ہوش میں لے آؤ اور میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اوور"...... میجر نتاشو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا مطلب"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ٹونی نے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز کی نقل کر لینے میں انتہائی ماہر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کال میجر نتاشو کی بجائے عمران کر رہا ہو"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میجر نتاشو کی آواز میں پہچانتا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوں "...... کرنل جوشن نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر یہاں کال چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے اور ہمزی کی آواز اس میں فیڈ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں چیک کروں "...... کنٹرول روم کے انچارج نے جو قریب ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کرو چیکنگ "...... کرنل جوشن نے کہا تو کنٹرول روم انچارج تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ نصب مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن ہو گیا۔

"ہیلو سر۔ ہمزی ہوش میں آگیا ہے اس سے بات کر لیں۔ اوور "۔ میجر نتاشو کی آواز سنائی دی۔

"ہمزی تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور "...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ڈاگ بریرے پر ہوں جناب۔ اوور "...... ہمزی کی قدرے بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوش میں آنے کے باوجود اپنے آپ کو ماحول کے ساتھ ذہنی طور پر ایڈجسٹ نہ کر پا رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ تم ڈاگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے تو کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے حس و حرکت ہیں۔ پھر یہ سب کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور "...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر اچانک وہ مشین روم میں گھس آئے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میجر نتاشو اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ اوور "...... ہمزی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بات غلط تھی۔ اگر میں تمہاری بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو نانسنس۔ اوور "۔ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک یہ سب کچھ ہو گیا۔ حالانکہ حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اوور "...... ہمزی نے جواب دیا۔ لیکن اس کا لہجہ رو دینے والا تھا۔

"جناب یہ ہمزی نہیں بول رہا۔ یہ کوئی اور اس کی آواز میں بات کر رہا ہے "...... اسی لمحے کنٹرول روم کے انچارج نے کہا تو کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"میجر نتاشو۔ اوور "...... کرنل جوشن نے اس بار غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور "...... میجر نتاشو کی آواز سنائی دی۔

"تم اور تمہارے ساتھی ہاکاڈو میں کس ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔ اوور "...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اوور "...... میجر نتاشو نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ جلدی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہوٹل لاسکا میں جناب۔ اوور"...... میجر نتاشو نے جواب دیا تو کرنل جوشن کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ سا ہو گیا کیونکہ جواب غلط تھا۔ ہنری اور کرنل جوشن ہوٹل رین بو میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر نتاشو نہیں ہو اور یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں ختم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرنل جوشن۔ اور مجھے ڈیفنس سیکرٹری کی فریکونسی بھی معلوم ہے۔ سمجھے۔ اوور"...... اس بار ٹرانسمیٹر سے عمران کی اپنی آواز سنائی دی۔

"جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب بہرحال تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے اسی طرح غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اوہ۔ بال بال بچے ہیں۔ ورنہ"...... ایلفرڈ نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن جوگم"...... کرنل جوشن نے کنٹرول روم کے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن جوگم جو اب مشین آف کر کے اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا، نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہاں وہ مشین موجود ہے جس سے کسی کال کو فضا میں ہی ختم کیا جا سکتا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرو اور اس پر کال ڈیلیور ہونے سے روکو"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک فریکونسی بتا دی اور کیپٹن جوگم سر ہلاتا ہوا ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"اب کیا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال ہمارے خلاف ہے"...... ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شابو"...... کرنل جوشن نے ایلفرڈ کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سیکشن انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن شابو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میجر نتاشو کون سا ایلی کاپٹر لے گیا ہے۔ ریڈیو کنٹرولڈ یا سادہ"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"ریڈیو کنٹرولڈ جناب۔ انہوں نے خود ہی اسے منتخب کیا تھا جناب"...... سیکشن انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گڈ۔ یہ لوگ یقیناً اب اس پر سوار ہو کر کیڈو جائیں گے یا ہو سکتا ہے کہ پاکاڈو آئیں۔ اب سکرین پر چیک کرو اور سنو۔ اگر یہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

لوگ اس پر سوار ہوں تو اسے فضا میں ہی تباہ کر دو"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"فضا میں تباہ کر دوں" ...... سیکشن انچارج نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یو نانسنس۔ جب میں کہہ رہا ہوں ایسا کرو تو" ...... کرنل جوشن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن جوگم کو کہتا ہوں سر" ...... سیکشن انچارج نے کہا۔ اسی لمحے کنٹرول روم کا انچارج کیپٹن جوگم بھی واپس آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شاہد اسے کچھ کہتا، کرنل جوشن نے خود ہی اسے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"یس سر۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ آپ خود بھی سکرین پر یہ ساری کارروائی دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں اس کا مکمل انتظام ہے سر"۔ کنٹرول روم انچارج نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن جوگم ایک اور بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ بند مشین میں زندگی کی لہریں دوڑنے لگ گئیں۔

"سر یہاں قریب آ جائیں" ...... اس نے کہا تو کرنل جوشن اور ایلفرڈ اٹھ کھڑے ہوئے تو دو آدمیوں نے ان کی کرسیاں اٹھا کر اس مشین کے سامنے رکھ دیں۔

"میں اس ہیلی کاپٹر کو ٹریس کرتا ہوں سر۔ وہ سکرین پر آ جائے گا

سر" ...... کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بٹن دبایا تو مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک جزیرے کا تھوڑا سا حصہ نظر آنے لگا۔ جس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا اور اس میں کچھ لوگ سوار ہو رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں" ...... کرنل جوشن نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ایک سوئس نژاد عورت اور چار پاکیشیائی مرد سوار ہو رہے ہیں جناب" ...... کیپٹن جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن جوگم نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکے سے منظر بدل گیا۔ اب وہاں ہیلی کاپٹر کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران ہے" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ عمران" ...... ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ یہی وہ خبیث روح ہے جس نے پوری دنیا کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اب دیکھنا یہ کس طرح مرتا ہے" ...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"کیپٹن۔ چیک کرو یہ کدھر جاتا ہے" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب سکرین پر ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا پھر جیسے ہی اس کا رخ مڑا کیپٹن جوگم ایک چھوٹی سی سکرین پر جھک گیا۔

"سر اس کا رخ ہاکاذو کی طرف ہے"...... کیپٹن جوگم نے کہا۔

"اوکے۔ اسے تباہ کر دو۔ فضا میں ہی تباہ کر دو۔ اس طرح تباہ کرو کہ ان خبیثوں کے جسم کا ایک ٹکڑا بھی سلامت نہ رہے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ مشین کو آپریٹ کرتا رہا۔ پھر وہ یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"سر۔ میں اسے تباہ کر رہا ہوں"...... کیپٹن جوگم نے کہا۔

"جلدی کرو۔ وقت مت ضائع کرو نانسنس"...... کرنل جوشن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کیسے تباہ کرو گے۔ کیا میزائل فائر کرو گے"...... اچانک کرنل جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ ایسا تو یہاں انتظام نہیں ہے۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر ہے اور ریڈیو کنٹرول ہے۔ میں اچانک ریڈیو کنٹرول کی مدد سے اس کے انجن جام کر دوں گا۔ اس طرح اچانک انجن جام ہو جانے سے اس

کی پٹرول لائن میں آگ لگ جائے گی اور پورا ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور اگر ایک جھٹکے سے کام نہ ہوا تو دوسرے جھٹکے پر یقیناً ہو جائے گا سر"...... کیپٹن جوگم نے مڑ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو۔ اسے بہرحال فضا میں ہی تباہ کر دو۔ ان شیطانوں سمیت"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ نیچے کھلا سمندر تھا اور پھر اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے جانے لگا لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ تو تباہ نہیں ہوا"...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی سر۔ ابھی ہو جاتا ہے سر"...... کیپٹن جوگم نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ لوگ تو ہیلی کاپٹر سے کود رہے ہیں۔ جلدی کرو جلدی"...... اچانک کرنل جوشن نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا کیونکہ سکرین پر اسے ہیلی کاپٹر سے سائے سے نیچے سمندر کی طرف جاتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک اور زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس میں آگ لگ گئی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر آگ کی شکل میں تبدیل ہو کر سمندر میں گرتا چلا گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"وہ سب پہلے ہی کود گئے ہیں کرنل" ...... ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ان شیطانوں کو پہلے ہی نجانے کس طرح صورت حال کا علم ہو جاتا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب یہ زندہ نہیں بچ سکتے۔ بغیر غوطہ خوری کے لباس کے یہ کھلے سمندر میں کب تک زندہ رہ سکیں گے اور دور دور قریب کوئی جزیرہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ان کی ہلاکت بہرحال یقینی ہے" ...... کرنل جوشن نے کہا۔ سکرین اب آف ہو چکی تھی اور کیپٹن جوگم مشین کو آپریٹ کر رہا تھا۔

"سر ان کی ہلاکت واقعی یقینی ہو چکی ہے" ...... سیکشن انچارج نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ارد گرد کوئی ٹاپو یا کوئی جزیرہ تو نہیں ہے" ...... کرنل جوشن نے اچانک چونک کر کیپٹن جوگم سے پوچھا۔

"جناب ایک چھوٹا سا جزیرہ کافی دور موجود ہے۔ اگر لہروں کا رخ اس طرف ہو تو پھر یہ وہاں پہنچ سکتے ہیں" ...... کیپٹن جوگم نے کہا تو کرنل جوشن چونک پڑا۔

"کون سا جزیرہ ہے اور کون وہاں قابض ہے" ...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"سر یہ جزیرہ پاچان نیوی کے قبضے میں ہے۔ اس کا نام تو کرانگو ہے لیکن نیوی کی وجہ سے اسے عام نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے"۔

کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کرانگو۔ وہاں کون انچارج ہے۔ کیا تم میری وہاں بات کرا سکتے ہو" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں کا انچارج نیوی کا کیپٹن متاکو ہے جناب۔ میں ٹرانسمیٹر پر اس سے آپ کی بات کرا دیتا ہوں سر" ...... کیپٹن جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن پاکاڈو سے کیپٹن جوگم کالنگ۔ اوور"۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن متاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن متاکو سیکشن میں اس وقت ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"۔ کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کرنل جوشن اوہ۔ یس۔ اوور" ...... کیپٹن متاکو نے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن جوگم نے ٹرانسمیٹر کرنل جوشن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"یس سر۔ میں یوی کیپٹن متاکو بول رہا ہوں سر۔ جزیرہ کرانگو سے۔ حکم سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن متاکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ جو کیڈو جزیرہ تباہ کرنے کے مشن پر تھے وہ واگ جزیرے سے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے ہاکاڈو آ رہے تھے کہ میں نے یہاں سے وہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کرا دیا لیکن یہ لوگ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور یقیناً یہ لوگ تمہارے جزیرے کرانگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے لو۔ کیا یہ کام تم کر سکتے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں لانچوں پر مسلح افراد بھیج دیتا ہوں جو ان کا سمندر میں ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر کے لانچوں پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جزیرے کے قریب پہنچیں تو جزیرے سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک کر دو اور پھر ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو میں ان پر بلیو لائن بھی فائر کر سکتا ہوں جو جزیرے سے دو سو میٹر دور تک کام کر سکتی ہے۔ اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جائے گا۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں یہاں ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سٹیشن میں موجود ہوں۔ جب تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ لازماً ہلاک ہو جائیں گے"..... کرنل جوشن نے کہا تو ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیپٹن جوگم۔ جب کال آئے تو تم ٹرانسمیٹر ہمارے پاس لے آنا ہم اس وقت تک شراب پئیں گے"...... کرنل جوشن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے جواب دیا اور کرنل جوشن کے اٹھتے ہی ایلفرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ایلفرڈ۔ خاصی ٹینشن پیدا ہو گئی ہے اس لئے شراب کے ایک دو جام لے لیں"...... کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جزیرہ کرانگو پر بنے ہوئے لکڑی کے بڑے سے کیبن میں باچان یوی کا کیپٹن متاکو ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا سامنے رکھے ہوئے ایک نقشے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سائیڈ پر ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ چونکہ اس جزیرے پر باچان یوی کا چیکنگ اڈا تھا اس لئے یہاں باقاعدہ ایک کنٹرول روم بھی بنایا گیا تھا جس میں انتہائی جدید ترین چیکنگ کرنے والے دفاعی اور جارحانہ آلات موجود تھے جبکہ یہ کیبن جس میں کیپٹن متاکو موجود تھا۔ ایک لحاظ سے کیپٹن متاکو کا آفس تھا۔ اس جزیرے پر رابطے ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی ہوتے تھے۔ جزیرے پر کیپٹن متاکو کے علاوہ بیس افراد مزید تھے جن میں سے دو کنٹرول کیبن کے انچارج تھے اور باقی چیکنگ اور لانچ آپریٹر تھے۔ کیپٹن متاکو نقشے کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور کیپٹن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

مقاکو نے چونک کر سر اٹھایا۔

"سر۔ ایک عجیب بات چیک ہوئی ہے"..... آنے والے نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ساجو۔ کیسی بات"..... کیپٹن مقاکو نے چونک کر پوچھا۔

"سر یہاں سے تقریباً چھ سات بحری میل دور فضا میں ایک گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور اس کا ملبہ سمندر میں گرتا دکھائی دیا ہے"..... آنے والے نے کہا تو کیپٹن مقاکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہیلی کاپٹر۔ کس کا ہیلی کاپٹر"..... کیپٹن مقاکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہیلی کاپٹر ریڈ آرمی کا تھا۔ یہ پہلے پاکاڑو سے واگ گیا تھا اور اب واگ سے اڑ کر واپس پاکاڑو کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک فضا میں اسے آگ لگی اور پھٹ کر سمندر میں گر گیا"..... ساجو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم لانچیں بھیجو شاید کوئی بچ گیا ہو"..... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"نہیں سر۔ جس حالت میں یہ تباہ ہوا ہے اس حالت میں اس کے اندر موجود افراد کے بچنے کا ایک فیصد سکوپ بھی نہیں ہے بلکہ ان کے جسموں کے لازماً ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں گے اس لئے کسی لانچ کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر انچارج کو اس کی اطلاع دے دیں"..... ساجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے وہ تو دینی پڑے گی"..... کیپٹن مقاکو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کی فلم محفوظ کر لی ہے۔ شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر ڈیمانڈ کرے"..... ساجو نے کہا اور کیپٹن مقاکو نے اثبات میں سر ہلایا تو ساجو سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر کیسے تباہ ہو گیا اور واگ جزیرے پر وہ کیا کرنے گیا تھا۔ وہ جزیرہ تو بے آباد ہے"..... کیپٹن مقاکو نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی جو کال آنے کی نشانی تھی تو کیپٹن مقاکو نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن پاکاڑو سے کیپٹن جوگم کالنگ۔ اوور" ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور کیپٹن مقاکو نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اس کال کی وجہ سمجھتا ہو۔ ظاہر ہے ابھی ساجو نے اسے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر کی فضا میں تباہ ہونے کی خبر سنائی تھی اور اس وقت ریڈ آرمی سیکشن کی طرف سے کال آنے کی ظاہر ہے یہی وجہ ہو سکتی ہے لیکن چونکہ ڈیوی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے انہیں خصوصی احکامات دیئے گئے تھے کہ وہ کسی دوسرے شعبے کے معاملات میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

مداخلت نہ کیا کریں اور نہ ہی انہیں یہ بتایا جائے کہ وہ دوسرے جزیروں کی چیکنگ بھی کرتے ہیں اس لئے کیپٹن متاکو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے طور پر ریڈ آرمی کے اس واقعہ سے لاعلمی ہی ظاہر کرے گا۔

"یس۔ کیپٹن متاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن متاکو۔ ہیڈ کوارٹر میں اس وقت ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل جوشن۔ اوہ۔ یس۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ بات واقعی اس کے تصور میں نہ تھی کہ باکاڑو کے ہیڈ کوارٹر میں کرنل جوشن خود موجود ہو گا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی ہوئی مگر تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں نیوی کیپٹن متاکو بول رہا ہوں سر۔ جزیرہ کرانگو سے۔ حکم سر۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن متاکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ جو کیڈو جزیرہ تباہ کرنے کے مشن پر تھے وہ لوگ جزیرے سے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے باکاڑو آ رہے تھے کہ

میں نے یہاں سے وہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کرا دیا لیکن یہ لوگ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور یقیناً یہ لوگ تمہارے جزیرے کرانگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے لو۔ کیا یہ کام تم کر سکتے ہو۔ اوور"..... کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن متاکو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ہیلی کاپٹر میں غیر ملکی ایجنٹ سوار تھے اور ہیلی کاپٹر ریڈ آرمی نے خود ہی تباہ کیا ہو گا لیکن ظاہر ہے اس سے بات کرنے والا کرنل جوشن تھا اس لئے اس کی بات پر یقین نہ کرنے کا کوئی جواز نہ تھا اور ریڈ آرمی کے چیف کے حکم کی تعمیل بھی اس پر فرض تھی۔

"یس سر۔ میں لانچوں پر مسلح آدمی بھیج دیتا ہوں جو ان کا سمندر میں ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر کے لانچوں پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ اور کیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہہ سکتا تھا۔

"تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جزیرے کے قریب پہنچیں تو جزیرے سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک کر دو اور پھر ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو پھر میں ان پر بلیو لائن بھی فائر کر سکتا ہوں جو یہاں سے دو سو میٹر دور تک کام کر سکتی ہے اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جائے گا۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں یہاں باہاڈو کے ریڈار سٹیشن میں موجود ہوں۔ جب تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"... کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن متاکو نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر میز کی

سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ ساہو اسٹینڈنگ فرام چیکنگ سنٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ساہو کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن متاکو بول رہا ہوں ساہو۔ کیا تم نے تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر سے کچھ افراد کو سمندر میں کودتے ہوئے دیکھا تھا"۔ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"نہیں جناب۔ کیوں"...... ساہو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حالانکہ ایسا ہوا ہے"...... کیپٹن متاکو نے کہا۔

"وہ کیسے جناب۔ آپ کیسے اس قدر یقین سے کہہ رہے ہیں۔ کیا کوئی اطلاع آئی ہے"...... کیپٹن ساہو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"۔ کیپٹن متاکو نے کہا اور پھر اس نے کرنل جوشن کی کال آنے اور اس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو پھر میں بلیو لائن ایڈجسٹ کرا دوں"۔ ساہو نے کہا۔

"ہاں کرا دو۔ میں اس دوران اپنے سٹیشن ہیڈ کوارٹر انچارج سے بات کر لوں"۔ کیپٹن متاکو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن متاکو فرام کرانگو کالنگ۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور" چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"سیکشن چیف سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور۔" کیپٹن متاکو نے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سیکشن چیف اٹنڈنگ یو کیپٹن۔ اوور" .. چند لمحوں بعد سیکشن چیف کی مخصوص آواز سنائی دی اور جواب میں کیپٹن متاکو نے ساجو کی رپورٹ سے لے کر کرنل جوشن کی کال آنے اور اس کی ہدایات کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا کرنل جوشن نے یہی کہا تھا۔ اوور" سیکشن چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور" کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"لیکن پاکیشیا تو جاپان کا انتہائی دوست ملک ہے۔ اس کے ایجنٹ کیسے جاپان کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ اوور" سیکشن چیف نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ کرنل جوشن ہاکاڈو میں موجود ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں۔ اوور" کیپٹن متاکو نے کہا۔

"سنو۔ تم ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش کر کے جزیرے پر لے آؤ اور مجھے اطلاع دو۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر خود جزیرے پر آؤں گا۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ کیا کیا جائے اور کیا نہیں۔ اوور" سیکشن چیف نے کہا۔

"لیکن اگر اس دوران کرنل جوشن کی کال آ گئی سر تو اسے کیا جواب دیا جائے۔ اوور"...... کیپٹن متاکو نے کہا۔

"تم نے اسے یہی جواب دینا ہے کہ ابھی تک کوئی آدمی یا کوئی لاش جزیرے کی طرف نہیں آئی۔ سمجھے۔ مجھے یہ سارا معاملہ انتہائی مشکوک لگ رہا ہے اس لئے میں کرنل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... سیکشن چیف نے کہا۔

"یس سر۔ اوور" کیپٹن متاکو نے کہا۔

"اور سنو۔ خود انہیں نہ چھیڑنا۔ اگر یہ لوگ تمہارے جزیرے کے قریب آئیں تب کارروائی کرنا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ ہمارے کسی سنٹر کو نقصان پہنچائیں۔ اوور" سیکشن چیف نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ اوور"۔ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیپٹن متاکو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھا اور ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"ساجو بول رہا ہوں"...... کیپٹن متاکو کے بٹن پریس کرتے ہی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دوسری طرف سے ساجو کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی نظر آیا سکرین پر"۔ کیپٹن متاکو نے پوچھا۔

"یس کیپٹن۔ واقعی سمندر میں کچھ افراد تیرتے نظر آ رہے ہیں اور ان کا رخ کرانگو کی طرف ہی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... ساجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن نے بتایا تھا کہ یہ چھ افراد ہیں جن میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ بہرحال سیکشن چیف نے اس سلسلے میں نئے احکامات دیئے ہیں"...... کیپٹن متاکو نے کہا۔

"کون سے احکامات"...... ساجو نے چونک کر پوچھا تو کیپٹن متاکو نے اسے سیکشن چیف کے احکامات کے بارے میں بتا دیا۔

"تو پھر ہمیں بلیو لائن کو زیرو پر رکھنا ہو گا ورنہ تو وہ لازماً ہلاک ہو جائیں گے"...... ساجو نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر کے کرانگو پر لانا ہے۔ پھر سیکشن چیف خود یہاں آ کر ان سے پوچھ گچھ کریں گے"...... کیپٹن متاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظام کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے ساجو نے جواب دیا تو کیپٹن متاکو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں انتہائی درد کی شدید لہروں کا بھی احساس ہونے لگا اور شاید درد کی انہی تیز لہروں کی وجہ سے اس کا سویا ہوا ذہن زیادہ تیزی سے ہوشیار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے بے ہوش ہونے سے پہلے کے حالات کسی فلمی سین کی طرح یاد آ گئے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت تیرتا ہوا جزیرے کے قریب پہنچا تو اچانک جزیرے سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا تھا اور پھر گھرے تاریک بادلوں میں ابھرنے والی بجلی کی لہر کی طرح پانی میں نیلے رنگ کی لہر سی دوڑتی ہوئی نظر آئی اور پلک جھپکنے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرا گئی تھی اور پھر عمران کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں لاکھوں سوراخ ہو گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سارے منظر کے یاد آتے ہی عمران نے تیزی سے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا جسم رسی کی مدد سے ایک درخت کے تنے کے ساتھ بندھا ہوا ہے اور وہ اس تنے کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا ہے اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو بے اختیار اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح درختوں کے تنوں سے رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی اس سے تیسرے نمبر پر موجود صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر باچان نیوی کی یونیفارم تھی جبکہ ایک سائیڈ پر کھلے حصے میں اسے ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا جس پر باچان نیوی کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔

"تو ہم باچان نیوی کے قبضے میں ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ زندہ بچ گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے بائیں طرف بندھے ہوئے کیپٹن شکیل کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے گردن موڑی تو کیپٹن شکیل کا ڈھلکا ہوا جسم حرکت میں آ رہا تھا حالانکہ وہ عمران سے پہلے نمبر تھا اس لئے ظاہر ہے اسے عمران سے پہلے انجکشن لگایا گیا ہو گا لیکن عمران شاید اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے اس سے پہلے ہوش میں آ گیا تھا۔

"یہ یہ ہم کہاں ہیں۔ اوہ۔ اوہ"...... اسی لمحے کیپٹن شکیل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اس جزیرے پر ہیں جہاں سے ہمیں ہٹ کیا گیا تھا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے وہ آدمی جو انجکشن لگا رہا تھا مڑ کر عمران کی طرف آنے لگا۔

"مسٹر۔ ہم کس جزیرے پر ہیں۔ کیا تم بتاؤ گے"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کرانگو جزیرے پر ہو۔ جو باچان نیوی کا چیکنگ سٹیشن ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور عمران نے انہیں بتایا کہ وہ نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ اس وقت جزیرہ کرانگو پر موجود ہیں جو باچان نیوی کے قبضے میں ہے۔

"کرنل جوشن نے یقیناً ہمارے بارے میں انہیں الرٹ کر دیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو اور وہ ہمیں مردہ سمجھ کر خوشیاں منا رہے ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اس طرف سے جدھر وہ آدمی گیا تھا قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف کو متوجہ ہو گئے البتہ عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو باہر نکال کر رسی کاٹنے کا عمل شروع کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی ہنگامی صورت

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

حال پیدا ہو جائے تو اس سے نمٹا جا سکے۔ چند لمحوں بعد چار باچانی درختوں کے درمیان سے گزر کر ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں سے جو سب سے آگے تھا اس کے جسم پر نیوی کمانڈر کی یونیفارم تھی جبکہ اس کے پیچھے والا نیوی کیپٹن تھا اور باقی دو عام نیوی کے سپاہی تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔ نیوی کمانڈر اور کیپٹن ان کے سامنے جبکہ دونوں مسلح افراد ان کے عقب میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"تم پاکیشیائی ہو"...... اسی کمانڈر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمارے چہروں پر قومیت کا بورڈ لگا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا تو کمانڈر اور کیپٹن دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن یہ لڑکی تو سوئس نژاد ہے"...... کمانڈر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"کس نے بتایا ہے آپ کو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن نے" کمانڈر نے ایک بار پھر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن نے تو یقیناً ہمارے حلیے بھی بتا دیئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ سنو۔ کرنل جوشن ریڈ آرمی کا چیف ہے اور اس کے احکامات کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔ انہوں نے تو یہی حکم دیا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے اور تمہاری لاشیں یہاں جزیرے پر لا کر انہیں اطلاع دی جائے لیکن یہاں کے انچارج کیپٹن متاکو نے مجھے اطلاع دی۔ میں نیوی سیکشن ہاکازو کا انچارج ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے تو میں نے کیپٹن متاکو کو حکم دے دیا کہ تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کیا جائے تاکہ میں تم سے خود پوچھ گچھ کر کے اصل حالات معلوم کر سکوں کیونکہ میرے نزدیک پاکیشیا باچان کا انتہائی گہرا دوست ہے اور پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ باچان کے کسی سرکاری ادارے کے خلاف مشن پر کام نہیں کر سکتے اس لئے میں اصل حقائق جاننا چاہتا ہوں ورنہ بلیو لائن جس سے تمہیں بے ہوش کیا گیا ہے اگر اس کی طاقت بڑھا دی جاتی تو تم ایک جھٹکے سے لاشوں میں تبدیل ہو جاتے اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ مجھے بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں کرنل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے بات کروں گا اور پھر ان کے احکامات کے بعد میں تمہارے بارے میں فیصلہ کروں گا ورنہ دوسری صورت میں میرے حکم پر تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا اور تمہاری لاشیں کرنل جوشن کے حوالے کر دی جائیں گی"۔ کمانڈر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میری بات ڈیفنس سیکرٹری سے کرا سکتے ہو" عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کمانڈر بے اختیار اچھل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ڈیفنس سیکرٹری سے۔ نہیں۔ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو۔ تم کس طرح واگ پہنچے اور تم نے ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر کیسے قبضہ میں کر لیا اور تمہارا یہاں مشن کیا ہے"..... کمانڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن اس وقت کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"کرنل جوشن باکاڈو میں ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ کیوں"..... کمانڈر نے کہا۔

"کیا اسے معلوم ہے کہ تم نے ہمیں زندہ پکڑا ہے".. عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی تک اسے کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ اس کی طرف سے کوئی کال آئی ہے البتہ کسی بھی لمحے آ سکتی ہے۔ اس لئے تم اصل حالات بتا دو"..... کمانڈر نے کہا۔

"ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سے ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک اور سرکاری ایجنسی سے ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا مشن باپان کے خلاف نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن کے خلاف ہے لیکن کرنل جوشن کی دوستی ڈولفن کے چیف ایلفرڈ سے ہے اور وہ ایلفرڈ کی وجہ سے ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت یہ ایلفرڈ بھی باکاڈو میں موجود ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کرنل جوشن کے ساتھ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو۔ کیا تم کسی طرح معلوم کر سکتے ہو کہ یہ ایلفرڈ واقعی وہاں موجود ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کرنل جوشن کا کبھی کسی مجرم تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ میں تو کیا پورے باپان میں کوئی آدمی بھی تمہاری اس بات کو کسی صورت بھی تسلیم نہیں کرے گا۔ کرنل جوشن کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو اور یہ بھی سن لو کہ میں بار بار اپنی بات کو دوہرانے کا بھی عادی نہیں ہوں"..... کمانڈر نے تیز اور خاصے تلخ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم میری بات باپان کے ڈیفنس سیکرٹری سے کرا دو۔ یہاں ٹرانسمیٹر موجود ہو گا اور اگر ان کی مخصوص فریکونسی تمہیں معلوم نہ ہو تو وہ بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں اور یقین کرو کہ میرا نام سنتے ہی وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور مجھے وہ بہرحال تم سے بہتر طور پر جانتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا اور کوئی بات کرو"۔ کمانڈر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کرنل جوشن کے پاس بھجوا دو ہم خود ہی اس سے بات کر لیں گے"..... عمران نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"نہیں۔ وہاں تمہاری لاشیں تو بھجوائی جا سکتی ہیں۔ زندہ نہیں کیونکہ کرنل جوشن انتہائی بااختیار آفیسر ہے اور اس کی حکم عدولی میرے لئے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے"..... کمانڈر نے اس بار بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ تم میری بات کا یقین نہیں کر رہے۔ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی میری بات نہیں کرا رہے اور کرنل جوشن کے پاس بھی ہمیں نہیں بھجوا رہے تو تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو"..... کمانڈر نے کہا۔

"جو کچھ سچ تھا وہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اس دوران رسیوں کو اس حد تک کاٹ لیا تھا کہ اب صرف معمولی سے جھٹکے سے وہ انہیں توڑ سکتا تھا اور رسیاں جس انداز میں بندھی ہوئی تھیں وہ ٹوٹتے ہی نیچے گر جاتیں اور عمران ایکشن کے لئے تیار ہو جاتا اور اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ ٹائیگر نے بھی یقیناً رسیاں کاٹ لی ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باقی ساتھیوں نے انہیں کھول لیا ہو گا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ باجان نیوی کے آدمیوں کو ہلاک کرے لیکن یہ کمانڈر کسی راہ پر ہی نہیں آ رہا تھا۔

"اوکے۔ پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"..... کمانڈر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اچانک

دور سے ایک آدمی بھاگتا ہوا آتا دکھائی دیا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا جس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ٹرانسمیٹر کال ہے جناب"..... اس آدمی نے قریب آ کر کمانڈر سے کہا۔

"سنو کیپٹن اور اگر کرنل جوشن ہو تو اسے بتاؤ کہ اس کی مطلوبہ لاشیں اسے بھجوائی جا رہی ہیں"..... کمانڈر نے کیپٹن متاکو سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے معنی خیز نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"آپ کے بارے میں بتانا ہے سر"..... کیپٹن متاکو نے ٹرانسمیٹر اس آدمی سے لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں"..... کمانڈر نے کہا اور کیپٹن متاکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن جوگم کالنگ۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن متاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے کہا۔

"کرنل جوشن صاحب سے بات کریں۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کرائیں بات۔ اوور"..... کیپٹن متاکو نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہیلو کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اتنی دیر کیوں لگائی گئی ہے کال رسیور کرنے میں۔ اوور"...... کرنل جوشن کے لہجے میں غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سر۔ سمندر میں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں نکالی جا رہی تھیں اس لئے ہم سب وہاں مصروف تھے۔ اب میں کنٹرول کیبن میں آیا ہوں تو آپ کی کال اٹنڈ کی ہے۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ مارے گئے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ وہ جزیرے کے قریب آئے تو ہم نے ان پر بلیو لائن فائر کی لیکن بلیو لائن کی فائرنگ کے باوجود وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ صرف بے ہوش ہو گئے۔ ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر ان پر گولیاں برسا کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور"۔ کیپٹن مقاکو نے کمانڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کمانڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کتنے افراد ہیں۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"ایک سوئس نژاد عورت ہے اور پانچ پاکیشیائی مرد ہیں جناب۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری مجھ سے پہلے ٹرانسمیٹر پر کیا بات ہوئی تھی۔ وہ بات مختصر طور پر دوہراؤ۔ اوور"...... اچانک کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل جوشن کیوں یہ بات پوچھ رہا ہے۔ اسے یقیناً یہ شک گزرا ہوگا کہ کہیں کیپٹن مقاکو کی آواز میں عمران تو اس سے بات نہیں کر رہا لیکن کرنل جوشن کی بات سن کر کیپٹن مقاکو اور کمانڈر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے انہیں کرنل جوشن کی یہ بات سمجھ نہ آ سکتی تھی۔

"کیا مطلب ہے سر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ اوور"۔ کیپٹن مقاکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں میں سے ایک دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ اصل اور نقل کو پہچانا نہیں جا سکتا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"میں اصل کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ سمجھے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن مقاکو نے گفتگو دوہرانا شروع کر دی۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم اصل ہو۔ کیا تمہارے پاس ایلی کاپٹر ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں اپنے ایلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ان ایجنٹوں کی لاشیں اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... کیپٹن متاکو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن متاکو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سر اب انہیں گولی مار دی جائے"...... کیپٹن متاکو نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ساتھ کھڑے ہوئے کمانڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب مجبوری ہے لیکن پہلے میرے ساتھ آؤ میں تمہیں خصوصی ہدایات دینا چاہتا ہوں"...... کمانڈر نے کہا اور تیزی سے واپس اس طرف کو مڑ گیا جدھر سے وہ آیا تھا اس کے پیچھے کیپٹن متاکو بھی چل پڑا جبکہ دونوں مشین گنوں سے مسلح سپاہی وہیں کھڑے رہ گئے۔ وہ اب بڑی رحم بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہاں تم سمیت کتنے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بیس بائیس ہیں۔ کیوں"...... ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کی کیا پوزیشن ہے۔ ہم نے فوری ایکشن میں آنا ہے"۔ عمران نے اس سپاہی کے کیوں کا جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے رسیاں کاٹ لی ہیں باس"...... سب سے آخر میں کھڑے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ہم بھی رسیاں کھول لیں گے"...... باقی ساتھیوں نے کہا۔

"یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو اور کیوں"...... ایک سپاہی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم ایک دوسرے سے اس کی آخری خواہش پوچھ رہے ہیں۔ تم بھی چاہو تو اپنی آخری خواہش بتا سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور دونوں سپاہی بے اختیار اس کی طرف کو مڑے ہی تھے کہ عمران نے رسیوں کو جھٹکا دیا اور اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹ کر نیچے اس کے قدموں میں جا گریں۔ چونکہ اس عمل سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی اور ویسے بھی ہیلی کاپٹر اب ان درختوں کے اوپر سے گزر رہا تھا جن کے نیچے یہ لوگ موجود تھے اس لئے سپاہیوں کو یہ پتہ ہی نہیں چل سکا اور ان کی نظریں عام انسان کی نفسیاتی کمزوری کے مطابق سر پر سے گزرنے والے ہیلی کاپٹر پر ہی جمی ہوئی تھیں کہ عمران نے یکلخت تیزی سے دوڑ کر ان دونوں پر حملہ کر دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی اور دونوں کو اس انداز میں دھکا دیا کہ وہ دونوں بے اختیار چیختے ہوئے نیچے جا گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے یا سنبھلتے ٹائیگر بھی دوڑ کر ان کے پاس پہنچا اور اس نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دوسرے سپاہی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی مشین گن جھپٹ لی۔ عمران نے گن جھپٹتے ہی اسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک اٹھتے ہوئے سپاہی کے سر پر گن کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اچھل کر دوسرے اٹھتے ہوئے سپاہی کے جسم پر بھرپور انداز میں لات ماری اور وہ جیسے ہی نیچے گرا ٹائیگر نے گن کو نال سے پکڑ کر اس کے سر پر دستہ پوری قوت سے مار دیا۔ عمران ضرب لگاتے ہی تیزی سے اس طرف کو مڑا جدھر کمانڈر اور کیپٹن متاکو گئے تھے لیکن کیپٹن متاکو جب اسے آتا دکھائی نہ دیا تو عمران دوبارہ ادھر آ گیا۔ اسی لمحے ایک ایک کرکے باقی ساتھی بھی رسیاں توڑ کر اپنے آپ کو آزاد کر چکے تھے۔

"درختوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو جاؤ جدھر یہ لوگ گئے ہیں اور اسلحہ حاصل کرو۔ کوشش کرنا کہ حتی الوسع اس وقت تک فائرنگ نہ ہو جب تک سب ساتھیوں کے پاس اسلحہ نہ آ جائے۔ میں دائیں طرف سے چکر کاٹ کر جاؤں گا اور ٹائیگر بائیں طرف سے"۔ عمران نے جلدی جلدی کہا اور پھر وہ گن لے کر دائیں طرف درختوں میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا ہو گا کہ اچانک اسے بائیں طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے ہوئی ہے اور وہ جانتا تھا کہ ٹائیگر اس کی

ہدایت کے باوجود تمام حالات میں بھی کبھی فائرنگ نہیں کر سکتا اور ظاہر ہے کہ جزیرے پر موجود جاپان نیوی کے تمام افراد ہوشیار ہو جائیں گے اس لئے وہ خود بھی محتاط ہو گیا تھا لیکن اس نے اپنے قدم آہستہ نہ کئے اور پھر وہ جیسے ہی تھوڑا سا آگے گیا اسے ایک سائیڈ پر درختوں کے جھنڈ میں ایک کیبن نظر آنے لگ گیا۔ وہ تیزی سے اس درخت کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے کیبن کے دروازے سے مسلح جاپانیوں کو تیزی سے نکل کر بائیں طرف دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ اس وقت تک وہاں رکا جب تک کہ کیبن سے سپاہی نکلتے رہے جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر گھوم کر وہ اس کیبن کی عقبی طرف چلا گیا۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو دشمن فوجیں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرا گئی ہوں۔ عقبی طرف کا چکر کاٹ کر عمران ایک بار پھر سامنے کی طرف آیا۔ اب ادھر کوئی نہ تھا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اندر گیا تو اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکل گئی کیونکہ یہ کیبن باقاعدہ اسلحہ خانہ تھا یہاں نہ صرف جدید مشین گنیں، اس کے میگزین موجود تھے بلکہ پانی میں کام کرنے والے ہر قسم کے میزائل اور دوسرا اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور پھر عقبی طرف جا کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دور سے فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ عمران پیچھے ہٹ کر کھڑا رہا اور پھر اس نے بھی مشین گن کا رخ کر دی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے اس کیبن کی عقبی دیوار کی طرف کر کے فائر کھول دیا اور گولیاں جیسے ہی عقبی دیوار سے ٹکرا کر اندر غائب ہوئیں چند لمحوں بعد خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جس طرف خوفناک زلزلے کی وجہ سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں اس طرح کی آوازیں سنائی دیں تو عمران تیزی سے مڑ کر بے تحاشہ ساحل کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایسا خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا کہ دوڑتا ہوا عمران بے اختیار اچھل کر زمین پر اوندھے منہ جا گرا۔ دھماکے اب تسلسل سے ہونے لگ گئے تھے کہ جیسے توپوں سے مسلسل فائرنگ کی جا رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد جب دھماکے قدرے آہستہ ہوئے تو عمران تیزی سے اٹھا اور پھر وہ قریب ہی ایک گھنے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کیپٹن متاکو اور اس کے ساتھی ان دھماکوں سے بہرحال یہ سمجھ لیں گے کہ ان کا اسلحہ خانہ تباہ کر دیا گیا ہے اس طرح ان کی توجہ یہ سوچ کر بٹ جائے گی کہ اس طرف بھی عمران کے ساتھی موجود ہیں اور جس طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی یہ اس کی قطعی مخالف سمت تھی اس لئے لامحالہ وہ فوجی تربیت کی وجہ سے سمجھیں گے کہ انہیں دونوں طرف سے گھیرا جا رہا ہے اس لئے وہ جنگی حکمت عملی کے تحت پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ دونوں سائیڈوں کو کور کر سکیں اور یہی عمران کا مقصد تھا۔ دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں اس لئے عمران یہی سمجھا تھا کہ کیپٹن

متاکو اور اس کے ساتھی لامحالہ فائرنگ بند کر کے پیچھے ہٹ رہے ہوں گے۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"..... اچانک دور سے صفدر کی تیز آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا بات ہے صفدر"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اوپر سے درخت کی نچلی موٹی شاخ پر کود گیا کہ اگر اس کی آواز سن کر اس پر فائر کھولا جائے تو فائرنگ کرنے والے کا نشانہ خطا ہو جائے۔

"عمران صاحب۔ سب جاپانی ختم ہو چکے ہیں"..... اس بار صفدر کی قدرے قریب سے آواز سنائی دی تو عمران نے درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

"یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے درخت کے تنے کی اوٹ لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے ایک درخت کی اوٹ سے صفدر کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا تو عمران بھی درخت کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ دھماکے آپ نے کئے ہیں"۔ صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کا اسلحے سے بھرا ہوا کیبن تباہ کیا ہے لیکن اتنی جلدی یہ سب کیسے ختم ہو گئے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی طرف سے فائرنگ ہوتے ہی ہم پھیل کر آگے بڑھے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اور پھر ہم نے چار مسلح آدمیوں کو دوڑ کر اس طرف جاتے دیکھا جس طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ وہ ہمارے قریب سے گزر رہے تھے۔ ان میں کیپٹن متاکو بھی تھا۔ ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا اور پھر ان سے اسلحہ چھین کر ان پر فائر کھول دیا۔ اس دوران ٹائیگر بھی دوڑتا ہوا آ گیا اور پھر ہمیں اس طرف سے جدھر آپ تھے بہت سے افراد کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن وہ ہم سے کچھ فاصلے پر دوڑتے ہوئے شمالی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہم ان کے پیچھے گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑے کیبن کے سامنے بارہ مسلح افراد موجود تھے اور وہ سب اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ جیسے انہیں کسی کی بے چینی سے تلاش ہو۔ شاید وہ کیپٹن متاکو کو تلاش کر رہے تھے کہ ہم نے ان پر چھپ کر فائر کھول دیا۔ ان میں سے چند نے پوزیشن لے کر فائر کھولا لیکن اسی لمحے آپ کی سائیڈ سے خوفناک دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تو وہ لوگ بے تحاشہ انداز میں دوڑ کر ساحل کی طرف جانے لگے۔ ہم نے ان کا تعاقب کیا اور پھر ان سب کو مار گرایا جبکہ ٹائیگر، تنویر اور جولیا نے علیحدہ علیحدہ چھپ کر باقی جزیرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ دھماکے آپ کی طرف سے ہوئے ہیں اس لئے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کو وہیں چھوڑ کر میں آپ کی طرف آ گیا اور کسی طرف سے بھی مزاحمت نہ ہوئی تھی اس سے میں سمجھ گیا کہ جزیرے پر اتنے ہی افراد موجود تھے"..... صفدر نے قریب آ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر کیبن تھا۔ جب عمران اور صفدر وہاں پہنچے تو وہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

"پورے جزیرے میں ہمارے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے"..... تنویر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ کہیں اچانک ہم پر فائرنگ نہ شروع ہو جائے"..... عمران نے تیز نظروں سے اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"..... اس بار جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں غوطہ خوری کے لباس موجود ہوں گے وہ اٹھاؤ اور انہیں پہن کر پانی میں کود جاؤ۔ صرف میں اکیلا یہاں رہوں گا کیونکہ کرنل ہوشن آئیلی کا بیڑا اتارنے سے پہلے لامحالہ کیپٹن متاکو سے بات کرے گا اور صرف میں ہی اسے کیپٹن متاکو کی آواز میں جواب دے سکتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اگر اس نے یہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تب"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں پانی میں بھیج رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ بارڈر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ جلدی کرو"..... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے ساتھی تیزی سے کیبنوں کی طرف دوڑ پڑے جبکہ جولیا وہاں کھڑی رہی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اگر انہوں نے یہاں میزائل فائر کر دیئے تو تمہاری جان کو خطرہ لاحق ہو جائے گا اس لئے تم ٹرانسمیٹر اٹھا کر ہمارے ساتھ چلو"۔ جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے خلوص کا شکریہ۔ تم فکر نہ کرو ایسا نہیں ہو گا۔ وہاں پانی میں ٹرانسمیٹر صحیح کام نہیں کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی واپس آ گئے اور پھر انہوں نے ایک لباس عمران کی طرف اور دوسرا جولیا کی طرف بڑھا دیا اور پھر خود وہ اپنے پہلے والے لباس کے اوپر غوطہ خوری کا لباس پہننے میں معروف ہو گئے جبکہ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جس پر کیپٹن مقا کو نے کرنل جوشن کی کال رسیو کی تھی۔

"تم بھی غوطہ خوری کا لباس پہن لو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک آدمی نے اچانک درخت پر سے مجھ پر فائر کھول دیا تھا اس لئے مجھے مجبوراً فائرنگ کرنا پڑی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب چھوڑو اسے۔ اب اس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ یہ تو ان لوگوں کی بدقسمتی تھی کہ یہ آسانی سے تم لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ورنہ یہ تربیت یافتہ فوجی تھے اگر یہ ذرا بھی سنبھل جاتے تو تم میں سے چند کی موت یقینی ہو جاتی اس لئے میں نے سختی سے فائرنگ سے منع کیا تھا۔ بہرحال اب یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے"۔

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور پھر غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا جبکہ ٹائیگر لباس اٹھائے ایک سائیڈ پر چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی دھڑا دھڑ اپنے لباس پہننے میں معروف تھے۔ ابھی عمران نے لباس پہنا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا شروع ہو گئی اور عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"جھاڑیوں کی اوٹ لے کر باکاڈو کی مخالف سمت میں جا کر پانی میں کود جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سارے ساتھی تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جو باکاڈو سے مخالف سمت میں تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن مقا کو اٹنڈنگ۔ اوور"...... عمران نے کیپٹن مقا کو کے لہجے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن مقا کو۔ کیا پوزیشن ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"وہ تو کافی دیر پہلے ہلاک ہو چکے ہیں جناب۔ میں نے آپ کو بتایا تھا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اور میرے درمیان آخری بات کیا ہوئی تھی۔ وہ بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل جوشن نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا آپ پھر یقین کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ اوور"..... کرنل جوشن نے کہا تو عمران نے آخری بات بتا دی۔ ظاہر ہے وہ اس کے سامنے ہوئی تھی اسی لئے اسے یاد تھی۔

"اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارے اس جزیرے پر تم سمیت کتنے آدمی موجود ہیں اور یہاں اسلحے کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں جناب۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ اوور"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب مجھ سمیت بائیس افراد یہاں موجود ہیں اور بیشتر اسلحہ ہمارے پاس پانی میں استعمال ہونے والا ہے کیونکہ ہمارا کام ہی پانی کے ساتھ ہے۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کرنل جوشن اب اس جزیرے کو بھی تباہ کرنا چاہتا ہے اس لئے جلدی کرو۔ ہمیں ایک لانچ میں پہنچنا ہو گا۔ جلدی کرو"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس طرف کو بڑھتے ہوئے کہا جدھر لانچیں وغیرہ موجود تھیں اور باقاعدہ گھاٹ بنا ہوا تھا۔

"لیکن لانچ تو انہیں دور سے نظر آ جائے گی عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

"ہم اسے کسی کھاڑی میں چھپا دیں گے۔ اب وہ جزیرے پر ایٹم بم تو مارنے سے رہے"..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ مشین گنیں انہوں نے اٹھائی ہوئی تھیں جبکہ غوطہ خوری کے لئے مخصوص جوتے ان کی بیلٹس سے بندھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں آٹھ لانچیں موجود تھیں۔ عمران نے ایک لانچ کھولی جبکہ باقی ساتھی تیزی سے مناسب کھاڑی کی تلاش کے لئے پانی میں اتر گئے اور تھوڑی دیر بعد شمالی طرف ایک کھاڑی تلاش کر لی گئی اور پھر اس لانچ کو اس کھاڑی میں لے جا کر اس انداز میں چھپا دیا گیا کہ وہ اوپر سے کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتی تھی۔

"میں یہاں کھاڑی میں رہوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن دوبارہ کال کرے۔ تم پانی میں اتر جاؤ لیکن جزیرے سے تم سب نے کافی فاصلے پر رہنا ہے کیونکہ کرنل جوشن فوجی آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ جزیرے کی سائیڈوں پر بھی میزائل فائر کر دے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے نہ صرف اثبات میں سر ہلا دیئے بلکہ مشین گنیں وہیں کھاڑی میں ہی رکھ کر وہ باہر نکلے اور پھر تیزی سے پانی میں غوطے لگا گئے۔ عمران

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کھاڑی کی سائیڈ میں ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں اس انداز میں بیٹھ گیا کہ وہ باہر کا نظارہ بھی اچھی طرح کر سکے۔ یہ کھاڑی چونکہ ہاکاڈو کی مخالف سمت میں تھی اس لئے ظاہر ہے کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر اسی طرف سے آتا تو دکھائی نہ دے سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران پوری طرح چوکنا تھا کیونکہ کرنل جوشن کی طرف سے کوئی بھی اقدام کیا جا سکتا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ کرنل جوشن خاموشی سے ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتار دے اور یہ بھی ممکن تھا کہ وہ پہلے جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ جزیرے پر میزائل فائر کر کے اپنی طرف سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی حتمی موت کا یقین کرے اور پھر یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے تربیت یافتہ آدمی لے آئے اور انہیں پہلے جزیرے پر اتار دے اور پھر خود اترے۔ ہر قسم کا امکان موجود تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران پوری طرح چوکنا تھا۔ کچھ دیر بعد اچانک وہ دور آسمان پر ایک دھبہ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے نقطہ نظر سے یہ کسی ہیلی کاپٹر کا بھی ہو سکتا تھا لیکن اس طرف چونکہ ہاکاڈو نہیں تھا اس لئے ظاہر ہے کرنل جوشن کی بجائے کوئی دوسرا ہیلی کاپٹر بھی ہو سکتا تھا لیکن کس کا۔ ظاہر ہے اس سوال کا جواب اس کے پاس نہ ہو سکتا تھا۔ دھبہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جا رہا تھا اور عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں پھر اچانک اس کے ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز بلند ہوئی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا لیکن

اس کی نظریں اس دھبے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کیپٹن متاکو بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کیپٹن متاکو کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن متاکو۔ تمہارے پاس لانچیں تو ہوں گی۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج اٹھی۔

"تو پھر تم اپنے تمام آدمیوں سمیت لانچوں پر سوار ہو کر کھلے سمندر میں چلے جاؤ۔ فوراً۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"وہ کیوں جناب۔ ہم اسٹیشن کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جناب۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرا حکم ہے چیف آف ریڈ آرمی کا اور یہ حکم پاچان کے مفاد میں دیا جا رہا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ اس کے لئے مجھے پہلے کمانڈو سیکشن ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ اجازت لینی پڑے گی کیونکہ اس طرح اس قدر اہم اسٹیشن کو خالی کرنا قومی جرم ہے۔ میرا اور دوسرے جوانوں کا کورٹ مارشل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بھی ہو سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر بیٹھے رہو۔ ہم تمہارے جزیرے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ اب لازماً کرنل جوشن جزیرے پر میزائل یا بم فائر کر دے گا۔ وہ اپنے طور پر چاہتا تھا کہ پیٹن متا کو اور اس کے آدمی لانچوں میں بیٹھ کر کھلے سمندر میں چلے جائیں۔ اس طرح وہ ہلاک ہونے سے بچ جائیں گے لیکن ظاہر ہے عمران اس کی یہ خواہش پوری نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس طرح ساری پوزیشن ظاہر ہو جاتی اور پھر وہ کھلے سمندر میں آسانی سے مارے جاتے۔ اب وہ دھبہ کافی بڑا ہو گیا تھا اور یہ واقعی ہیلی کاپٹر تھا۔ عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد تیز رفتار ہیلی کاپٹر قریب آ گیا تو عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ اس نے اس پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان چیک کر لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل جوشن انتہائی محتاط ہے اور وہ جان بوجھ کر لمبا چکر کاٹ کر مخالف سمت کی طرف سے آیا ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر زندہ موجود ہوں تو وہ انہیں چیک نہ کر سکیں۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر عمران کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب عمران کے کان اس کی آواز پر لگے ہوئے تھے لیکن ہیلی کاپٹر کی آواز دور ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر آواز سنائی دینی بند ہو گئی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر

کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور پھر وہ لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ آواز جزیرے کے اوپر سنائی دینے لگی اور پھر اچانک انتہائی خوفناک دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔ دھماکے اس قدر زوردار تھے کہ زمین بری طرح لرزنے لگی تھی۔ کافی دیر تک چاروں طرف دھماکے ہوتے رہے اور پھر یکلخت مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ فائرنگ سائیڈوں پر ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے سامنے والے سمندر میں انتہائی تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ ساحل سے کافی فاصلے تک دائرے کی صورت میں کی جا رہی تھی۔ عمران چاہتا تو مشین گن سے اس ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا سکتا تھا لیکن چونکہ یہ اس کے فائدے میں نہ تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا مقصد کرنل جوشن کو زندہ پکڑنا تھا اور اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن جب پوری طرح مطمئن ہو جائے گا تو پھر وہ ہیلی کاپٹر کو جزیرے کی سطح پر اتارے گا اور اس وقت اسے پکڑا جا سکتا تھا اور اگر اس کے ساتھ ایلفرڈ بھی ہوا تو معاملہ جلد ہی نمٹ جائے گا اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اب ہیلی کاپٹر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا لیکن اس کی آواز کے ساتھ ساتھ فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور پھر یہ آوازیں آہستہ آہستہ غائب ہوتی چلی گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر اب جزیرے کی دوسری طرف چلا گیا ہو گا لیکن جب کافی دیر تک ہیلی کاپٹر کی آواز ہی نہ سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اوہ۔ کہیں کرنل جوشن واپس تو نہیں چلا گیا"...... عمران نے ایک خیال کے تحت بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ کرنل جوشن واقعی حد درجہ احتیاط سے کام لے رہا تھا۔ یہ کال چیکنگ کے لئے تھی اس لئے ظاہر ہے عمران نے ٹرانسمیٹر آن نہ کیا۔ کافی دیر تک سیٹی کی آواز سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی تو عمران اٹھا۔ اس نے ایک مشین گن لی اور پھر وہ کھاڑی سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں اوپر جزیرے پر آگیا تو وہاں واقعی مکمل تباہی ہو چکی تھی۔ بے شمار درخت گر گئے تھے اور پورے جزیرے کی زمین جگہ جگہ سے ادھڑی ہوئی تھی۔ تمام کیبن بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ دوسری طرف گیا تو وہاں دور دور تک آسمان پر کوئی ہیلی کاپٹر نظر نہ آ رہا تھا۔ اسی لمحے اس نے پانی میں ہلچل سی دیکھی۔ وہ چونک کر اس جگہ کو دیکھنے لگا اور چند لمحوں بعد اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اوپر چڑھتے چلے آئے۔ انہوں نے سروں پر موجود ہیلمٹ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر تو چلا گیا ہے"۔ صفدر نے جو سب سے آگے تھا اوپر آتے ہوئے کہا۔

"چلا گیا ہے۔ کہاں۔ کس طرف"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ادھر ہاکاڈو کی طرف ہی گیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ حیرت ہے۔ کرنل جوشن اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس قدر خوفناک بمباری اور کال کر لینے کے باوجود جزیرے پر نہیں اترا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری مشقت بے کاری ہی گئی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم سب بچ گئے ہیں۔ کیا اتنا کافی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے مشن کا کیا ہو گا۔ اوہ ہاں۔ وہ ٹرانسمیٹر تو موجود ہے تم باچانی ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر لو"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم تو خود کرنل جوشن کو یہ دھمکیاں دے رہے تھے پھر فائدہ کیوں نہیں ہو گا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ ڈیفنس سیکرٹری جیسی مخلوق براہ راست کوئی ایکشن نہیں لیا کرتی۔ وہ پہلے انکوائری کرائے گا اور کرنل جوشن کی باچان میں جو پوزیشن ہے وہ کسی بھی انکوائری کمیٹی پر اثر انداز ہو سکتی ہے اور ویسے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا شکار خود مارا کرتی ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ہاکاڈو جائیں اور پھر وہاں سے ایکریمیا جائیں یا چیف کو کہیں کہ ایکریمیا سے مارکو تھم ریز کی اپنی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ریز منگوائیں اور مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"یہ بار کو تم ریز چھچھوندر کی طرح گلے میں اٹک گئی ہے۔ نہ نگلنے کی اور نہ لگلنے کی"...... تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مکروہ اور غلیظ چیزوں کے نام نہ لیا کرو۔ مجھے کراہت آتی ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر اپنے بارے میں کہہ رہا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم مجھے چھچھوندر کہہ رہے ہو"..... تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ تم چھچھوندر کی جگہ اپنا نام لے لیتے تو کم از کم جولیا کو کراہت تو نہ ہوتی اور محاورہ بھی سب کو سمجھ آجاتا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب یہ فضول باتیں ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام بھی کرنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اب یہی کام رہ گیا ہے کہ کھاڑی سے لانچ باہر نکالی جائے اور ٹارزن کی واپسی شروع"...... عمران نے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب لانچ میں بیٹھے تیزی سے کھلے سمندر میں سفر کرتے ہوئے پاکاڈو کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر"...... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک کر اس طرف دیکھنے لگے

جدھر صفدر اشارہ کر رہا تھا۔ واقعی دور سے ایک ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

"ویری بیڈ۔ لانچ سے نیچے اتر جاؤ۔ مجھے پتہ ہوتا تو غوطہ خوری کے لباس ساتھ لے لیتا۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے نیچے اتر گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گیا لیکن وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر آہستہ آہستہ کافی دور جا کر نظروں سے غائب ہو گیا۔ چونکہ وہ کافی بلندی پر تھا اس لئے اس پر موجود کوئی نشان بھی انہیں نظر نہ آیا تھا۔ جب ان کی تسلی ہو گئی کہ ہیلی کاپٹر واقعی جا چکا ہے تو وہ دوبارہ لانچ پر سوار ہو گئے اور لانچ ایک بار پھر خاصی تیز رفتاری سے سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ گو عمران کے ساتھی مطمئن تھے لیکن عمران کی پیشانی پر ابھر آنے والی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے۔

"میرا خیال ہے کہ ٹرانسمیٹر پر چیف کو تمام حالات بتا دیئے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"تاکہ یہ حالات اطمینان سے کرنل جوشن تک پہنچ جائیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر یکلخت قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر کیا ہو جائے گا۔ ویسے بھی تو ہمارا مشن ابھی تک ناکام ہی ہے اگر کرنل جوشن کو معلوم ہو بھی جائے گا کہ ہم زندہ ہیں تو پھر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا ہو جائے گا"..... تنویر نے کہا۔ وہ شاید جولیا کے چہرے پر شرمندگی کے ابھر آنے والے تاثرات کو برداشت نہ کر سکا تھا۔

"ہوگا یہ کہ اب تک تو وہ مطمئن ہوگا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے گا کہ ایسا نہیں ہوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری موت کے یقین کے بعد وہ خود ہی جزیرہ واگ کو اوپن کر دے کیونکہ بہرحال ڈولفن نے اپنا مشن تو مکمل کرنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار تنویر کے چہرے پر بھی بے اختیار ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرانے لگے۔

کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں باکاڈو میں ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں موجود تھے۔

"کرنل جوشن تمہاری اس قدر احتیاط کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ یوں لگ رہا ہے کہ جیسے تم انہیں ناقابل تسخیر سمجھتے ہو"..... ایلفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیلی کاپٹر پر جزیرہ کرانگو پر میزائل فائر کرنے اور فائرنگ کرنے کے بعد واپس باکاڈو پہنچے تھے۔

"تم نہیں جانتے ایلفرڈ جبکہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور اس وقت تمہارا تو صرف پریس سیکشن داؤ پر لگا ہوا ہے جبکہ میرا پورا کیریئر بلکہ زندگی داؤ پر لگ چکی ہے"..... کرنل جوشن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب تم نے تسلی کر لی ہے کہ لانچیں بھی وہاں موجود تھیں اور

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

یہ لوگ بھی جزیرے پر موجود تھے اور جزیرے پر تم نے میزائلوں کی بارش کر دی پھر جزیرے کی سائیڈوں میں کھلے سمندر میں بھی تم نے فائرنگ کرائی اس کے بعد ان کے زندہ بچ جانے کا کیا سکوپ باقی رہ جاتا ہے۔ ہمیں وہاں اتر کر چیکنگ بھی کر لینی چاہئے تھی اور ان کی لاشیں یا ان کے ٹکڑے ہی اٹھا کر لے آتے تاکہ مسئلہ کسی طرح ختم ہو سکے"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر پر آدمی بھیج دیئے ہیں۔ وہ چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دیں گے۔ میں اپنی اور تمہاری جان کو رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کی لاشیں مکمل یہاں پہنچتی ہیں یا چند ٹکڑوں میں"۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک جاپانی اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں شراب کی بوتل اور دو جام موجود تھے۔ اس نے دونوں جام اور شراب کی بوتل ان کے درمیان موجود میز پر رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ کرنل جوشن نے بوتل کھول کر دونوں جاموں میں شراب ڈالی اور پھر ایک جام اٹھا لیا۔ ایلفرڈ نے بھی جام اٹھایا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ پھر ابھی آدھی بوتل ہی خالی ہوئی تھی کہ پاس تپائی پر پڑے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور کرنل جوشن نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن شونو کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے کیپٹن شونو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا اور ایلفرڈ کے چہرے پر بھی اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر میں جزیرے سے بول رہا ہوں۔ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور یہاں انسانی لاشوں کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوئے نظر آ رہے ہیں لیکن جناب ان ٹکڑوں میں کسی ایشیائی کی لاش کا کوئی ٹکڑا نہیں مل سکا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن شونو نے جواب دیا تو کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی چونک پڑا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ لوگ وہاں موجود تھے جب ہم نے وہاں میزائل فائر کئے تھے۔ لانچیں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں ہم نے میزائل مار کر تباہ کر دیا ہے۔ اچھی طرح تلاش کرو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے مکمل تلاشی لینے کے بعد آپ کو کال کی ہے جناب۔ ویسے یہاں غوطہ خوری کے لباس صحیح سلامت موجود ہیں اور ان کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں تھوڑا عرصہ پہلے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے اور ایک خالی لانچ کو بھی میں نے کھلے سمندر میں تیرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا تو کرنل جوشن ایک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بار پھر چونک پڑا۔

"خالی لانچ کھلے سمندر میں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ وہاں موجود تمام لانچوں کو ہم نے خصوصی طور پر نشانہ بنایا تھا اور پھر غوطہ خوری کے لباس۔ یہ کیسے صحیح سلامت بچ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم اس لانچ کو دوبارہ چیک کرو اور سنو تم نے کافی بلندی سے اس کی چیکنگ کرنی ہے نیچے نہیں جانا ورنہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیں گے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور مائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن شابو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکشن انچارج کیپٹن شابو کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں کیپٹن شابو"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن شونو نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ جزیرہ کرانگو تو تباہ ہو چکا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی کی لاش کا

کوئی ٹکڑا اسے نہیں ملا اور اسے کھلے سمندر میں ایک خالی لانچ بھی نظر آئی ہے حالانکہ تم ہمارے ساتھ تھے۔ ہم نے تمام لانچیں تباہ کر دی تھیں لیکن اب اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے پہلے ہی وہاں کیپٹن مقاکو کو اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے جزیرے پر قبضہ کیا ہوا تھا اور وہ ہمارے منتظر تھے تاکہ ہم جیسے ہی وہاں اتریں وہ ہمیں کور کر لیں لیکن میں اپنی محتاط طبیعت کی وجہ سے وہاں نہیں اترا اس لئے ہم بچ گئے ہیں اور ان غوطہ خوری کے لباسوں کی وہاں صحیح سالم موجودگی اور ان کی حالت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ہماری ٹرانسمیٹر کالوں سے شک پڑ گیا ہو گا کہ ہم جزیرے پر بمباری کرنے والے ہیں اس لئے وہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر جزیرے سے دور سمندر میں چلے گئے اور یقیناً انہوں نے ایک لانچ بھی کہیں کھاڑی وغیرہ میں پہلے سے ہی چھپا دی ہو گی اس لئے جب ہم واپس چلے آئے تو وہ اس لانچ پر سوار ہو کر ہاکاڈو آ رہے ہوں گے کہ انہوں نے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا ہو گا اور لانچ سے سمندر میں اتر گئے ہوں گے۔ میں نے کیپٹن شونو کو اس لانچ کو دوبارہ چیک کرنے کا کہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے چلاتے ہوئے اب ہاکاڈو پہنچنے والے ہوں کیونکہ کیپٹن شونو کو وہاں جزیرے پر چیکنگ میں کافی دیر لگ گئی ہو گی اس لئے تم ایسا کرو کہ ریڈ آرمی کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوا دو اور اگر وہاں کوئی بھی لانچ پہنچے اس میں موجود افراد کی وہ نگرانی کریں اور مجھے رپورٹ دیں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

خاص طور پر اس لانچ کی جس میں ایک سوئس نژاد عورت اور پانچ پاکیشیائی مرد موجود ہوں اور وہاں سے معلوم بھی کریں تاکہ اگر یہ لوگ پہلے پہنچ گئے ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ اس کا مطلب ہے کہ جزیرہ کرانگو پر حملہ بے سود ثابت ہوا۔ نیوی والے تو ہم پر چڑھ دوڑیں گے"...... دوسری طرف سے کیپٹن شابو نے پریشان لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا دردِ سر نہیں ہے میرا ہے اور میں اسے سنبھال لوں گا۔ جو حکم میں نے دیا ہے اس کی تعمیل کرو"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر اگر یہ لانچ مل جائے یا یہ لوگ مل جائیں تو انہیں کیوں نہ فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... کیپٹن شابو نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ یہ پاکاڈو ہے۔ یہ شہر ہے جزیرہ نہیں ہے۔ یہاں پولیس بھی ہے اور حکومت کے مخبر بھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جو ایجنٹ اس قدر چالاک اور شاطر ہیں وہ تمہارے ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے نانسنس۔ بلکہ یہ ہو گا کہ وہ تمہارے آدمیوں کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کر کے یہاں ریڈ کر دیں گے نانسنس"۔ کرنل جوشن نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ کیا صرف نگرانی کرنی ہے"...... کیپٹن شابو

نے پوچھا۔

"ہاں۔ صرف نگرانی اور انتہائی احتیاط سے اور مجھے رپورٹ دی جائے پھر میں خود ہی کوئی قابل عمل لائحہ عمل تیار کروں گا ان کے خاتمے کا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے سارا غصہ کریڈل پر نکالنا چاہتا ہو۔

"یہ تو لاینحل مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اب واپس جانا چاہئے اور مجھے اس پریس سیکشن کو بھول جانا چاہئے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایلفرڈ نے کہا۔

"وہ کیوں"...... کرنل جوشن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حالات تم خود دیکھ تو رہے ہو"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"ڈونٹ وری۔ یہ سب کچھ تو ہمارے پیشے میں ہوتا رہتا ہے۔ تمہیں شاید پہلی بار اس سے واسطہ پڑ رہا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن شونو کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے کیپٹن شونو کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"سر لانچ پاکاڈو کے شمال مشرقی ساحل کے قریب پہنچنے والی ہے۔ اس میں ایک عورت اور پانچ مرد سوار ہیں۔ اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا۔

"کیا اس بار وہ تمہارا ہیلی کاپٹر دیکھ کر سمندر میں غائب نہیں ہوئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں سر۔ اس لئے کہ میں نے لانچ کو دور بین سے دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیا تھا اور پھر لمبا چکر کاٹ کر پہلے پاکاڈو پہنچا اور پھر وہاں سے میں نے فضا میں ہیلی کاپٹر کو معلق کر کے سپیشل کمپیوٹر دور بین سے انہیں چیک کیا اس طرح اگر انہوں نے دور سے میرا ہیلی کاپٹر دیکھ بھی لیا ہوگا تو وہ اسے پہچان نہ سکے ہوں گے۔ اوور" کیپٹن شونو نے جواب دیا۔

"شمال مشرقی ساحل پر پہنچ رہے ہیں وہ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ یہ ویران ساحل ہے۔ گھاٹ سے مخالف سمت میں۔ اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا۔

"لیکن وہاں سے انہیں شہر آنے کے لئے کوئی سواری تو نہ مل سکے

گی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ انہیں پیدل آنا پڑے گا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا۔

"اوکے۔ تم اب واپس سیکشن آجاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے دوبارہ انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کیپٹن شابو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکشن انچارج کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے اپنے سیکشن کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوایا ہے جناب۔ وہ وہاں پہنچنے والے ہوں گے"...... کیپٹن شابو نے خود ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شونو کی رپورٹ آئی ہے۔ اس نے ان لوگوں کی لانچ چیک کر لی ہے۔ لانچ میں وہی لوگ سوار ہیں ایک عورت اور پانچ مرد لیکن اس لانچ کا رخ گھاٹ کی بجائے شمال مشرقی ویران ساحل کی طرف ہے۔ وہ وہاں اتر کر وہاں سے پیدل شہر آئیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اچانک قریب جا کر لانچ کا راستہ بدل دیں اور گھاٹ پر آجائیں اس لئے تم اپنے ایک گروپ کو وہیں گھاٹ پر رہنے دو اور دوسرے گروپ کو شمال مشرقی ساحل کی طرف بھیج دو۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ان کے پاس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس گنیں ہونے چاہئیں۔ شمال مشرقی ساحل سے شہر آتے ہوئے ایک جگہ ویران علاقے میں درختوں کا ایک جھنڈ موجود ہے۔ تمہارے آدمی اس جھنڈ میں اپنی جیپیں چھپا سکتے ہیں اور آتے ہوئے ان چھ افراد پر بے ہوش کر دینے والی گیس آسانی سے فائر کر سکتے ہیں۔ جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر سیکشن میں لے آئیں اور پھر مجھے اطلاع دیں لیکن میرے آنے سے پہلے انہیں کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے"...... کرنل جوشن نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں راڈز میں جکڑنا بھی ہے سر یا نہیں"...... کیپٹن شابو نے پوچھا۔

"کیا یہاں اس کا انتظام بھی ہے"...... کرنل جوشن نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ یہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم ہے جہاں راڈز والی مخصوص کرسیاں بھی ہیں"...... کیپٹن شابو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں ان کرسیوں پر جکڑ دینا۔ پھر میں آ کر پوری طرح چیکنگ کر کے ان کو ہوش میں لاؤں گا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... کیپٹن شابو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل جوشن نے رسیور رکھ دیا۔

"انہیں بے ہوش کرنے کی بجائے وہاں ان پر فائرنگ کر کے

انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"یہ شہر ہے ایلفرڈ اور یہ میرے آدمی بہرحال سرکاری ملازم ہیں۔ اگر انہیں کھلے عام ہلاک کیا گیا تو تفصیلی انکوائری بھی ہو سکتی ہے اور اس انکوائری میں تمہارا سیکشن بھی سامنے آ سکتا ہے لیکن یہ لوگ بے ہوش ہو کر یہاں پہنچیں گے تو انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں تمہارے حوالے کر دی جائیں گی اور تم خاموشی سے انہیں لے کر اپنے خصوصی طیارے کے ذریعے ایکریمیا لے جانا اور پھر انہیں اسرائیل بھجوا دینا اور کسی کو کانوں کان اس بات کی خبر نہ ہو سکے گی کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"لیکن جزیرہ کرانگو کی تباہی تم کس کھاتے میں ڈالو گے"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"انہی پاکیشیائی ایجنٹوں کے کھاتے میں۔ پھر حکومت پاچان خود ہی حکومت پاکیشیا سے احتجاج کرتی پھرے گی"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"لیکن حکومت پاکیشیا بھی اصل بات بتا دے گی"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"لیکن جب اصل ایجنٹ سامنے نہ ہوں گے تو کون اس کی بات پر یقین کرے گا۔ بہرحال یہ کام میرا ہے۔ میں خود ہی سنبھال لوں گا"۔ کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانچ میں سوار تیزی سے باکاڈو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے بعد انہیں وہ پہلے والا جیلی کا پیز دوبارہ نظر نہ آیا تھا حالانکہ وہ سب اس معاملے میں بے حد چوکنا رہے تھے۔

"عمران صاحب کیا ہمیں گھاٹ پر جا کر رکنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ باکاڈو کے شمال مشرق کی طرف کا ساحل ویران ہے۔ وہاں ہم اتریں گے کیونکہ کرنل جوشن نے بہرحال مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا اور جب کرانگو جزیرے پر ہماری لاشیں نظر نہیں آئیں گی تو وہ لامحالہ سمجھ جائے گا کہ ہم باکاڈو آئے ہیں اور ہم چونکہ میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے وہاں سے وہ آسانی سے ہمارا کلیو نکال لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کا باکاڈو پہنچ کر کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل جوشن یا وہ ایلفرڈ۔ اگر اب بھی ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں تو پھر ہم نے اس سیکشن پر قبضہ کرنا ہے اور ان کی مدد سے واگ کو تباہ کرنا ہے ورنہ دوسری صورت میں اکیمیا سے اینٹی مارکو تھم ریز منگوا کر پھر واگ پر جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے شہر جا کر میک اپ کا سامان اور دوسرے لباسوں کا انتظام کرنا ہوگا پھر آگے کارروائی ہوگی لیکن میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس بھی رقم نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں مشینی گیم کے کلب بہت ہیں اس لئے رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے باکاڈو کا ساحل نظر آنے لگ گیا اور عمران نے لانچ چلانے پر مامور ٹائیگر کو شمال مشرقی ساحل کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں اور ٹائیگر نے لانچ کا رخ موڑ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ باکاڈو کے اس ویران ساحل پر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے لانچ کا انجن بند کیا اور پھر اسے ایک پتھر کے ساتھ ہک کر دیا۔ اس کے بعد وہ سب ساحل پر پہنچ گئے۔ دور دور تک ویران علاقہ تھا جس میں جگہ جگہ درختوں کے جھنڈ تھے البتہ دور سے بلڈنگوں کے خاکے سے نظر آ رہے تھے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اسے کہتے ہیں لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔ تو بدھو صاحبان اب اطمینان سے پیدل مارچ کرتے ہوئے چل پڑو"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بھی تو ہمارے ساتھ شامل ہو بلکہ چیف بدھو ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو کیونکہ خواتین کو بدھو بطور شوہر بے حد پسند ہوتے ہیں اور وہ اپنی سہیلیوں سے بڑے فخر سے اپنے بدھو شوہر کی حماقتوں کو ڈسکس کرتی رہتی ہیں اور جن کے شوہر بدھو نہیں ہوتے وہ بے چاریاں حسد اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھتی رہ جاتی ہیں اور اپنی قسمت کو کوستی رہ جاتی ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"میں بدھو نہیں ہوں سمجھے۔ تم ہی بنے رہو بدھو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بدھو نہیں ہو تو پھر جمعراتی ہو گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سب پیدل چلتے ہوئے بازار کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جمعراتی۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"بدھ کے روز پیدا ہونے والے بدھو کہلاتے ہیں اور جمعرات کے دن پیدا ہونے والے جمعراتی۔ ویسے میں واقعی بدھو ہوں کیونکہ میں بدھ کے روز ہی پیدا ہوا تھا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جمعراتی ہونا بہرحال بدھو ہونے سے بہتر ہے"...... تنویر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ فقیر ہونا تمہاری نظر میں کیسے بہتر ہو گیا۔ بے چارہ فقیر ایک ایک دروازے پر بھیک مانگتا رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں کیوں ہونے لگا فقیر۔ تم ہو گے"...... تنویر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو بدھو ہوں۔ میں کیسے فقیر ہو سکتا ہوں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اس گفتگو کا لطف لے رہا ہو۔

"عمران صاحب۔ جمعرات کو پیدا ہونے والا جمعراتی تو کہلا سکتا ہے لیکن فقیر یا گداگر کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں جمعرات کو عام لوگ خیرات بہت کرتے ہیں اس لئے جمعرات کو بازاروں اور گھروں پر فقیروں کا رش ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گداگر کو عرف عام میں جمعراتی کہہ دیا جاتا ہے یعنی جمعرات کے روز خیرات مانگنے والا"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے یاد ہے عمران صاحب۔ ایک بار آپ نے خود بتایا تھا کہ خیرات خیر کی جمع ہے اور خیر نیکی کو کہتے ہیں اس لئے نیکیاں مانگنے والا کیسے گداگر ہو سکتا ہے"...... صفدر نے باقاعدہ جرح کرتے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"بھیک وہی مانگ سکتا ہے جو خود نیکی نہ کرتا ہو۔ کیوں"۔ عمران نے ایک اور پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اس مشن میں میرے خیال میں ہم نے خواہ مخواہ اتنی لمبی چوڑی بھاگ دوڑ کی ہے۔ مارکو تھم ریز اب ایسی بھی ناقابل تسخیر نہیں ہیں کہ ان کا سرکٹ کسی صورت بھی نہ توڑا جا سکے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے ذہن میں مارکو تھم ریز کا کوئی توڑ آ گیا ہے جو تم نے یہ بات کی ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ نے اس بار اپنی خداداد ذہانت کو استعمال نہیں کیا ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ شعاع کا سوائے ایک کے دوسرا کوئی توڑ نہ ہو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا واقعی ایک ہی توڑ ہے اور ہے بھی نہیں ورنہ مجھے اتنے دھکے کھانے کا کیا شوق تھا۔ ویسے بھی تمہارے چیف نے کون سا زیادہ دھکے کھانے پر کوئی بڑا چیک دے دینا ہے۔ وہ کنجوس تو اتنا ہے

کہہ کر چیک دینے سے ہی انکار کر دے گا کہ چونکہ اس کیس میں وقت زیادہ لگ گیا ہے اس لئے خرچہ بڑھ گیا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تمہیں چیف سے باقاعدہ چیک مانگنا پڑتا ہے"..... اچانک تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے یہ بات کیوں کی ہے۔ وہ اسے اس طرح فقیر ثابت کرنا چاہتا تھا۔

"تو پھر فقیر تو تم ہوئے"..... تنویر نے وہی بات کر دی تو عمران ہنس پڑا۔

"بڑوں سے چھوٹے مانگتے ہی رہتے ہیں۔ اب تم خود سوچو اگر بیٹا باپ سے رقم مانگے تو کیا وہ فقیر ہو جاتا ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

"لیکن چیف تمہارا باپ تو نہیں ہے"..... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو تم مان لو۔ مجھے بہرحال کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم توڑ بتا رہے تھے"..... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس پوائنٹ پر بے حد سوچا ہے لیکن چونکہ میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سائنس دان نہیں ہوں اس لئے ظاہر ہے میرے ذہن میں اس کا توڑ تو نہیں آ سکتا"...... کیپٹن شکیل نے اپنی عادت کے مطابق انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم کیا سوچتے رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہی بات کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا کوئی دوسرا توڑ نہ ہو لیکن عمران صاحب آپ نے کیوں اس بارے میں نہیں سوچا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے میرے نہ سوچنے کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن کے مطابق آپ حکومت پاچان کے اعلیٰ حکام کے سامنے اس پریس سیکشن کو لے آنا چاہتے ہیں اس لئے آپ نے اس پوائنٹ پر زیادہ سر دردی نہیں کی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایسی بات نہیں سوچی۔ ہاں اگر کیڈو کے خلاف ہمارا مشن ہوتا تو پھر بات دوسری تھی لیکن وائٹ پر حکومت پاچان کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مارکو تھم ریز کا کوئی دوسرا توڑ ابھی تک سامنے ہی نہیں آیا۔ یہ ریز ابھی تین چار سال پہلے دریافت ہوئی ہیں اور انہیں ایکریمیا نے اپنے خصوصی اڈوں کو محفوظ کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ پروفیسر مارکو تھم نے اس کو دریافت کیا اور پھر اس نے ہی اس کا توڑ بھی ایجاد کیا لیکن

اس کے علاوہ کوئی اور توڑ ابھی تک سامنے نہیں آ سکا"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ سامنے درختوں کے جھنڈ میں کوئی آدمی موجود ہے"...... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"آدمی ہو گا۔ لیکن"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا فقرہ مکمل کرتا اچانک درختوں کے جھنڈ سے سائیں کی آواز سے کوئی چیز نکل کر ان کے سامنے آ گری اور پھر ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ابھی عمران ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل بھی نہ سکا تھا کہ اس کا ذہن جیسے گردش میں آ گیا اور یہ گردش بھی صرف چند لمحوں تک ہی رہی پھر اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ سا پیدا ہوا اور پھر یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کے ذہن میں پوری طرح روشنی پھیلی عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکتا ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے کمرے میں لوہے کی ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا پایا۔ اس کے سامنے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

۔ تھی بھی اس کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی جس کے جسم پر ریڈ آرمی کی یونیفارم تھی۔ عمران کے بعد موجود صفدر کی ناک سے شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

عمران نے بے اختیار اپنے پیروں کو پیچھے لے جانا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے دونوں پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ باقاعدہ کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس طرح اس کے دونوں ہاتھ بھی کرسی کے بازوؤں پر موجود کڑوں میں جکڑ دیئے گئے تھے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات خاصے گڑبڑ ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر نے آنکھیں کھول دیں جبکہ ریڈ آرمی کا آدمی اب سب سے آخر میں موجود جولیا کی ناک سے شیشی لگائے ہوئے تھا۔ صفدر بھی اب آنکھیں کھول کر حیرت سے صورت حال کو دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے وہ آدمی مڑا اس نے شیشی کو بند کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"ہم اس وقت کہاں موجود ہیں"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ریڈ آرمی کے ہاکاڈو سیکشن میں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا کرنل جوشن اور اس کا ہمان بھی یہاں موجود ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور تیزی سے ہال کا دروازہ

کھول کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب کو ہوش آتا گیا اور سب نے ہوش میں آتے ہی حیرت کا اظہار کیا۔

"عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری لانچ ان کی نگرانی میں تھی اور وہ پہلے سے تیار تھے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ان کا ہمیں بے ہوش کرنے اور پھر یہاں لانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ وہ ہم پر وہاں آسانی سے فائر بھی کھول سکتے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس سوال کا جواب اب کرنل جوشن ہی دے سکتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ اب کرنل جوشن نے ہمیں کوئی موقع نہیں دینا اور ہمارے جسم ان راڈز میں اس انداز میں جکڑے ہوئے ہیں کہ ہم معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی پیر بھی اور ہاتھ بھی سب جکڑ دیئے گئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"میں کوشش کرتی لیکن پیر اور ہاتھ دونوں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے میرا جسم اوپر کو اٹھ ہی نہیں سکتا"...... اس بار جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کی نظریں دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ پینل پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز کو اوپن اور بند کرنے کا سسٹم اس بورڈ پر موجود تھا۔ اس بورڈ کے نیچے سرخ رنگ کے بٹنوں کی ایک طویل قطار تھی اور یہ بٹن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اتنی ہی تعداد میں تھے جتنی تعداد میں ہال میں کرسیاں تھیں لیکن ظاہر ہے ایسی صورت میں وہ واقعی بے بس ہو چکے تھے۔ اگر عمران کے پیر آزاد ہوتے تو شاید وہ سامنے فرش میں کرسی کے پایوں کے ساتھ میکنزم کی تار تلاش کرنے کی کوشش کرتا لیکن اب اس پوزیشن میں اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ دروازہ کھلا اور کرنل جوشن اندر داخل ہوا۔ عمران چونکہ کرنل جوشن سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے وہ اسے پہچانتا تھا البتہ اس کے پیچھے ایک ایکریمی تھا جس کے جسم پر سوٹ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ایلفرڈ ہو گا۔ ذولغن کا سپر چیف۔ ان دونوں کے پیچھے ریڈ آرمی کا ایک کیپٹن تھا اور اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح سپاہی۔ پھر کرنل جوشن، ایلفرڈ اور کیپٹن تو کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ دونوں مسلح سپاہی ان کی کرسیوں کی سائیڈوں پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"آخر تم قابو میں آ ہی گئے عمران"...... کرنل جوشن نے بڑے فاخرانہ انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویل ڈن کرنل جوشن۔ ویسے تم نے ہمیں چیک کس طرح کیا تھا۔ ہمیں تو معمولی سا بھی احساس نہیں ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایلفرڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ عمران کے اطمینان پر حیران ہو رہا تھا۔

"میں ریڈ آرمی کا چیف ہوں اور ریڈ آرمی تربیت یافتہ بھی ہے

اور باوسائل بھی"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شونو کی رپورٹوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"لیکن تم نے اتنی تکلیف کیوں کی کہ ہمیں باقاعدہ بے ہوش کر کے یہاں جکڑا گیا"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا تو تمہاری لاشیں وہیں میدان میں ہی پڑی نظر آتیں لیکن میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ تم کرنل جوشن سے نہیں جیت سکتے"...... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

"تم نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف کی۔ تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے پوچھ لیتے تو میں خود تمہیں بتا دیتا کہ میں تم سے نہیں جیت سکتا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم نے واگ جزیرے کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ تو منگوا ہی لی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی رپورٹ"...... کرنل جوشن نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ ہوا کہ تمہاری تمام تر توجہ ہم پر ہی مرکوز رہی ہے کرنل صاحب۔ لیکن صرف ایک ہی سمت میں سوچنے والے آدمی کی اس پیشے میں کوئی جگہ نہیں ہوتی"...... عمران نے اس بار طنزیہ لہجے میں کہا۔

"فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ واگ جزیرے کے گرد مارکو تھم ریز کا سرکٹ قائم ہے اور اسے کسی صورت بھی ختم نہیں کیا جا سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر وہاں کچھ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوا ہوتا تو کیڈو سے مجھے بہرحال اطلاع دے دی جاتی"...... کرنل جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مارکو تھم ریز بہرحال سائنسی ریز ہیں اور اتنی بات تو تم جانتے ہی ہو کہ میں بھی سائنس کا ایک طالب علم ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... کرنل جوشن نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اس کے بارے میں رپورٹ منگوا لو لیکن سائنسی رپورٹ۔ ہم تو ویسے بھی یہاں بے بس اور بندھے ہوئے ہیں۔ بھاگنا تو ایک طرف ہم تو ہل بھی نہیں سکتے۔ اس رپورٹ کے بعد ہو سکتا ہے کہ تمہیں ہم سے سودے بازی پر مجبور ہونا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنی عادت کے مطابق مجھے چکر دینا چاہتے ہو"۔ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مڑ کر ریڈ آرمی کے ان سپاہیوں کی طرف دیکھا جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"ایک گن مجھے دو۔ میں اپنے ہاتھوں سے ابھی ان کا خاتمہ کرتا ہوں۔ نانسنس مجھے چکر دے رہے ہیں"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ کرنل جوشن۔ اب اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ یہ

لوگ بندھے ہوئے اور بے بس ہیں۔ تم پہلے واگ کے بارے میں معلوم کرو، ہو سکتا ہے انہوں نے وہاں کوئی چکر چلا دیا ہو"۔ اچانک ایلفرڈ نے اٹھ کر کرنل جوشن کے گن والے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ صرف وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ پوزیشن بدل سکیں۔ وہاں کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم ہٹو۔ میں پہلے انہیں ہلاک کروں گا پھر کوئی اور کام کروں گا"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آخر حرج ہی کیا ہے معلوم کر لینے میں۔ آخر یہ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے"...... ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مصر ہو تو ٹھیک ہے لیکن یہ دونوں گن بردار یہیں رہیں گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے"...... ایلفرڈ نے کہا تو کرنل جوشن نے گن دوبارہ سپاہی کے حوالے کر دی۔

"ایلفرڈ تم سے زیادہ سمجھداری کا مظاہرہ کر رہا ہے کرنل جوشن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ پہلے بتاؤ کیا چیک کروں"...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کرو کہ واگ اور کیڈو دونوں کی تباہی کے لئے نارکم ریز نصب کر دی گئی ہیں یا نہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل جوشن کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ابھر آئے۔

"کیڈو کی تباہی۔ کیا مطلب۔ تمہارا کیڈو سے کیا تعلق"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"وہی تعلق ہے کرنل جوشن۔ جو تمہارا واگ کے ساتھ ہے۔ تم نے کیڈو جزیرے کے ذریعے واگ پر ڈولفن کا پریس سیکشن قائم کر کے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کر کے جزیرہ کیڈو کو بھی داؤ پر لگا دیا ہے۔ اگر واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو کو بھی تباہ نہ کیا گیا تو تم ڈولفن کے اس سپر چیف ایلفرڈ کے ساتھ مل کر دوبارہ کسی اور جزیرے پر ڈولفن کا پریس سیکشن قائم کر لو گے لیکن کیڈو کی تباہی کے بعد تمہارا حشر خود پاچانی حکومت کر دے گی"۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ سب بکواس ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... کرنل جوشن نے کہا لیکن اس بار عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں ہے۔

"تمہیں یہ رپورٹ تو مل گئی ہو گی کہ ہم صبح سویرے کیڈو سے واگ پہنچے تھے جبکہ کیڈو پر بھی ہم نے مکمل قبضہ کر لیا تھا۔ اس کا مشین روم اور ہنری ہمارے قبضے میں تھا جبکہ اوپر موجود ریڈار کو علم ہی نہ ہو سکا تھا اور آج تم نے وہاں پہنچنا تھا۔ ہم چاہتے تو وہاں تمہارا انتظار کر لیتے لیکن ہم ہنری اور سائنسدان سمیت وہاں سے واگ پہنچ گئے تھے۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کیڈو کو بھی واگ کے ساتھ ہی تباہ ہونا ہو گا اور جب تمہارے ایکشن گروپ کا چیف اپنے ساتھیوں سمیت واگ پہنچا تو ہم اپنی کارروائی مکمل کر چکے تھے۔ اس کے بعد ہم نے بے حد کوشش کی کہ تم وہاں پہنچ جاؤ تاکہ تم سے آخری سودے بازی کی جا سکے۔ ہم چاہتے تھے کہ تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقع دیا جائے لیکن تم نہ ہی واگ پہنچے اور نہ ہی کرانگو پر اترے لیکن اب ہم یہاں قسمت سے پہنچ گئے ہیں اس لئے اب یہاں آخری سودے بازی ہو گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ہمیں ہلاک کر دو گے لیکن اس کے بعد سودے بازی کا چانس ختم ہو جائے گا اور پھر جب واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو بھی تباہ ہو گا تو پھر پاچان حکومت خود ہی سب کچھ معلوم کر لے گی"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا سودے بازی کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ"...... ایلفرڈ نے بے چین لہجے میں کہا۔

"صرف اتنی کہ تم اپنے پریس سیکشن میں پاکیشیا کی جعلی کرنسی مت چھاپو۔ باقی ممالک کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہم سب کے ٹھیکیدار نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ شرط منظور ہے"...... ایلفرڈ نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اس طرح زبانی بات نہیں ہو گی۔ تم ہمیں وہاں لے جاؤ گے اور ہمارے سامنے اب تک کی چھاپی گئی پاکیشیا کی تمام جعلی کرنسی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اور کرنسی چھاپنے کا تمام سامان ضائع کر دو گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایلفرڈ۔ تم اس کی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ آؤ میرے ساتھ میں پہلے معلوم کر دوں کہ یہ نارکم ریز کیا چیز ہے اور یہ کیسے اور کہاں نصب ہو سکتی ہیں اور کس طرح ان کی تنصیب کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... کرنل جوشن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ایلفرڈ بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم دونوں یہیں رکو گے اور اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا"...... کرنل جوشن نے سپاہیوں کو احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو صحیح حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں رہے۔ غلط حرکت کیا کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن کرنل جوشن اس کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر تیزی سے مڑا اور ہال کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ایلفرڈ اور اس کے پیچھے سیکشن انچارج کیپٹن بھی باہر چلا گیا جبکہ وہ دونوں سپاہی کرسیوں کے پیچھے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

"انہیں بہت دیر لگے گی اس لئے تم دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جاؤ اور اگر تمہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا حکم نہ ہو تو پھر بے شک دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے ان دونوں

سپاہیوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ۔ ہم یہیں ٹھیک ہیں"...... ان میں سے ایک نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہا ہوں ورنہ میری طرف سے تم بے شک کان پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ جوگو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے ہم دیوار سے پشت لگا کر اطمینان سے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو جکڑے ہوئے ہیں ان بے چاروں نے کیا کرنا ہے"...... دوسرے نے اس جواب دینے والے سپاہی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن کو اپنے کاندھے سے لٹکایا اور پیچھے ہٹ کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"کرنل جوشن اچانک اندر آ سکتا ہے موشو اور اگر اس نے ہمیں اس طرح کھڑے دیکھ لیا تو وہ ہمیں گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرے گا"...... پہلے نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ دروازے کے قریب دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب کرنل جوشن آئے گا تو تمہیں قدموں کی چاپ سنائی دے جائے گی پھر تم الرٹ ہو جانا"...... عمران نے کہا۔

"آخر تم ہمارے ساتھ اس قدر ہمدردی کیوں کر رہے ہو"۔ اس بار دونوں نے ہی انتہائی مشکوک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ کرنل جوشن جب تحقیقات کرائے گا تو اسے ہم سے سودے بازی کرنا پڑے گی اور ہم بہرحال آزاد ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ ہماری وجہ سے تم لوگ خواہ مخواہ تھکتے رہو۔ اب تمہاری مرضی ہے جو چاہے کرو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ جو گو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں دروازے کے قریب کھڑے ہونا چاہئے"...... ایک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پہلے تو وہ ویسے ہی سیدھے کھڑے رہے لیکن عمران کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

"سنو۔ ان دونوں میں سے جس نے بھی پیچھے دیوار سے پشت لگائی سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس ہو جائیں گے اور ہم میں کوئی نہ کوئی بہرحال ان راڈز سے آزاد ہو جائے گا اس لئے سب ہوشیار رہو۔ جو آزاد ہو گا وہ ان دونوں کو کور کرے گا"..... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف گردن موڑ کر پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ہو گا"..... تنویر نے کہا۔

"ضروری کوئی چیز نہیں ہوا کرتی۔ ہمیں بہرحال امکانات پر کام کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"ہم کیا کریں۔ تم لوگوں نے صرف زبان ہی تو آزاد رکھی ہے اس لئے وہ چلا رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ان میں ایک نے لاشعوری طور پر پیچھے ٹیک لگانے کی کوشش کی تو یکلخت کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی تنویر اور ٹائیگر دونوں کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا"..... ان دونوں نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے تنویر اور ٹائیگر کسی ایسے سپرنگ کی طرح اچھلے جیسے انتہائی طاقت سے دبا کر چھوڑا گیا ہو اور وہ دونوں چیختے ہوئے پیچھے جا گرے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے تنویر اور ٹائیگر دونوں کی لاتیں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو گئے۔

"سارے سرخ بٹن پریس کر دو ٹائیگر"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان سب کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے جبکہ اس دوران ٹائیگر نے ان بے ہوش سپاہیوں کی مشین گنیں اٹھا لی تھیں۔

"ایک مشین گن مجھے دو اور دوسری صفدر کو اور تم سب ہیں ٹھہرو گے"..... عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹتے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر نے دوسری مشین گن صفدر کی طرف اچھال دی۔

"صفدر۔ یہ ریڈ آرمی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے یہاں کافی مسلح لوگ ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس کرنل جوشن اور ایلفرڈ کو زندہ پکڑنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیزی سے باہر موجود راہداری میں آگیا۔ یہ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے آگے جا کر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اوپر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اور صفدر دونوں پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھ کر عمران رکا اور اس نے کھلے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک برآمدہ تھا جس کے سامنے کھلا احاطہ تھا جبکہ ایک سائیڈ پر پورچ بنا ہوا تھا۔ پورچ میں چار مسلح آدمی موجود تھے۔

"آؤ"...... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے موجود صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے برآمدے میں آگیا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے حتی الوسع بے آواز انداز میں آگے بڑھ رہے تھے تاکہ پورچ میں موجود چاروں مسلح افراد کے کانوں تک ان کے قدموں کی آہٹ نہ جا سکے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک برآمدے کا ایک دروازہ کھلا اور وہی کیپٹن جو سیکشن انچارج تھا تیزی سے باہر نکلا لیکن ظاہر ہے باہر نکلتے ہی اس کی نظریں اپنی

طرف بڑھتے ہوئے عمران اور صفدر پر پڑ گئیں۔

"تم۔ تم۔ تم کیسے یہاں۔ کیسے"...... اس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں چیختے ہوئے کہا تو پورچ میں کھڑے چاروں مسلح آدمیوں کی گردنیں تیزی سے ان کی طرف گھوم گئیں۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس کیپٹن سمیت وہ چاروں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے۔

"یہاں کا خیال رکھنا"...... عمران نے چیخ کر صفدر سے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس دروازے میں داخل ہو گیا جہاں سے سیکشن انچارج باہر آیا تھا۔ یہ دروازہ ایک راہداری کا تھا جس کی دوسری طرف دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر ایک ہال نما کمرے میں مشینیں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ واقعی مشین روم تھا جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں اور وہاں پانچ آدمی ان مشینوں پر کام کر رہے تھے جبکہ ایک آدمی درمیان میں موجود میز کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بھی ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی۔ عمران کے اس طرح اندر داخل ہونے پر اس آدمی سمیت باقی پانچوں نے بھی مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں چیختے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے نیچے گرے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ آدمی جو درمیان میں کرسی پر بیٹھا تھا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ بھی اپنے سر پر رکھ لیئے تھے۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح مسخ ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کرنل جوشن کہاں ہے۔ بولو"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ اپنے مہمان کے ساتھ جزیرہ کیڈو گئے ہیں اور اپنے ساتھ مشین روم کے انچارج جوگم کو بھی لے گئے ہیں"..... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کب گئے ہیں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی پانچ چھ منٹ پہلے ان کا ہیلی کاپٹر گیا ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"ان کی یہاں کیا باتیں ہوئی تھیں۔ لفظ بلفظ دوہراؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں یہاں آئے۔ کرنل جوشن نے کیپٹن جوگم سے پوچھا کہ نارکم ریز کیا ہوتی ہے۔ کیا وہ مارکو تھم ریز کا سرکٹ توڑ سکتی ہیں یا نہیں اور وہ کیسے نصب ہوتی ہیں جس پر کیپٹن جوگم نے بتایا کہ نارکم ریز انتہائی خطرناک ہوتی ہیں اور وہ پورے جزیرے کو تباہ کر سکتی ہیں لیکن وہ مارکو تھم ریز کا سرکٹ نہیں توڑ سکتیں۔ پھر کرنل

جوشن نے پوچھا کہ کیا ان ریز کو وائرلیس کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے تو کیپٹن جوگم نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر کرنل جوشن نے پوچھا کہ کیا وہ جزیرہ کیڈو پر اس کو چیک کر سکتا ہے۔ اس پر کیپٹن جوگم نے بتایا کہ ایک خصوصی مشین کے ذریعے اسے چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور آف بھی کیا جا سکتا ہے اور وہ خصوصی مشین یہاں موجود ہے تو کرنل جوشن نے اسے مشین لے کر ساتھ جزیرہ کیڈو پر چلنے کا کہا اور پھر کیپٹن جوگم مشین لے کر ان کے ساتھ چلا گیا۔ سیکشن انچارج بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر تک انہیں چھوڑ کر واپس آیا اور ابھی باہر گیا ہے"..... اس آدمی نے بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں کتنے افراد موجود ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"یہاں دو اڑھائی سو مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن آج باکاڈو میں قومی تہوار ہے اس لئے وہ سب انچارج سے اجازت لے کر شہر گئے ہوئے ہیں اور یہاں صرف ہم چند افراد ہیں۔ باہر چار مسلح افراد بھی موجود ہوں گے"..... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا وہیں نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے مشین گن کا رخ ان مشینوں کی طرف کیا اور چند لمحوں بعد تمام مشینیں یکے بعد دیگرے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس برآمدے میں آیا تو یہاں صفدر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

موجود تھا۔

"اپنے ساتھیوں کو بلاؤ صفدر۔ ہم نے کرنل جوشن کے پیچھے جانا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا باہر احاطے میں آیا جہاں ایک طرف باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ انہیں آتا دیکھ کر عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھی بھی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے چلے گئے۔ ان سب کے سوار ہوتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن چلایا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تیزی سے موڑا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا ہے عمران۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے تفصیلات بتا دیں۔

"تو اب تم کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے میرا ارادہ تھا کہ میں کرنل جوشن کے پیچھے کیڈو جاؤں گا اور کرنل جوشن کو اپنے سیکشن کا ہیلی کاپٹر دیکھ کر کوئی شک نہ پڑے گا لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ ہم نے اس جزیرہ واگ پر پہنچنا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کرنل جوشن اور ایفرز دونوں کیڈو سے واگ جزیرے پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہیں ہماری اطلاع مل گئی کہ ہم ان کا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ہم مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے۔ کیا مارکو تھم ریز کا کوئی توڑ مل گیا ہے تمہیں"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی ملا تو نہیں لیکن کیپٹن شکیل کی بات میرے ذہن میں موجود ہے۔ واقعی میں نے اس پر کوئی محنت نہیں کی اور اب میں محنت کرنا چاہتا ہوں اور بزرگ کہتے ہیں کہ محنت کا پھل بھی صبر کے پھل کی طرح میٹھا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ہیلی کاپٹر اب سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"فیول ختم ہو گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہم واگ کے قریب بہرحال پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب کے چہرے بے اختیار بگڑ سے گئے۔ ہیلی کاپٹر کو اب مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے اور پھر اچانک اس کا انجن بند ہو گیا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے گرنے لگا۔

"باہر کود جاؤ۔ اب اور کوئی صورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ان سب نے بھی سائیڈوں سے باہر چھلانگیں لگا دیں جبکہ ہیلی کاپٹر نیچے گرتے ہوئے بھی آگے بڑھتا چلا گیا اور جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر کی گہرائی میں پہنچ کر واپس سطح پر ابھرے تو انہوں نے کچھ دور ہیلی کاپٹر کو پانی میں گرتے اور پھر ڈوبتے ہوئے دیکھا۔ وہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوب رہا تھا جبکہ دور دور تک صرف سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا۔ وہ سب اکٹھے ہو گئے۔

"اس یار بڑے پھلکے ہیں"... صفدر نے کہا۔

"ابھی پھنسے کہاں ہیں۔ پھنسیں گے تو اس وقت جب شارک مچھلیاں ہم پر حملہ کریں گی"۔.. عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر واگ جزیرے تک پہنچ جائے گا لیکن یہاں تو دور دور تک کسی جزیرے کے آثار نظر نہیں آ رہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اب کیا کروں۔ ہیلی کاپٹر راستے سارے لوگوں کا بوجھ تھا۔ اگر تم اور میں اکیلے ہوتے تو لامحالہ جزیرے پر پہنچ جاتے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ان حالات میں بھی تمہاری زبان بکواس کرنے سے باز نہیں رہتی۔ نانسنس"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ موت سے پہلے ہی واویلا شروع کر دیا

جائے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ موت کو ہنستے کھیلتے گلے سے لگانا چاہئے لیکن بزرگوں نے یہ نہیں بتایا کہ موت خوبصورت بھی ہو گی یا نہیں"..... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ مایوس ہو چکے ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"مایوسی تو گناہ ہے جناب صفدر سعید بہادر یار جنگ صاحب اسی لئے تو اتنے طویل عرصے سے تمہارے خطبہ نکاح یاد نہ کرنے کے باوجود مایوس نہیں ہوا"..... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اب ہمیں خود اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کرنا ہو گا" تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی جولیا کے بارے میں یہ باتیں اسے ہمیشہ الرجک کر دیا کرتی تھیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم خود ہی خطبہ نکاح یاد کر کے پڑھو گے۔ خود ہی گواہ ہو گے۔ نہیں مسٹر تنویر، اس طرح نکاح نہیں ہو سکے گا"..... عمران نے بڑے گاڑھے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کوئی اور بات نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"موسم کا حال بتا سکتا ہوں اور یہاں سمندر میں تیرتے ہوئے موسم کا حال ہی کام آ سکتا ہے"..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں لہروں کے ساتھ ساتھ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

آگے بڑھنا چاہئے کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کہیں نہ کہیں کے الفاظ واقعی خاصے وسیع معنی رکھتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل اس بار بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم پہلے فیول چیک نہ کر سکتے تھے۔ فیول میٹر تو تمہاری آنکھوں کے سامنے تھا"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تو ایک ایسا مسئلہ ہے جو تمہیں اور تنویر کو آج تک سمجھ نہیں آیا۔ میری آنکھوں کے سامنے ایک ہی تصویر رہتی ہے اور وہ بہرحال فیول میٹر سے مختلف ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہم کسی جزیرے تک نہ پہنچ سکے تو پھر"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"ہمارے ایک شاعر نے اس موضوع پر پہلے ہی ایک شعر کہہ رکھا ہے کہ اگر ہم غرق دریا ہو کر مرے تو نہ کہیں جنازہ اٹھے گا اور نہ کہیں مزار ہوگا۔ ویسے بھی اس مہنگائی کے زمانے میں وارثان کے لئے کفن دفن خاصا دشوار طلب کام ہے اور پھر مزار بن جائے تو عرس بھی منانا پڑتا ہے۔ چادریں بھی چڑھانا پڑتی ہیں اور قوالیاں بھی کرانا پڑتی ہیں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"اب آپ سے کیا بات کی جائے۔ آپ تو اس طرح باتیں کر

رہے ہیں جیسے ہم کسی ہوٹل میں بیٹھے گپ شپ کر رہے ہوں"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے تم بھی ناراض ہو رہے ہو۔ ارے پھر تو میرا اسکوپ بالکل ہی ختم ہو جائے گا۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری زنبیل میں عمرو عیار سے زیادہ چیزیں موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"چیزیں کہاں ہیں۔ کون سی چیزیں"...... سب نے حیران ہو کر کہا۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر تم دونوں مجھے پکڑ کر اپنے سروں سے اوپر اٹھا لو۔ تاکہ میری اوپر والی جیب پانی سے باہر آ جائے"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

"واہ اب اسی طرح تیرتے ہوئے ہاکاڑو تک چلے جاؤ۔ مجھے دراصل سردی لگ رہی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جب کچھ دیر بعد اس کے لباس سے پانی صاف ہو گیا تو اس نے جیب کی زپ کھولی اور اندر سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ اوپر اٹھا لیا۔

"اب مجھے نیچے اتار دو ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں تم سمیت سیدھا سمندر کی تہہ میں پہنچ جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے آہستہ سے اسے نیچے اتار دیا۔ عمران کا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اونچا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے اپنے جسم کو پانی میں ایڈجسٹ کر لیا تو اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ کیا ایکریمیا سے پاکاؤ شفٹ ہونے کے بعد تمہاری یادداشت بھی غائب ہو گئی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم جینی کو بھی نہ پہچان سکتے ہو گے اور اس کے باوجود ابھی زندہ ہو۔ حیرت ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ سوری پرنس۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ کی کال ہو سکتی ہے۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ اوور"...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی خوش ہو کر لہجے میں کہا گیا۔

"سمندر سے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"سمندر سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ میں اور میرے ساتھی اس وقت پاکاؤ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر کھلے سمندر میں ہیں اور بے یارومددگار تیرتے پھر رہے ہیں کیونکہ ہم جس ہیلی کاپٹر پر سفر کر رہے تھے اس کا فیول اچانک ختم ہو گیا اور ہمیں مجبوراً سمندر میں کودنا پڑا۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی کہ ایک ٹرانسمیٹر ہمارے پاس موجود تھا اور اس سے زیادہ بڑی خوش قسمتی یہ تھی کہ مجھے تمہاری فریکونسی بھی اب تک یاد رہی ہے کیونکہ تمہاری طرح میری ابھی شادی نہیں ہوئی اس لئے میری یادداشت موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میرے پاس ہیلی کاپٹر تو نہیں ہے البتہ میں لانچ بھجوا سکتا ہوں فوری طور پر۔ آپ مزید تفصیل بتائیں۔ اوور"...... رچرڈ نے کہا تو عمران نے اسے مزید تفصیل بتا دی تاکہ وہ لانچ چلانے والے کو تفصیل بتا سکے۔

"اوکے۔ پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک لانچ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ گھاٹ پر میری اپنی چار لانچیں موجود ہیں میں وہاں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں بشرطیکہ کسی شارک مچھلی نے ہمیں تمہاری لانچ آنے سے پہلے نہ دیکھ لیا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جو جگہ آپ بتا رہے ہیں وہاں شارک مچھلیاں نہیں ہیں اس لئے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"آپ بے فکر رہیں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ایک بار پھر مجھے اٹھاؤ تاکہ میں ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں ڈال سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر وہی کارروائی کی اور جب پانی اس کے لباس سے غائب ہوا تو عمران نے زپ کھول کر ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور پھر زپ بند کر دی۔

"یہ آپ نے کس قسم کا لباس پہن رکھا ہے عمران صاحب کہ باقاعدہ زپ جیب پر تو لگی ہوئی ہے اور زپ بھی واٹر پروف ہے اور جیب بھی۔ پہلے تو آپ نے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا تھا اور مجھے تو یہ زپ پہلے نظر نہیں آئی تھی"..... صفدر نے عمران کو دوبارہ پانی میں اتارتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اماں بی کہتی ہیں کہ سب سے پہلے رقم کی حفاظت کرنی چاہئے اس لئے جب میں چھوٹا تھا اور وہ مجھے دو چار روپے دے کر کہیں بھیجتی تھیں تو جیب کو باقاعدہ سی دیا کرتی تھیں۔ اس زمانے میں زپ نہیں ہوتی تھی اس لئے مجبوری تھی لیکن اماں بی کا سبق بہرحال مجھے یاد تھا۔ دوسری بات یہ کہ مجھے معلوم تھا کہ یہ مشن سمندر کے اندر جزیرے میں ہے اس لئے پاکیشیا سے روانگی کے وقت میں نے خصوصی طور پر یہ لباس ساتھ لیا تھا جو مجھے نہیں تو کم از کم میری چیزوں کو تو پانی سے بچا سکے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ اس قدر گہرائی میں پہلے سے کیسے سوچ لیتے ہیں۔ ہمیں تو یہ خیال نہیں آیا تھا ورنہ ہم بھی ایسے ہی لباس ساتھ لے آتے"۔ صفدر نے کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ موتی اور جواہر گہرائی میں ہی ملتے ہیں اس لئے مجھے گہرائی میں غوطہ لگانے کی عادت ہے لیکن آج تک موتی اور جواہر تو نہیں ملے البتہ کچھوے بہت مل جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھوے۔ کیا مطلب"..... صفدر نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کچھوے کا لفظ ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا تھا۔

"کچھوے سست ہوتے ہیں۔ اب تم خود سوچو تم نے خطبہ نکاح یاد کرنے میں کتنی سست رفتاری اختیار کر رکھی ہے اور"۔ عمران نے کہنا شروع کیا اور سب اس کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ آگے بھی تو بولو"..... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا تھا کہ کچھوؤں کی اس سست رفتاری کے باوجود بے چاری جل پری پھر بھی مایوس نہیں ہوئی"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔ شاید عمران کا یہ مذاق اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ گیا تھا۔

"تمہاری یہ بکواس کرنے والی زبان کسی روز بند کرنی ہی پڑے گی"...... یکلخت تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"دیکھا صفدر۔ میری بات کا ثبوت سامنے آ گیا۔ تمہاری اس سست رفتاری کو کسی روز بند کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کرنل جوشن کو آپ نے چکر تو دے دیا اور اس طرح ہم وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن اب آپ کیا کریں گے۔ کیا اس لانچ پر دوبارہ واگ جائیں گے یا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب پہلے ہاکا دوجانا ہو گا۔ اب کچھ خصوصی اقدامات کرنے پڑیں گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک لانچ اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی تو عمران سمیت سب نے اپنے ہاتھ اونچے کر لئے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ رہوڈز کی ہی بھیجی ہوئی لانچ ہے اور ان کے ہاتھ اونچے کرنے سے لانچ کی رفتار پہلے سے بھی بڑھ گئی تھی۔ پھر لانچ انہیں واضح طور پر نظر آنے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی سب چونک پڑے کیونکہ لانچ میں چار افراد موجود تھے اور ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"غوطہ لگاؤ اور پھیل جاؤ۔ یہ دشمن ہیں۔ ہم نے انہیں ختم بھی کرنا ہے اور لانچ بھی حاصل کرنی ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے غوطہ لگایا اور پھر وہ کافی گہرائی میں اترنے کے ساتھ ساتھ سائیڈ میں گھومتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے پانی کی سطح پر ہلچل سی محسوس ہونے لگی اور وہ سمجھ گیا کہ لانچ سے فائرنگ ہو رہی ہے لیکن ظاہر ہے مشین گن کی گولیاں پانی میں گرتے ہی اپنی قوت کھو دیتی تھیں۔ اب لانچ کا سایہ اسے نظر آ رہا تھا جو تیزی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ عمران کو اپنے ساتھی بھی نظر آ رہے تھے اور پھر عمران تیزی سے اس لانچ کے نچلے حصے کی طرف بڑھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی تیزی سے لانچ کے نچلے حصے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ گو لانچ کو تیزی سے حرکت دی جا رہی تھی لیکن بہرحال وہ ایک دائرے میں ہی گھوم رہی تھی اور پھر سطح پر مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی قدرے گہرائی میں تھے لیکن ظاہر ہے وہ زیادہ دیر تک پانی میں نہ رہ سکتے تھے کیونکہ انہیں بہرحال سانس لینے کے لئے سطح سے سر باہر نکالنا ہی تھا۔ وہ کب تک سانس روک سکتے تھے اس لئے عمران جلد از جلد اس لانچ کو الٹانا چاہتا تھا۔ اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور پھر لانچ کا سایہ جیسے ہی انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھے اور عین اس وقت جب لانچ ان کے سروں کے اوپر پہنچی عمران، صفدر اور

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کیپٹن شکیل تینوں کے ہاتھ ایک جھٹکے سے بلند ہوئے اور تیزی سے چلتی ہوئی لانچ ایک جھٹکا کھا کر سائیڈ میں الٹ گئی۔اس کے ساتھ ہی انہیں چار آدمی بری طرح ہاتھ پیر مارتے پانی میں اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے سطح پر بلند ہوئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے مل کر سائیڈ پر ہو کر تیرتی ہوئی لانچ کو سیدھا کیا اور دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر اس پر سوار ہو گئے۔اسی لمحے ان چاروں آدمیوں کے سر بھی سطح پر بلند ہوئے۔ ان میں سے ایک لانچ کے قریب تھا۔عمران نے یکلخت ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے ایک آدمی اوپر اٹھتا ہوا دھماکے سے لانچ کے اندر آ گرا جبکہ ٹائیگر اس دوران لانچ کا انجن جو سائیڈ پر الٹ جانے سے خودبخود بند ہو گیا تھا سٹارٹ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور دوسرے لمحے لانچ ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"واپس ہاکاڈو چلو"...... عمران نے فرش پر پڑے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اس کے ساتھ ہی اس آدمی کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر انگوٹھے سے اس کی شہ رگ کو دبایا تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔اس کا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

"جو پوچھوں سچ سچ جواب دینا ورنہ اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

انگوٹھے کا دباؤ ختم کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز"...... اس آدمی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔وہ عام سا ملاح ہی نظر آ رہا تھا۔

"تمہیں یہ لانچ دے کر کس نے یہاں بھیجا ہے۔بولو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ نے۔ رچرڈ اس لانچ کا مالک ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت غصے کے چراغ سے جل اٹھے۔

"کیا کہا تھا رچرڈ نے۔ بولو"...... عمران نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ تو گیگ باس ہے۔اس کا رابطہ ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا آدمی مرفی لانچوں کا انچارج ہے۔وہ وہیں گھاٹ پر ہی ہوتا ہے۔مرفی نے کہا تھا کہ گیگ باس کی کال آئی ہے اور میں لانچ لے کر جاؤں اور گیگ باس کے آدمیوں کو جو سمندر میں موجود ہیں اٹھا کر لے آؤں اور پھر اس نے مجھے پوری تفصیل بتائی اور پھر وہ واپس چلا گیا کیونکہ گیگ باس کی دو لانچیں سپارو جانے کے لئے تیار ہو رہی تھیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے اس بار اس کے گلے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام لاڈش ہے۔ میں اس لانچ کا انچارج ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"پھر تم ان لوگوں کو ساتھ کیوں لے آئے تھے۔ بولو"۔ عمران نے کہا۔

"میری لانچ میں فیول کم تھا اس لئے میں لانچ لے کر اپنے مخصوص پوائنٹ پر فیول بھروانے گیا تو یہ چاروں آدمی میری لانچ میں آگئے۔ یہ ریڈ آرمی کے آدمی تھے۔ انہوں نے مجھے مجبور کر دیا پھر یہ سرکاری آدمی تھے میں کیسے انکار کر سکتا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ انہوں نے مرفی کی ہدایات سن لی ہیں اس لئے میں وہیں چلوں جہاں مرفی نے کہا تھا ورنہ وہ مجھے گولی مار کر سمندر میں پھینک دیں گے اور لانچ لے جائیں گے اس لئے میں مجبور ہو گیا تھا"...... لاڈش نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اصل بات کیا ہوئی ہے۔ ظاہر ہے اس کی کال ریڈ آرمی نے کیچ کر لی ہو گی اور ظاہر ہے ریڈ آرمی رچرڈ اور اس کے آدمیوں کو جانتی ہو گی اس لئے انہوں نے فوری ایکشن لیا اور اس لانچ میں سوار ہو کر یہاں پہنچ گئے تاکہ انہیں ہلاک کیا جا سکے۔

"لیکن تم نے بہرحال رچرڈ سے غداری کی ہے کہ اس کے دوستوں کے سروں پر مسلح ریڈ آرمی کے آدمی لے آئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں مجبور تھا کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ بگ باس رچرڈ اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے اور یہ لانچیں سمگلنگ میں استعمال ہوتی ہیں اور ریڈ آرمی کو بھی معلوم ہے لیکن بگ باس کے تعلقات ریڈ آرمی کے

سیکشن انچارج سے ہیں اس لئے سیکشن انچارج بگ باس کی سرگرمیوں کی رپورٹ حکومت کو نہیں کرتا۔ پھر یہ سرکاری لوگ تھے میں انکار کر ہی نہیں سکتا تھا"...... لاڈش نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹائیگر لانچ کو گھاٹ کی بجائے اسی طرف لے چلو جدھر ہم پہلے لانچ سے اترے تھے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ اس بار پھر وہاں پہلے کی طرح چیکنگ کی گئی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن ہم اور کسی طرف جا ہی نہیں سکتے کیونکہ وہاں پولیس نے گھیر لینا ہے اور گھاٹ پر یقیناً ریڈ آرمی کے اور آدمی بھی موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ لاڈش ضرور کوئی ایسی جگہ جانتا ہو گا جہاں سے ہم محفوظ طریقے سے جلد از جلد پاکاؤ میں داخل ہو سکیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لاڈش کیا تم لانچ کو گھاٹ کے علاوہ کسی ایسی جگہ لے جا سکتے ہو جہاں سے ہم تمہارے بگ باس تک محفوظ طریقے سے پہنچ سکیں اور یہ سن لو کہ اگر میں نے رچرڈ کو بتا دیا کہ تم نے یہ غداری کی ہے تو تمہارا کیا حشر ہو گا لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں واقعی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم مجبور تھے"...... عمران نے کہا۔

"میں واقعی مجبور تھا جناب۔ ورنہ میں طویل عرصہ سے بگ باس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے گروپ میں ہوں۔ میں تو غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپ پلیز چیف باس کو نہ بتائیں"...... لاڈش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"ہاتھ جوڑنے کی بجائے لانچ لے کر کسی ایسی جگہ چلو جہاں سے ہم حفاظت سے آگے جا سکیں"...... عمران نے کہا تو لاڈش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر ایک طرف ہٹ گیا تو لاڈش نے لانچ کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"آپ رچرڈ کو کال کر دیتے تاکہ وہ اپنے آدمی اور کار وغیرہ بھجوا دیتا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ایک بار پھر کال ٹریس ہو جائے اور سمندر میں تو ہم بچ گئے ہیں وہاں ہاکاڈز میں بچ بھی نہ سکیں"...... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

کرنل جوشن، ایلفرڈ اور ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سیکشن کے مشین روم انچارج کیپٹن جوگم کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا اور جوگم ایک مشین کے ذریعے وہاں چیکنگ کرتا پھر رہا تھا اور وہ دونوں خاموش بیٹھے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہے تھے۔

"نہیں کرنل صاحب۔ کیڈو یا اس کے ارد گرد کہیں بھی ٹارگم ریز کا آلہ نصب نہیں کیا گیا"...... تھوڑی دیر بعد کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں"...... کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کیا تم یہاں کی مشینری کو آپریٹ کر سکتے ہو"...... کرنل جوشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ آسانی سے"...... کیپٹن جوگم نے جواب دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اوکے سجو تنہ ہنری ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں تمہیں نہ صرف میجر کے رینک پر ترقی دیتا ہوں بلکہ اب تم کیڈو کے مشین روم کے انچارج بھی ہو"...... کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن جوگم کا چہرہ مسرت سے پھول کی طرح کھل اٹھا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"تمہیں میرا وفادار رہنے کا حلف دینا ہوگا اور رازداری کا بھی میجر جوگم"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر وفاداری اور رازداری کا حلف دیا۔

"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ عمران نے خواہ مخواہ ہمیں چکر دے دیا اور ہم احمقوں کی طرح یہاں بھاگے چلے آئے"...... کرنل جوشن نے اس بار ایلفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہوا ہو گا"...... ایلفرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف اپنی جان بچانے کی انسانی جبلت کے تحت۔ اس کا خیال ہو گا کہ وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو جائے گا حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اب میں اسے مزید ایک لمحے بھی زندہ نہیں رکھنا چاہتا۔ میجر جوگم ٹرانسمیٹر پر سیکشن سے رابطہ کرو اور میری بات کراؤ کیپٹن شابو سے"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ سارجنٹ کوشو بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی تو میجر جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن بھی چونک پڑا کیونکہ کیپٹن شابو کی بجائے ایک سارجنٹ کال اٹنڈ کر رہا تھا۔

"مجھے دو ٹرانسمیٹر"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر کرنل جوشن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیپٹن شابو کہاں ہے۔ اس نے کال کیوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر کیپٹن شابو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سر قومی تہوار کی وجہ سے ہم سب آپ سے اجازت لے کر شہر گئے ہوئے تھے پھر اچانک مجھے ایک کام یاد آ گیا تو میں واپس سیکشن آیا تو یہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھے۔ ٹارچنگ روم میں مسلح افراد بھی ہلاک ہو چکے تھے جبکہ باہر پورچ میں بھی چار مسلح سپاہی ہلاک ہوئے پڑے تھے۔ کیپٹن شابو کی لاش برآمدے میں پڑی ہوئی تھی جبکہ مشین روم کی ساری مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور وہاں بھی پانچ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور سر ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر میں نے آپ کے آفس سے اٹھایا ہے تاکہ اگر آپ کی کال آئے تو میں اسے اٹنڈ کر سکوں۔ ویسے میں نے ٹرانسمیٹر کی مدد سے شہر میں پھیلے ہوئے ریڈ آرمی کے سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پاکاوڈر میں پھیل کر ان

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پاکیشیائیوں کا سراغ لگائیں۔ اوور"...... سارجنٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل جوشن اور ایلفرڈ کے ساتھ ساتھ میجر جوگم کے چہرے بگڑتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔ وہ لوگ تو جکڑے ہوئے تھے۔ وہ کیسے رہا ہوئے ہیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو وہاں موجود ہی نہ تھا۔ اوور"۔ سارجنٹ نے جواب دیا۔

"یو نانسنس۔ تم سب کو آج ہی ہوا پر جانا تھا۔ نانسنس۔ سب انہیں تلاش کراؤ اور جہاں بھی وہ نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو اور مجھے کامیابی کی اطلاع دو ورنہ میں تمہارے سیکشن کا کورٹ مارشل کر دوں گا۔ نانسنس۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ورنہ میں انہیں ہلاک کر دیتا"...... کرنل جوشن اب ایلفرڈ پر ہی الٹ پڑا تھا۔

"تم نے خود ہی کہا تھا کہ وہ کرسیوں سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے ان آدمیوں کو کوئی لالچ دیا ہے جنہیں تم وہاں چھوڑ آئے تھے ورنہ وہ تو حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور پھر جب وہ رہا ہوئے تو انہوں نے انہیں بھی ہلاک کر دیا"...... ایلفرڈ

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔ بہرحال وہ اب ہاکاڈو سے کہاں جائیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ اوہ۔ وہ کیڈو یا واگ نہ پہنچ جائیں۔ میجر جوگم۔ کیپٹن فوماچو سے میری بات کراؤ"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے سامنے موجود مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے سائیڈ پر موجود ایک رسیور ہک سے اتارا اور اسے منہ کے قریب لے جا کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن فوماچو۔ کرنل جوشن صاحب سے بات کرو"۔ میجر جوگم نے کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن فوماچو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... مشین کے ایک خانے سے کیڈو میں ریڈ آرمی کے انچارج کیپٹن فوماچو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن فوماچو۔ پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر کیڈو پہنچ سکتے ہیں تم ہوشیار رہنا اور اگر کوئی بھی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے تم نے اسے فضا میں ہی ہٹ کر دینا ہے۔ یہ میرا حکم ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کیپٹن فوماچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے یہاں مشین

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

روم میں"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جوشن نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن آف کر دیا اور مائیک واپس میجر جوگم کی طرف بڑھا دیا۔

"میجر جوگم۔ کیا یہاں سے واگ جزیرے اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی سکرین چیکنگ ہو سکتی ہے"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ یہاں تو انتہائی طاقتور مشینری موجود ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے"..... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"تو پھر چیکنگ کرتے رہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یہاں آنے کی بجائے واگ پہنچے ہوں"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"وہ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ وہ تو بار کو تھم ریز کے سرکٹ کی وجہ سے مکمل طور پر سیلڈ ہے"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"اب مجھے کسی بات پر اعتبار نہیں رہا۔ یہ شیطان ہیں۔ اب دیکھو وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو گئے جس میں وہ معمولی سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہ تھے۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ان کا خاتمہ اب ہر صورت میں ہونا چاہئے"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ میں یہاں سے براہ راست ایکریمیا چلا جاؤں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایلفرڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے بہرحال باکاڑو جانا ہو گا اور میں اس وقت تک وہاں نہیں جا سکتا جب تک ان لوگوں کی موت کی حتمی اور یقینی خبر نہ مل جائے"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ میں نے ٹرانسمیٹر کال کیچر کو بھی انتہائی طاقت پر اوپن کر دیا ہے۔ یہ اس قدر طاقتور ہے کہ اگر کال باکاڑو میں بھی ہو گی تو اسے کیچ کر لے گا"..... میجر جوگم نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا کال کریں یا ڈیفنس سیکرٹری کو کال کریں لیکن کیا اس کال کے ذریعے ان کے اڈے کو چیک کیا جا سکتا ہے"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"نہیں سر۔ صرف کال کیچ ہو سکتی ہے"..... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ایلفرڈ۔ تمہارا تو صرف پریس سٹیشن داؤ پر لگا ہوا ہے جبکہ میری زندگی داؤ پر لگ چکی ہے اس لئے اب ان کا خاتمہ مجھے ہر صورت میں کرنا ہو گا اور ایک بار اس عمران کا خاتمہ ہو گیا تو پھر سب معاملات اوکے ہو جائیں گے"..... کرنل جوشن نے ایلفرڈ کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ اسرائیلی حکام اس عمران سے کیوں اس قدر خوفزدہ ہیں۔ یہ تو واقعی کوئی مافوق الفطرت آدمی ہے"..... ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے لیکن اب وہ بچ کر نہ جا سکے گا۔ میں پوری ریڈ آرمی کو اس کے پیچھے لگا دوں گا"..... کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

وہ اس وقت شاید اپنے آپ کو انتہائی بے بس محسوس کر رہا تھا کیونکہ وہ اب یہاں سے کرنل جوشن کی مرضی کے بغیر جا نہیں سکتا تھا اور اسے نظر آ رہا تھا کہ صورتحال لمحہ بہ لمحہ ان کے خلاف ہوتی جا رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد یکلخت ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو میجر جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں چونک پڑے۔

"سر کال کیرئیر سے کال آ رہی ہے" ۔ میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"..... ایک شگفتہ سی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔ عمران کال کر رہا ہے"..... کرنل جوشن نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا تو ایلفرڈ کے ستے ہوئے چہرے پر ہلکی سی چمک ابھر آئی کیونکہ اسے بھی امید بندھ گئی تھی کہ شاید یہ لوگ پکڑے جا سکیں۔

"رچرڈ بول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک اور آدمی کی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ اس رچرڈ کی آواز نہ پہچانتا تھا لیکن وہ خاموش بیٹھا عمران اور رچرڈ کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتا رہا۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو کرنل جوشن بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سمندر میں بے بس ہو چکے ہیں۔

ہم اب آسانی سے ان کا شکار کر سکتے ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر شاید سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے"..... کرنل جوشن نے ایلفرڈ سے کہا۔

"سر۔ یہ جگہ باکاؤ سے نزدیک ہے اس لئے جب تک آپ ہیلی کاپٹر سے وہاں تک پہنچیں گے یہ لوگ لانچ کے ذریعے باکاؤ پہنچ چکے ہوں گے"..... میجر جوگم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ کیا کیا جائے"..... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں رچرڈ کو جانتا ہوں۔ وہ رچرڈ یارڈ کا مالک ہے اور اس کا بہت بڑا سیٹ اپ ہے۔ اس کی کافی تعداد میں لانچیں گھاٹ پر رہتی ہیں اور وہاں گھاٹ پر اس کا خاص کارندہ مرلی ہے۔ یہ مرلی ہی کسی لانچ کو وہاں بھیجے گا اور ریڈ آئی کے لوگ بھی وہاں ڈیوٹی پر موجود رہتے ہیں تاکہ کیڈو کی طرف کسی لانچ کو نہ جانے دیں۔ ان کا انچارج کیپٹن ناکم ہے جس کی فریکوئنسی کا بھی مجھے علم ہے۔ میں اس سے آپ کی بات کرا دیتا ہوں۔ آپ اسے ہدایات دیں کہ مرلی جس لانچ کو بھیجے وہ اس میں زبردستی سوار ہو جائیں اور جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو سمندر میں ہی خاتمہ کر دیں"..... میجر جوگم نے باقاعدہ تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ جلدی کراؤ بات"..... کرنل جوشن نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ میجر جوگم کی تجویز موجودہ حالات میں بہترین تجویز تھی۔ عمران اور اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے ساتھی یہ سمجھ کر مطمئن رہیں گے کہ لانچ رچرڈ کی طرف سے بھیجی گئی ہے جبکہ ریڈاری کے آدمی اچانک ان پر فائر کھول دیں گے اور اس طرح ان کا مارا جانا یقینی ہو جائے گا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ کیپٹن ناکم۔ اوور"...... میجر جوگم نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ناکم بول رہا ہوں لیکن تم تو کیپٹن تھے یہ یکایک میجر کیسے ہو گئے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔ شاید وہ دونوں آپس میں دوست تھے۔

"میں کیڈو سے بول رہا ہوں اور کرنل جوشن صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ ان سے بات کرو۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں کیپٹن ناکم بول رہا ہوں سر۔ اوور"۔ کیپٹن ناکم کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"باکاڈو ساحل کے گھاٹ پر سر۔ یہاں مستقل ہماری ڈیوٹی لگی ہے سر۔ اوور"...... کیپٹن ناکم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"تین سپاہی ہیں سر۔ اوور"...... کیپٹن ناکم نے جواب دیا۔

"رچرڈ بار کے مالک رچرڈ اور اس کے خاص آدمی مرفی کو جانتے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اوور"...... کیپٹن ناکم نے کہا۔

"اور رچرڈ کی مخصوص لانچوں کو بھی دیکھا ہوا ہے تم نے یا نہیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ دیکھا ہوا ہے سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہیلی کاپٹر میں فرار ہوئے اور پھر ہیلی کاپٹر کسی وجہ سے سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا اور اب وہ لوگ سمندر میں بے بسی کی حالت میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر تھا جس سے انہوں نے رچرڈ کو کال کر کے اپنی موجودہ جگہ بتائی اور پھر لانچ بھیجنے کے لئے کہا۔ یہ مرفی ہی کوئی لانچ بھیجے گا۔ تم نے اس لانچ پر قبضہ کرنا ہے لیکن اس طرح کہ مرفی یا رچرڈ کے دوسرے آدمیوں کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر تم اس لانچ پر اس مخصوص جگہ پہنچو اور پاکیشیائی ایجنٹوں پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دو۔ ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے اور وہ بے بس ہیں اس لئے وہ تمہارا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ پھر ان کی لاشیں اس لانچ میں ڈال کر باکاڈو پہنچو۔ اس کے بعد لاشیں تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پہنچانی ہیں۔ سمجھ گئے ہو میری بات۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ لوگ کہاں ہیں۔ اوور"...... کیپٹن ناکم نے کہا اور کرنل جوشن نے اسے وہ ساری تفصیل بتا دی جو عمران نے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے رچرڈ کو بتائی تھی۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں میں ان کی لاشیں یقینی طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دوں گا سر۔ اوور"۔ کیپٹن ناکم نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ رکھنا اور جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہوں تم نے مجھے میری مخصوص فریکونسی پر کال کر کے اطلاع دینی ہے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمام کام احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اور مجھے ناکامی کی نہیں کامیابی کی خبر ملنی چاہئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ کامیابی کی ہی خبر آپ کو ملے گی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو میں تمہیں فوری طور پر میجر کے عہدے پر ترقی دے کر کیڈو سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنا دوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو کرنل جوشن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کو خود ہی آف کر دیا۔

"میجر جوکم اب تم آزاد ہو گئے اور اب تم یہاں کے انچارج ہو سمجھے۔ میں اب واپس باکاڑو جا رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔ میجر جوکم نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایلفرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔

آؤ ایلفرڈ۔ اب یہ شیطان یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے اور اگر سمندر میں نہ بھی ہوئے تو لامحالہ یہ اوپر خشکی پر پہنچیں گے اور پھر میں اس رچرڈ کو اس کے اڈے سمیت فنا کر دوں گا"...... کرنل جوشن نے جوشیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایلفرڈ بھی اس کے پیچھے تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

لانچ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب وہ پاکاڈو جزیرہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا لیکن لاڈش لانچ کو ایک مخصوص سمت کی طرف بڑھائے چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسمیٹر کال میں رچرڈ کا نام لیا تھا اور یقیناً پاکاڈو میں بسنے والے رچرڈ کے نام سے اچھی طرح واقف ہوں گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ پوائنٹ۔ یہ پوائنٹ تو واقعی میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی ہمیں پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں گرنے سے بچا لیا ہے"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں چونکہ بہت پوائنٹ ہوتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ آپ ہر پوائنٹ پر غور کرتے رہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے واقعی بہت اہم بات کی ہے لیکن پاکاڈو میں ظاہر ہے ہمیں ہر صورت میں اس رچرڈ کی امداد تو حاصل کرنی پڑے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی نے اس رچرڈ اور اس کے اڈے کی باقاعدہ خفیہ نگرانی شروع کر دی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں وہاں فون کال کرنی ہو گی کسی پبلک فون بوتھ سے اور میری چھوٹی جیب میں اتنے سکے بہرحال محفوظ ہیں کہ ہم کال کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پاکاڈو میں جا کر بھی ہم ٹرانسمیٹر کال نہیں کر سکتے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اگر دور سمندر سے ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کیچ ہو سکتی ہے تو پاکاڈو کے اندر سے کی جانے والی کال تو یقیناً کیچ ہو جائے گی حالانکہ میں نے وہاں مشین روم میں موجود تمام مشینری کو گولیوں سے تباہ کر دیا تھا لیکن شاید کوئی اور مشین روم بھی ہو گا وہاں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد لانچ پاکاڈو کے ساحل کے ویران حصے میں پہنچ کر رک گئی۔

"جناب۔ یہاں سے آپ قریب ہی موجود ایک پارک تک پہنچ جائیں گے اور وہاں سے آپ کو ٹیکسی مل جائے گی"...... لاڈش نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا۔

"اوکے۔ اب تم بے فکر رہو۔ میں رچرڈ سے کوئی بات نہیں کروں گا اور تم نے بھی اپنی زبان بند رکھنی ہے ورنہ ریڈ آرمی والے تمہیں مار ڈالیں گے"...... عمران نے لانچ سے اترتے ہوئے کہا اور لاڈش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑا سا پیدل چلنے کے بعد وہ ایک تفریحی پارک میں پہنچ گئے۔ عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے مخصوص نمبر ڈائل کئے۔ یہ نمبر ہر ترقی یافتہ علاقے میں ایک ہی رکھے جاتے ہیں تاکہ کسی کو اس کے لئے پریشانی نہ اٹھانی پڑے اور اس کے لئے بوتھ میں سکے ڈالنے کی بھی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رچرڈ بار کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے جیب سے سکے نکالے اور مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"رچرڈ بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچرڈ سے بات کراؤ میں اس کا دوست پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ وہ میری کال کا منتظر ہوگا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... اس بار بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"رچرڈ تمہیں کی جانے والی ٹرانسمیٹر کال کیچ ہو گئی تھی اس لئے مجھے خفیہ انداز میں باکاڈو پہنچنا پڑا ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تمہاری بھیجی ہوئی لانچ سے ہم صحیح سلامت باکاڈو پہنچ گئے ہیں اور اس وقت میں شنک جو پارک کے ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی تمہاری اور تمہارے بار کی نگرانی کر رہی ہو یا انہوں نے ہمارے تم تک پہنچنے کے لئے کوئی اور اقدام اٹھایا ہو اس لئے تم مجھے فوری طور پر کوئی ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو جسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ میں وہاں پہنچ کر پھر تم سے بات کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ جہاں تم موجود ہو وہاں سے دو سو گز کے فاصلے پر مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی رہائشی کالونی ہے۔ اس کی کوٹھی نمبر سولہ پر پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہوگا جس کا نام رالسن ہے۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ میں وہاں فون کر دیتا ہوں وہ تمہارے لئے انتہائی بااعتماد آدمی ثابت ہوگا اور اس کوٹھی کے بارے میں اس کے اور میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا"...... رچرڈ نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اسے کیا کہنا ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا دینا۔ اتنا ہی کافی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر بوتھ سے باہر آیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جو ایک جگہ یوں اکٹھے کھڑے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ سرراہ مل گئے ہوں۔

"آؤ"..... عمران نے دور سے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر واقعی تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی لیکن جدید انداز کی رہائشی کالونی میں داخل ہوگئے۔ کالونی میں بنی ہوئی عمارتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کالونی ابھی حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے۔ عمران کے ساتھی فاصلہ دے کر اس کے پیچھے آرہے تھے۔ یقیناً انہیں اندازہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی پورے پاکاؤ میں انہیں تلاش کر رہی ہو اور ان کے اصل حلیوں سے بہرحال وہ واقف تھے۔ عمران سولہ نمبر کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان باہر آگیا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے"..... عمران نے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ اکیلے ہیں جبکہ بگ باس نے تو بتایا تھا کہ آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ ہوں گے"..... آنے والے نے کہا۔

"وہ بھی آجائیں گے۔ پھاٹک کھلا چھوڑ دو۔ آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس آدمی سمیت اندر داخل ہوگیا۔

"تمہارا نام رانسن ہے ناں"...... عمران نے کہا تو اس نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کے ستے ہوئے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے تمہارے چہرے پر شکوک دیکھ کر ہی تمہارا نام بتایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل بگ باس نے کہا تھا کہ میں آپ کا خصوصی طور پر خیال رکھوں اور آپ اپنے ساتھیوں سمیت آئیں گے لیکن جب آپ اکیلے آئے تو میں الجھ گیا تھا"..... رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لئے عقب میں کھٹکا ہوا تو رانسن تیزی سے مڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھی مڑ گیا۔ کھلے ہوئے پھاٹک سے جولیا اور اس کے بعد اس کے ساتھی اندر داخل ہو رہے تھے۔

"یہ میرے ساتھی ہیں۔ اب تم جا کر پھاٹک بند کر دو"۔ عمران نے کہا تو رانسن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ عمران وہیں پورچ میں ہی رک گیا تھا جہاں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

"کیا یہ نوجوان یہیں رہے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ریڈز کا خاص اور بااعتماد آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ رانسن پھاٹک بند کر کے واپس آیا اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے انہیں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پوری کوٹھی دکھا دی۔

" یہ بتاؤ کہ یہاں میک اپ کرنے کا سامان بھی موجود ہوگا یا نہیں "...... عمران نے سٹنگ روم میں واپس پہنچتے ہوئے رانسن سے پوچھا۔

" میک اپ کا سامان۔ نہیں جناب البتہ آپ حکم دیں تو میں مارکیٹ سے لا سکتا ہوں "...... رانسن نے جواب دیا۔

" تم فی الحال ہم سب کے لئے ہاٹ کافی بنا کر لے آؤ۔ میں اس دوران تمہارے باس سے چند باتیں کر لوں "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور رانسن سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر تقریباً ڈھیر سے ہو گئے تھے کیونکہ وہ بری طرح تھک گئے تھے۔ عمران نے سامنے سنٹرل ٹیبل پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رچرڈ بار "...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی پہلے والی چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رچرڈ سے بات کراؤ "۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کیجئے سر "...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں رچرڈ۔ کیا تمہارا کوئی براہ راست فون نمبر نہیں ہے۔ ہر بار تمہارے اس فون آپریٹر کی انتہائی کرخت اور چیختی ہوئی آواز سننا پڑتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" آپ پہلے بتا دیتے۔ یہاں کا تو ماحول ہی ایسا ہے۔ بہرحال فون نمبر نوٹ کر لیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

" اوکے۔ کم از کم آئندہ یہ تو سکون رہے گا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے چیکنگ کرائی ہے۔ ریڈ آرمی تو نگرانی نہیں کر رہی تمہاری "۔ عمران نے کہا۔

" میں نے چیکنگ کرا لی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں اور ویسے بھی ریڈ آرمی کے سیکشن انچارج کیپٹن شاہد سے میرے بڑے گہرے تعلقات ہیں "...... رچرڈ نے کہا۔

" وہ بے چارہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب تو کوئی اور ہوگا۔ بہرحال تم نے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ کرنل جوشن چیف آف ریڈ آرمی یہاں موجود ہے اور اس کے پاس ٹرانسمیٹر کال کی وجہ سے تمہارا نام پہنچ چکا ہے "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو مجھے فوری طور پر ایکریمیا جانا ہوگا کیونکہ کرنل جوشن تو انتہائی خطرناک آدمی ہے "۔ رچرڈ نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے اگر تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ لیکن جانے سے پہلے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

یہ بتا دو کہ تمہارا آدمی رانسن مارکیٹ سے میک اپ کا سامان اور اسلحہ وغیرہ لے آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ انتہائی قابل اعتماد ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں"...... رچرڈ نے کہا۔

"یہاں اس کوٹھی میں رقم بھی ہے یا مجھے کسی مشین گیم کا سہارا لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں پرنس۔ کوٹھی کے ایک سیف میں بھاری رقم موجود ہے اور رانسن آپ کو رقم دے سکتا ہے۔ آپ رانسن کی بات مجھ سے کرائیں"...... رچرڈ نے کہا اور اسی لمحے رانسن ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ہاٹ کافی کا سامان تھا۔

"رانسن۔ اپنے بگ باس سے بات کرو"...... عمران نے رانسن سے کہا تو رانسن ٹرالی چھوڑ کر تیزی سے عمران کے قریب آیا اور عمران نے رسیور اس کے ہاتھ میں دے دیا اور خود اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس بگ باس۔ میں رانسن بول رہا ہوں"...... رانسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رانسن۔ پرنس کو جس قدر بھی رقم چاہئے اور جب بھی چاہئے سیف سے نکال کر دے دو۔ بلکہ سیف کی چابی ان کے حوالے کر دو اور جو کچھ بھی پرنس بازار سے منگوائیں تم نے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ مجھے کسی قسم کی شکایت نہیں ملنی چاہئے اور یہ سن لو کہ میں

ایک ضروری کام سے فوری طور پر ایکریمیا جا رہا ہوں اور اگر واپسی پر مجھے کوئی شکایت ملی تو تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"بگ باس۔ آپ کو یا پرنس کو میری طرف سے کوئی شکایت نہ ہو گی"...... رانسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ رسیور پرنس کو دو"...... رچرڈ نے کہا تو رانسن نے رسیور عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ارے تم نے تو اس شریف نوجوان کو ڈرا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا میں نے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو ورنہ یہ واقعی ہر لحاظ سے قابل اعتماد آدمی ہے۔ یہ آپ کی خاطر جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اب ایک اور فرمائش سن لو۔ تم نے ایکریمیا جا کر مجھے اینٹی مار کو تھم ریز فوری طور پر بھجوانی ہیں۔ فوری طور پر"...... عمران نے کہا۔

"اینٹی مار کو تھم ریز۔ وہ کیا ہوتی ہیں اور کہاں سے ملیں گی۔ مجھے تو ان کے بارے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک میں ایک سپیشل مارکیٹ ہے جسے ایس ایم مارکیٹ کہا جاتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہے اسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہاں۔ میرا تو اس مارکیٹ میں ہی جزنس ہے۔ وہاں میری لائن کا
قسم کا سامان ملتا ہے۔ کیا وہاں یہ سیٹ مل جائیں گی"...... رچرڈ نے
ا۔

"ایس ایم مارکیٹ میں ایک سپر سٹور ہے جس کا نام رائیو ہے۔
س کا مالک جارج آرتھر ہے۔ میں اسے فون کر کے سمجھا دوں گا۔ میں
چاہتا تو اسے بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ مجھے یہاں دو سیٹ بھجوا دے لیکن
اس میں شاید دیر ہو جائے اس لئے تم نے یہ سیٹ وصول کر کے
جس قدر تیزی سے ممکن ہو یہاں بھجوانا ہے۔ اس ذریعے سے جو بھی
تمہیں محفوظ محسوس ہو۔ بہرحال مجھے یہ سیٹ جلد از جلد چاہئے اور سنو
جارج آرتھر تم سے کوئی رقم وصول نہیں کرے گا۔ تمہیں صرف اپنا
نام اور ہاکاڈو کا نام اسے بتانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں جارج کو ذاتی طور پر جانتا ہوں پرنس۔ میرا اس سے طویل
عرصے سے بزنس ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی آسانی ہو گئی۔ رانسن کے نام پر اور اس
کوٹھی کے پتے پر سیٹ پہنچنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ جائے گا آپ بے فکر رہیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"تم کب جاؤ گے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں سے اپنے ذاتی طیارے سے ہاپان جاؤں گا اور پھر
وہاں سے فوری طور پر ایکریمیا کی فلائٹ پکڑوں گا۔ ہنگ میں یہاں
سے کرا کر جاؤں گا۔ وہاں پہنچ کر میں آپ کو کال کروں گا"...... رچرڈ

نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر
پریس کر دیئے۔ اس دوران رانسن نے کافی کی پیالی اس کے سامنے
رکھ دی تھی اور وہ خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔
عمران نے انکوائری سے ایکریمیا اور ناراک کے ہاکاڈو سے رابطہ نمبر
پوچھے اور پھر جارج سے اس نے تفصیلی بات کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اس چکر میں بات کافی تو کولڈ کافی بن چکی ہو گی"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیالی اٹھا لی۔

"مجھے دو۔ میں اسے گرم کر کے لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"۔
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوائے تنویر کے سب ہنس رہے ہیں۔ اب تم خود سمجھ جاؤ کہ
تم نے کیا غلطی کی ہے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے
کہا۔

"کیا غلطی کی ہے بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے پریشان ہوتے
ہوئے کہا۔

"اگر صفدر اپنا کام کر لے تو پھر تمہاری کولڈ کافی مجھے جا کر گرم
کرنا پڑے گی"...... عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ شادی سے پہلے خاتون خدمت کرتی ہے اور شادی کے بعد یہ فریضہ مرد کو ادا کرنا پڑتا ہے"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کے ذہن میں سوائے اس کیوٹ کے اور کوئی کیڑا ہی نہیں رینگتا۔ نانسنس"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا البتہ اس کا چہرہ کچھ اور بتا رہا تھا۔

"پھر نہ ذہن رہے گا اور نہ بے چارہ کیڑا۔ کیوں تنویر۔ تمہارے کیڑے کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے فضول باتیں پسند نہیں ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ فون پر چیف کو رپورٹ دے سکتے ہیں یا نہیں"...... عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور تنویر کا غصہ لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جائے گا۔

"کیا رپورٹ دوں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو بھی حالات ہیں وہی بتائے جا سکتے ہیں اور کیا بتانا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔ عقلمند لوگ مصیبت کو خود دعوت نہیں دیا کرتے۔ میرا کیا ہے میں تو اس کا ملازم نہیں ہوں اگر وہ چیک نہ دے گا تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ رچرڈ کا سیف یقیناً بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھرا ہوا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بات کرتی ہوں۔ صفدر درست کہہ رہا ہے۔ چیف کو حالات معلوم ہونے چاہئیں"...... جولیا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کرنل جوشن کی ریڈ آرمی عام فوجیوں پر مشتمل نہیں ہے۔ سمجھیں اور فارن کال چیک ہو جانے کا خدشہ بہرحال موجود ہے"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کرنل جوشن باکار سیکشن میں موجود تھا جبکہ ایئرڈ بلاک تو پہنچتے ہی باہر و کرنل جوشن کے روکنے کے نہ رکا اور اس نے کرنل جوشن سے کہہ دیا تھا کہ جب یہ لوگ بلاک ہو جائیں تو وہ اسے فون کر کے بتا دے لیکن اب وہ ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رکنا چاہتا تھا۔ چنانچہ کرنل جوشن کو مجبوراً اسے جانے کی اجازت دینا پڑی اور پھر ایئر سیکشن کی گاڑی اسے ایئرپورٹ چھوڑ آئی جہاں اس کا خصوصی جیٹ طیارہ موجود تھا۔ کرنل جوشن اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ مسلسل شراب پینے میں مصروف تھا لیکن کیپٹن ناکم کی طرف سے کال ہی نہ آ رہی تھی۔

"نانسنس۔ نجانے کیا کر رہا ہے۔ میں کب سے یہاں پہنچ گیا ہوں لیکن اس کی طرف سے کال ہی نہیں آ رہی"۔۔۔۔ کرنل جوشن نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں

وہ لوگ کسی چکر میں نہ پھنس گئے ہوں۔ اس نے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن کوشو سے کہو کہ وہ کیپٹن ناکم کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر اسے کال کر کے پوچھے کہ اس نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی اور پھر مجھے اطلاع دے"۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے سارجنٹ کوشو کو جو کیپٹن شابو کا اسسٹنٹ تھا کیپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر سیکشن کا انچارج بنا دیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ترقی دینے کی وجہ سے وہ اس کا زیادہ وفادار رہے گا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ کیپٹن ناکم کال کا جواب نہیں دے رہا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کال کا جواب نہیں دے رہا۔ کیوں"۔۔۔۔ کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہو یا سمندر میں گر گیا ہو"۔۔۔۔ کیپٹن کوشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گھاٹ پر تمہارے آدمی موجود ہیں یا نہیں"۔ کرنل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ وہاں کیپٹن ناکم کی ہی ڈیوٹی تھی" ...... کیپٹن کوشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں آدمی بھیجو اور معلوم کرو کہ رچرڈ کی لانچ جو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو لینے گئی تھی اس کا کیا ہوا اور اگر معلوم نہ ہو سکے تو پھر اپنے آدمی لانچ میں وہاں بھیجو۔ مجھے بہرحال فوری رپورٹ چاہئے اور ہاں میں نے تمہیں رچرڈ بار اور رچرڈ کی نگرانی کرانے کا کہا تھا اس کا کیا ہوا" ...... کرنل جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نگرانی ہو رہی ہے سر۔ ویسے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی" ...... کیپٹن کوشو نے جواب دیا۔

"نگرانی کرنے والوں سے بھی رپورٹ لے کر مجھے بتاؤ اور کیپٹن ناکم کے بارے میں بھی رپورٹ دو۔ جلدی" ...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران تو عذاب بن گیا ہے۔ کاش میں نے ذولفن سے یہ معاہدہ نہ کیا ہوتا۔ اب تو یہ مسئلہ عذاب بن گیا ہے" ...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ نگرانی کرنے والوں نے رپورٹ دی ہے کہ رچرڈ بار میں دو بار پرنس آف ڈھمپ کی فون کال آئی ہے جسے رچرڈ نے اٹنڈ کیا ہے اور جناب یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ رچرڈ اپنے خصوصی طیارے میں فوری طور پر باچان جا رہا ہے جہاں سے اس کا ارادہ ایکریمیا جانے کا ہے" ...... کیپٹن کوشو نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن ناکم اور اس کے آدمی بھی ناکام رہے ہیں اور عمران اب باکاڈو پہنچ گیا ہے" ...... کرنل جوشن نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے سر" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نانسنس۔ اتنی بات بھی تم نہیں سمجھ سکتے کہ عمران نے رچرڈ کو فون کال کی ہے اور فون سمندر میں تو نہیں لگے ہوئے ہوتے" ...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ...... دوسری طرف سے کیپٹن کوشو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور میں اب سمجھ گیا ہوں کہ رچرڈ فوراً ایکریمیا کیوں جا رہا ہے۔ تم اسے فوری طور پر اغوا کرا کے یہاں ریڈ سیکشن میں لے آؤ اور اسے ٹارچنگ روم میں کرسی پر جکڑ دو اور مجھے فوری اطلاع دو۔ حکم کی تعمیل کراؤ ورنہ وہ نکل جائے گا اور سنو اسے کسی قیمت پر کوئی فون کال نہ کرنے دینا ورنہ وہ اس عمران کو اطلاع دے دے گا اور اس کے ساتھ ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا خصوصی انتظام کراؤ۔ جو

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سکتا ہے کہ عمران یہاں ریڈ کر دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"۔ کرنل جوشن نے اپنی عادت کے مطابق تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کیپٹن کوشو نے کہا اور کرنل جوشن نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو عمران اس ریکارڈ کے ذریعے ایکریمیا سے ایٹمی مارکو تھم ریز منگوانا چاہتا ہے"۔ کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت وہ بری طرح چونک پڑا۔

"یہ سیکشن کے لوگ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ مجھے جاپان سے فوری طور پر سپیشل گروپ کے لوگ منگوانے ہوں گے"۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف ریڈ آرمی کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سپیشل سیکشن انچارج ہونو بول رہا ہوں۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میجر اوساکا سے بات کراؤ۔ اوور"..... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میجر اوساکا بول رہا ہوں سر۔ اوور"..... چند لمحوں بعد سپیشل گروپ کے انچارج میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں میجر اوساکا۔ باکاذو سیکشن ہیڈ کوارٹر سے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں جانتے ہو۔ اوور"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ایک خفیہ مشن پر یہاں باکاذو میں پہنچا ہوا ہے۔ اس کا یہ مشن حکومت پاکیشیا سے بھی خفیہ ہے۔ وہ جزیرہ کیڈو اور اس سے ملحقہ جزیرہ واگ میں جاپان کی خفیہ تنصیبات کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کافی عرصے سے اس مشن پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے دو تین بار کیڈو اور واگ پر حملہ بھی کیا ہے اور ریڈ آرمی کے کئی ایجنٹ اور آدمی بھی ہلاک کر دیئے ہیں۔ ان کے خاتمے کے لئے میں خصوصی طور پر باکاذو آیا ہوا ہوں۔ میں نے واگ جزیرے کو ان کے حملے سے بچانے کے لئے اس کے گرد ایک خصوصی ریز مارکو تھم کا سرکٹ قائم کر دیا ہے اور یہ سرکٹ ایسا ہے کہ سوائے ایٹمی مارکو تھم ریز کے اسے کسی صورت بھی ختم نہیں کیا جا سکتا اور ایٹمی مارکو تھم ریز عمران کو یا تو ایکریمیا سے مل سکتی ہیں یا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

باچان سے۔ اس نے کیڈو پر بھی حملہ کیا اور یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر پر بھی اور اب اس نے پاکاڈو میں اپنے ایک دوست رچرڈ بار کے مالک رچرڈ کو خصوصی طور پر ایکریمیا بھجوا رہا ہے کہ وہ وہاں سے اپنی مارکو تھم ریز لے کر آئے تاکہ وہ ان کی مدد سے مارکو تھم ریز کا سرکٹ توڑ کر واگ جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دے۔ میں نے ریڈ آرمی کے آدمیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس رچرڈ کو اغوا کر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں تاکہ اسے ہلاک بھی کیا جاسکے اور اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی خفیہ پناہ گاہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جاسکیں۔ یہ کام تو ہو جائے گا لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ سیکشن کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کا مقابلہ نہیں کر پا رہے جبکہ اگر کیڈو اور واگ دونوں جزیرے تباہ ہو گئے تو باچان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے گروپ کو یہاں طلب کر دوں اور تم یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے جان بوجھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تاکہ میجر اوساکا کو مطمئن کیا جاسکے۔

"آپ نے پہلے ہمیں یاد کر لیا ہوتا سر۔ تو آپ کو اتنی پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ صرف سپیشل گروپ ہی کر سکتا ہے۔ اوور"...... میجر اوساکا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے پاکاڈو پہنچو اور مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن ہم پاکاڈو میں اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں ٹھہریں گے اور ہم کارروائی کے لئے بھی آزاد ہوں گے۔ البتہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکاڈو پہنچنے کے بعد دنوں نہیں بلکہ گھنٹوں میں ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"میں اس رچرڈ سے ان کی پناہ گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں گا لیکن میں اس وقت تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کروں گا جب تک تم پاکاڈو نہیں پہنچ جاتے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہم خصوصی طیارے پر ایک گھنٹے بعد پاکاڈو میں ہوں گے جناب اور پاکاڈو پہنچتے ہی میں فون پر آپ کو رپورٹ کر دوں گا اور اس کے بعد ہم انتہائی تیز رفتاری سے کام کا آغاز کر دیں گے۔ اوور"...... میجر اوساکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب صحیح طریقے پر کام ہو گا۔ مجھے پہلے ہی اس سیکشن کو بلا لینا چاہئے تھا"...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوشن نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ رچرڈ ٹارچنگ روم میں پہنچ چکا ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں یا نہیں"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ خصوصی حفاظتی انتظامات کر دیئے گئے ہیں سر"۔ کیپٹن کوشو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں ٹارچنگ روم میں آ رہا ہوں۔ تم بھی وہاں پہنچ جاؤ"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر راہداری سے گزرتا ہوا ٹارچنگ روم میں پہنچ گیا جہاں کرسی پر ایک لحیم شحیم ایکریمی بے ہوشی کے عالم میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ کمرے میں کیپٹن کوشو کے ساتھ دو اور آدمی بھی موجود تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں کوڑا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے رچرڈ۔ اس شیطان کا دوست جس نے اسے پناہ دے رکھی ہے"...... کرنل جوشن نے بے ہوش آدمی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ درشت چہرے کا مالک ہے اور اس کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے ہیں کہ یہ سفاک طبیعت کا مالک ہے"۔ کرنل

جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن کوشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے اسے پکڑا ہے اور کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یہ ایئرپورٹ تک پہنچ چکا تھا۔ اس کا خصوصی طیارہ وہاں موجود تھا۔ اس میں فیول بھرا جا رہا تھا اس لئے رچرڈ ریستوران میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔ میرے ایک آدمی نے ویٹر کو خرید لیا اور اس کے شراب کے گلاس میں بے ہوش کرنے والی گولیاں ڈال دی گئیں۔ اس نے جیسے ہی شراب پی وہ نیم بے ہوش ہو گیا تو میرے آدمی اس کے آدمی بن کر اسے اسپتال لے جانے کا کہہ کر اپنی کار میں ڈال کر یہاں لے آئے"...... کیپٹن کوشو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آدمی یونیفارم میں ہوں گے"...... کرنل جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ میں نے خصوصی طور پر انہیں عام لباس میں جانے کا کہہ دیا تھا"...... کیپٹن کوشو نے جواب دیا۔

"اور وہ ویٹر۔ اس کا کیا ہوا۔ لامحالہ اس رچرڈ کا گروپ اس بارے میں وہاں پوچھ گچھ کرے گا کیونکہ وہ طیارے پر نہ جا سکا تھا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ویٹر کو بھاری دولت دی گئی تھی اس لئے وہ اپنی زبان بند رکھے گا سر اور اس کے آدمی وہاں ٹکریں مارتے پھریں گے"۔ کیپٹن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کوشو نے کہا۔

"اس کے اس طرح غائب ہونے کی اطلاع لازماً عمران تک پہنچ جائے گی۔ بہرحال ٹھیک ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔ کرنل جوشن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آیا جائے سر"۔۔۔۔۔ کیپٹن کوشو نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے وہ کسی خیال میں گم تھا اور کیپٹن کوشو کے بولنے کی وجہ سے چونکا ہو۔ کیپٹن کوشو نے اپنی جیب سے ایک سرنج نکالی جس میں بے رنگ سا محلول بھرا ہوا تھا اور سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے رچرڈ کے قریب جا کر کیپ ہٹائی اور پھر سوئی اس کے بازو میں کوٹ کے اوپر سے اندر اتار دی اور اس نے سرنج میں موجود تمام محلول اس کے بازو میں انجیکٹ کر دیا۔ محلول انجیکٹ ہونے کے بعد اس نے سوئی واپس کھینچی اور پھر اس نے سوئی پر دوبارہ کیپ چڑھا کر اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک دیا۔ تھوڑی دیر بعد رچرڈ کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور کچھ دیر بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے کچھ دیر تک اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر وہ چونک کر سیدھا ہونے لگا لیکن ظاہر ہے کرسی کے راڈز میں اس کا پورا جسم بلکہ ہاتھ اور پیر بھی جکڑے ہوئے تھے اس لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا نام رچرڈ ہے اور تم رچرڈ بار کے مالک ہو"۔۔۔ کرنل جوشن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو رچرڈ چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے کرنل جوشن اس کی سائیڈ پر کھڑے کیپٹن کوشو اور ان کے پیچھے کھڑے ہوئے کوڑا بردار اور مشین گن بردار کو دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے کیوں جکڑا گیا ہے"۔۔۔۔ رچرڈ نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید فوری حیرت کے جھٹکے سے نجات حاصل کر چکا تھا۔

"میرا نام کرنل جوشن ہے۔ چیف آف ریڈ آرمی اور یہ کیپٹن کوشو ہے پاکاؤ میں ریڈ آرمی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور تم اس وقت ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو"۔۔۔ کرنل جوشن نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ آرمی سیکشن۔ میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو کبھی ریڈ آرمی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا"۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"تم نے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ کو لانچ بھیج کر سمندر سے نکالا اور اب تم نے اسے پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کے کہنے پر اب ایکریمیا جا رہے ہو تاکہ وہاں سے مخصوص سائنسی ریز کا توڑ لے آؤ اور یہ لوگ باچان کی انتہائی خفیہ تنصیبات کو جو ریڈ آرمی کی حفاظت میں ہیں تباہ کرنے کے مشن پر کام کر رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو رچرڈ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔

"پرنس آف ڈھمپ، ریڈ آرمی اور پاچان کے خلاف کیسے کام کر سکتا ہے۔ پاکیشیا اور پاچان کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اس کا یہاں مشن کسی مجرم تنظیم کے خلاف ہوگا اور ریڈ آرمی کے بارے میں تو مجھے ہرگز معلوم نہیں تھا کہ وہ بھی اس کے خلاف کام کر رہی ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اگر تم سچے ہو تو تمہاری زندگی بچائی جا سکتی ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہلاک اور تمہارے اڈے کو تباہ و برباد کر دیا جائے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے تو ہمیشہ ریڈ آرمی کے ساتھ مل کر ریڈ آرمی کے دشمنوں کے خلاف کام کیا ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ابھی تمہارا امتحان ہو جاتا ہے۔ تم بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم نے کہاں چھپایا ہوا ہے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"میں نے چھپایا ہوا ہے۔ نہیں جناب۔ میں نے تو انہیں کوئی رہائش گاہ نہیں دی"...... رچرڈ نے کہا تو کرنل جوشن کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب تک جو کچھ کہا ہے وہ جھوٹ ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس عمران نے تمہیں دو بار فون کال کی ہے"...... کرنل جوشن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ میں آپ جیسے بڑے افسر کے سامنے کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

"اس کی کھال ادھیڑ دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے سچ نہیں بولتا"...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا تو کوڑا بردار بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ رچرڈ کچھ کہتا کمرہ شائیں شائیں کی آوازوں کے ساتھ ہی رچرڈ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کوڑا بردار آدمی انتہائی بے رحمی اور صفائی کے ساتھ اس طرح مسلسل اس کے جسم پر کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی دیوار پر کوڑے مار رہا ہو۔ اس کے ہاتھ کسی مشین کی طرح چل رہے تھے۔

"بس رک جاؤ"...... کرنل جوشن نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا کیونکہ رچرڈ کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ اس کا لباس پھٹ گیا تھا اور جسم پر جگہ جگہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ چہرہ بھی کوڑوں کی ضربوں سے شدید زخمی ہو کر مسخ ہو گیا تھا۔

"خاصا جاندار آدمی ہے۔ بہرحال کب تک برداشت کرے گا۔ اسے پانی پلاؤ اور ہوش میں لے آؤ"...... کرنل جوشن نے کہا تو مشین گن بردار تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے سائیڈ میں موجود

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

الماری سے پانی کی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور ایک ہاتھ سے اس نے رچرڈ کے جبڑے بھینچ ہی تھے کہ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔

"سر۔ سر۔ یہ تو مر چکا ہے"...... پانی پلانے والے نے کہا تو کرنل جوشن اور کیپٹن کوشو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"مر گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ نانسنس۔ اب کون بتائے گا۔ ویری بیڈ"...... کرنل جوشن نے کہا۔ اس کے لہجے میں مایوسی تھی اور پھر وہ مڑ کر ٹارچنگ روم سے باہر آ گیا۔ کیپٹن کوشو بھی اس کے پیچھے تھا۔

"اس کی لاش کہیں ویرانے میں پھنکوا دو کیپٹن کوشو اور دوسری بات یہ کہ سپیشل سیکشن کے انچارج میجر اوساکا کو میں نے ان لوگوں کے مقابلے پر کام کرنے کے لئے کال کیا ہے۔ اس کی فون کال آئے تو مجھ سے ملوا دینا میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"۔ کرنل جوشن نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا اور پھر قدم بڑھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے الماری سے شراب کی نئی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل ہی منہ سے لگا لی اور جب تقریباً آدھی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ نتیجہ اب اس کے چہرے پر چھائی ہوئی مایوسی کسی حد تک دور ہو گئی تھی۔

"پاکاڑو بڑا شہر نہیں ہے اس لئے میجر اوساکا خود ہی ان لوگوں کو ٹریس کر لے گا"...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ میجر اوساکا کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں میجر اوساکا بول رہا ہوں پاکاڑو سے"...... چند لمحوں بعد میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔

"تم پہنچ گئے ہو یہاں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں اپنے گروپ کے ساتھ پوری تیاری سے آیا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے اس عمران کے آدمی رچرڈ کو اغوا کرایا تھا تاکہ اس سے اس کی پناہ گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں لیکن وہ معمولی سے تشدد سے ہی ہلاک ہو گیا اس لئے اب تمہیں خود ہی اسے اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنا ہو گا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"کیا یہ رچرڈ کوئی سیکرٹ ایجنٹ تھا جس کا تعلق عمران سے تھا"...... میجر اوساکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وسلے کا سمگلر تھا۔ ویسے دوستی ہو گی یا پھر دولت کے لالچ نے کام دکھایا ہو گا"...... کرنل جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اس کا اڈا کہاں ہے کیونکہ وہاں سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"..... میجر اوساکا نے کہا۔

"رچرڈ باز کا مالک تھا وہ اور اسلحے کا بین الاقوامی سمگلر تھا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"بس اتنا کافی ہے جناب اب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لوں گا اور انہیں ہلاک بھی کر دوں گا۔ اب یہ میری ذمہ داری ہے"..... میجر اوساکا نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب رہو گے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ دارالحکومت سے اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس کی کال ہے جناب۔ وہ آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہ خدشہ ابھرا تھا کہ کہیں اس عمران نے ڈیفنس سیکرٹری سے تو بات نہیں کی لیکن پھر اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کراؤ بات"..... کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس ماکیتو بول رہا ہوں"۔

چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ بہرحال وہ پاچان کی سب سے طاقتور ایجنسی ریڈ آرمی کا چیف تھا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ایک اہم دورے پر گئے ہوئے ہیں اور جناب پرائم منسٹر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال کی ہے کیڈو جزیرے کے سلسلے میں اس لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو اس میٹنگ میں شریک ہونے کی اطلاع دی جائے۔ آپ فوراً دارالحکومت پہنچ جائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کیڈو جزیرے کے سلسلے میں کال کا سن کر اس نے یہی سمجھا تھا کہ چونکہ ڈیفنس سیکرٹری ملک سے باہر تھے اس لئے اس عمران نے یقیناً اپنے چیف کو اطلاع دی ہو گی اور پاکیشیائی حکومت نے اس سلسلے میں پرائم منسٹر سے بات کی ہو گی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ کھل کر بات کرے گا کہ ڈولفن کے بارے میں اسے اطلاع نہ تھی۔ یہ کام میجر چانگ اور ہنری کی سازش سے ہوا تھا اور اسے جب اطلاع ملی تو اس نے اس کے کرو مار کو ختم کر کے اس کا سرکٹ قائم کر کے اسے سیلڈ کر دیا تاکہ حکومت کو اطلاع دی جا سکے۔ اسے یقین تھا کہ پرائم منسٹر صاحب بہرحال اس پر کسی قسم کا کوئی شک نہ کریں گے کیونکہ حکومت کی نظروں میں اس کا ریکارڈ بے داغ تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

یہ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس احاطے میں پہنچ گیا جہاں ایک طرف ہیلی پیڈ پر ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔

"کیپٹن کوشو کو کال کرو اور ہیلی کاپٹر پائلٹ کو بھی"۔ کرنل جوشن نے پورچ میں موجود ایک سپاہی سے کہا تو وہ سپاہی تیزی سے دوڑتا ہوا اندرونی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن کوشو اور اس کے بعد ایک اور باوردی آدمی باہر آ گیا۔ دوسرا آدمی ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا۔

"ہیلی کاپٹر تیار کرو۔ ہم نے فوراً دارالحکومت جانا ہے"۔ کرنل جوشن نے پائلٹ سے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی پیڈ پر کھڑے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ جا رہے ہیں سر"...... کیپٹن کوشو نے کہا۔

"ہاں۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال کی ہے جس میں میری شرکت ضروری ہے اس کے لئے اسسٹنٹ ڈیفنس سیکرٹری نے کال کی تھی"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن کوشو نے کہا۔

"سپیشل گروپ یہاں پہنچ گیا ہے۔ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرے گا۔ اب جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ نہ ہو جائے تم نے سپیشل گروپ کے انچارج میجر اوساکا کے تحت کام کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے تمہاری یا تمہارے آدمیوں کی ضرورت

پڑے اور اگر وہ کال کر کے میرے بارے میں معلوم کرے تو اسے بتا دینا اور جیسے ہی یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہوں اس نے مجھے فوری طور پر رپورٹ دینی ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن کوشو نے کہا تو کرنل جوشن سر ہلاتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ کیپٹن کوشو مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران اور اس کے ساتھی سٹنگ روم میں موجود تھے۔ انہوں نے کھانا کھا لیا تھا اور کھانا کھانے کے بعد عمران نے رانسن کو مارکیٹ بھیجا تھا تاکہ وہ نہ صرف میک اپ کا خصوصی سامان لے آئے بلکہ ان سب کے لئے دوسرے لباس بھی خرید کر لے آئے اور اس وقت وہ سب رانسن کے انتظار میں سٹنگ روم میں موجود ہلکی پھلکی گپ شپ کر رہے تھے۔

"عمران صاحب اب جب تک رچرڈ ایکریمیا سے ایتھنی مارکو تھم نہ بھیجے ہمیں یہیں رہنا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا واقعی اور کوئی حل نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو طے ہے کہ حکومت باچان کو ڈولفن کے اس اڈے کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے کیوں نہ اسے باقاعدہ حکومت باچان کے علم میں لایا جائے۔ وہ ظاہر ہے خود ہی اسے تباہ کر دے گی اس طرح بھی تو ہمارا مشن مکمل ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سوچ لو۔ اس طرح تمہارا چیف یہ سمجھے گا کہ ہم مشن میں ناکام رہے ہیں اس لئے یہ کام دوسروں کے ذریعے کرانا چاہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو کام حکومتی سطح پر ہو سکتا ہے اس کے لئے سیکرٹ سروس کو استعمال کرنا تو حماقت ہے۔ تمہیں شاید اپنے چیک کی فکر ہو گی لیکن اگر ایک چیک تمہیں نہیں ملے گا تو کیا ہو جائے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ کنجوس چیف کے ماتحت بھی کنجوس ہی واقع ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ چیک کی رقم مجھ سے لے لینا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ مجھ سے لے لینا چیک کی رقم"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم ہے تمہارے بینک اکاؤنٹ میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ جتنی بھی ہو تمہیں بہرحال اتنی مالیت کا چیک مل جائے گا جتنی تم چیف سے وصول کرتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"مس جولیا اس نے جان بوجھ کر زیادہ رقم بتا دی ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"میں چیف سے پوچھ لوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"تنویر واقعی رقیب ہے۔ اچھی بھلی رقم کمانے کا سکوپ بنا تھا اسے بھی ختم کر دیا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بتاؤ تو سہی۔ کتنی رقم کا چیک وصول کرتے رہتے ہو تم چیف سے"...... جولیا نے کہا۔ وہ شاید اب اس بات میں دلچسپی لے رہی تھی۔

"رقم۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا چیف جو دنیا کا سب سے بڑا کنجوس ہے اور شاید قارون بھی اتنا کنجوس نہ ہو گا وہ مجھے رقم دے گا۔ ہونہہ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں خواہ مخواہ چیف کو بدنام کرتے رہتے ہو۔ چیف اگر کنجوس ہوتا تو ہماری تنخواہیں اور ہمارے اخراجات پر کبھی تو اعتراض کرتا۔ اس نے آج تک ایک پیسے پر بھی اعتراض نہیں کیا"۔ تنویر نے کہا۔

"تم اس کے فرمانبردار، تابعدار بلکہ بے کار ماتحت ہو اس لئے وہ تمہیں بے کاری الاؤنس دیتا رہتا ہے۔ دراصل تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ دوسرے ممالک کے سیکرٹ ایجنٹ کیا وصول کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے البتہ تنویر کے چہرے پر

غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہم اگر بے کار ہیں تو تمہاری وجہ سے بے کار ہیں۔ تم ہمیں کام ہی نہیں کرنے دیتے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوائے جولیا کی باتوں پر تالیاں پیٹنے کے اور تمہیں آتا ہی کیا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ غصے سے مسخ سا ہو گیا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... تنویر نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ یہ مذاق ہو رہا ہے اور تم"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے کیا حق ہے میری توہین کرنے کا"...... تنویر نے قدرے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ چیک کی رقم بتا رہے تھے"...... عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور حالات بگڑتے چلے جائیں گے۔

"بے چاری رقم۔ تو تم آج یہ سیکرٹ آؤٹ کرانا چاہتے ہو تو پھر دل تھام کر بیٹھو۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ تمہارا چیف سرے سے کوئی رقم دیتا ہی نہیں"...... عمران نے بڑا سسپنس پیدا کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ رقم آپ چیک پر خود بھرتے ہیں۔ چیف صرف دستخط کرتا ہے"...... صفدر نے فوراً ہی کہا تو سب بے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اختیار چونک پڑے۔

"کیا واقعی"...... جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو ایک ہی چیک میں پوری حکومت پاکیشیا کا خزانہ خالی ہو جاتا۔ ایسی کوئی بات نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا مطلب ہے تمہاری بات کا"...... جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف چیک پر صرف دو ہندسے لکھ دیتا ہے۔ ایک سے نو کے درمیان اور باقی صفریں ڈالنے والا کام وہ میرے حوالے کر دیتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ تو پھر بھی خزانہ خالی کر سکتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک خالی کر سکتا ہوں کیونکہ وہ ان دو ہندسوں کے آگے پوائنٹ ڈال دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب اس طرح خاموش ہو گئے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو لیکن چند لمحوں بعد وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ پوائنٹ کا مطلب ہے اعشاریہ اور اس کے بعد ڈالی جانے والی صفریں واقعی صفر ہی ہو جاتی ہیں اور آپ کو صرف دو ہندسوں والی رقم ہی ملتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا چیف تو ہمیشہ ننانوے کے چکر میں ہی پڑا رہتا ہے"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رانسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ایکریمی نوجوان تھا اور اسے دیکھ کر عمران اور اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ رانسن اس طرح بھی کسی اجنبی کو براہ راست اندر لے آ سکتا ہے۔

ختم شد

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ریڈ آرمی

حصہ دوم

نیٹ ورک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

کیا ۔ عمران کے دوست رچرڈ نے غداری کی اور ریڈ آرمی کے ساتھ مل گیا —

کیا ۔ عمران جزیرہ ڈاگ کو اپنا ہی کر سکا یا ناکامی اس کا مقدر ٹھہری —

کیا ۔ کرنل جوشن ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوا ۔ یا

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طویل اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کا آخری نتیجہ کیا نکلا

کامیابی — یا — موت

کیا ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دولفن اور ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کو شکست دے سکی

یا — خود بے بسی کی موت کا شکار ہو گئی —

انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز واقعات

سطر سطر پر پھیلا ہوا انتہائی سسپنس

مسلسل اور نان اسٹاپ ایکشن

ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کی حامل ہے

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

خاموش چیخیں

معنف : ۔ مظہر کلیم ایم اے

- خاموش چیخیں، جنہوں نے ایک لمحے میں عمران کے ملک کے دو ہزار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۔
- خاموش چیخوں کا آئندہ ٹارگٹ دولاکھ افراد تھے ۔ خاموش چیخیں درحقیقت کیا تھیں ؟
- عمران اور اس کی پوری ٹیم ایک جنون کے عالم میں خاموش چیخوں کا پیچھا کرتی ہے پھر قدم قدم پر موت کا پھندا — ہر لمحہ عذاب کا لمحہ ۔
- دولاکھ افراد کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ۔
عمران اور اس کی ٹیم اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی ۔
- دولاکھ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی عقابوں کو کبوتروں کے پیچھے چھوڑ کر تماشہ دیکھ رہے تھے ۔
- کیا خاموش چیخوں نے دولاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا — یا
خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں ؟ غیر ملک میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز ایڈونچر

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران سیریز

ریڈ آرمی نیٹ ورک

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہاکاڈو میں اپنے دوست رچرڈ کی دی ہوئی کوٹھی میں موجود تھا جبکہ رچرڈ کا بااعتماد آدمی رانسن عمران کے لئے ضروری اسلحہ لینے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن پھر اچانک رانسن کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اجنبی بھی تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اجنبی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان خوفناک حالات میں کوئی اجنبی اس طرح اچانک ان کے سروں پر پہنچ جائے گا۔

" یہ بگ باس رچرڈ کے بیٹے اور ان کے اسسٹنٹ ڈیوڈ ہیں "۔ رانسن نے شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر فوراً ہی اپنے ساتھ آنے والے اجنبی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے تعارف سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے تنے ہوئے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"آپ میں سے پرنس کون ہیں"...... ڈیوڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام پرنس ہے۔ رچرڈ نے تو کبھی تمہارے بارے میں مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا"...... عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ان کی زندگی میں مجھے سامنے آنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں صرف انہیں اسسٹ کیا کرتا تھا"...... ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے رچرڈ کو۔ کیا اس کے جہاز کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ انہیں پہلے اغوا کیا گیا اور اب سے تھوڑی دیر پہلے ان کی لاش ایک ویران جگہ سے ملی ہے۔ ان پر بدترین تشدد کیا گیا ہے۔ ان کے چہرے اور پورے جسم پر کوڑوں کے نشانات اور زخم ہیں۔ ڈیڈی دل کے مریض تھے اس لئے شاید وہ یہ سفاکانہ تشدد برداشت نہ کر سکے اور ہلاک ہوگئے"...... ڈیوڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غم کے گہرے سائے تھے جبکہ ساتھ کھڑے ہوئے رانسن کا چہرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

"کس نے اغوا کیا ہے۔ اور کب۔ اس نے تو مجھے فون پر کہا تھا کہ وہ فوری طور پر اپنے خصوصی طیارے سے باچان جا رہا ہے اور پھر

وہاں سے وہ پہلی فلائٹ سے ایکریمیا چلا جائے گا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے مجھے بھی یہی کہا تھا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ ایئرپورٹ پر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں نے ہاکاڈو کے تمام ہسپتالوں سے رابطے کئے لیکن کہیں سے بھی ان کی موجودگی کی اطلاع نہ ملی۔ ابھی ہم انہیں تلاش کر ہی رہے تھے کہ اچانک ان کی لاش ملنے کی اطلاع ملی۔ چنانچہ ہم موقع پر پہنچے تو وہاں ان کی لاش موجود تھی۔ ان کے پورے جسم اور چہرے پر کوڑوں کے زخم اور نشانات تھے۔ پولیس ڈاکٹر نے انہیں چیک کیا اور کہا کہ ان کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی ہے۔ ویسے وہ دل کے بھی مریض تھے۔ اس پر میں نے اپنے خصوصی ڈاکٹر کو بلایا۔ اس نے بھی یہی رپورٹ دی کہ بے پناہ اور انتہائی سفاکانہ تشدد کی بنا پر ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کے بارے میں تو انہوں نے بتایا تھا لیکن آپ کہاں تھے اس بارے میں مجھے معلوم نہ تھا۔ پھر رانسن نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر اس نے بتایا کہ آپ یہاں ہیں تو میں رانسن کے ساتھ یہاں آگیا"...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں مارکیٹ میں تھا کہ وہاں میں نے بگ باس کی لاش ملنے کے بارے میں سنا تو میں پریشان ہو گیا اور پھر میں نے بار میں رابطہ کیا تو چیف ڈیوڈ سے بات ہوئی۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

میں نے بتا دیا جس پر انہوں نے مجھے بار میں بلایا اور پھر ہم اکٹھے یہاں آگئے"...... رانسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ ایئر پورٹ سے اغوا کیا گیا اور پھر اس پر تشدد کیا گیا اور اس تشدد کے نتیجے میں رچرڈ ہلاک ہو گیا۔ کچھ پتہ چلا کہ کس نے ایسا کیا ہے۔ کوئی کلیو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی افسوس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جی ہاں۔ اور اسی لئے میں آپ سے فوری ملنا چاہتا تھا۔ میرے آدمیوں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق یہ سارا کھیل ریڈ آرمی کے بغیر وردی والوں نے کیا ہے۔ وہ ایئر پورٹ پہنچے۔ انہوں نے وہاں ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر ڈیڈی کی شراب میں بے ہوشی کی دوا ملوائی اور جب ڈیڈی بے ہوش ہو گئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ڈیڈی کے آدمی بتا کر انہیں ہسپتال لے جانے کا کہہ کر انہیں کار میں ڈال کر لے گئے۔ اس کار کا نمبر معلوم ہو گیا ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کار ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے نام رجسٹرڈ ہے اور ان آدمیوں کے حلیوں سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ان کا تعلق ریڈ آرمی سے ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری اور رچرڈ کی فون کال بھی چیک کر لی گئی اور اسے اس لئے اغوا کیا گیا کہ اس سے ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن رچرڈ نے بہادروں کی طرح جان دے

دی لیکن انہیں اس رہائش گاہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ورنہ اب تک ریڈ آرمی یہاں ریڈ کر چکی ہوتی۔ ڈیوڈ مجھے رچرڈ کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے۔ وہ میرا بہت طویل عرصے سے گہرا دوست تھا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ نے جب پہلی بار انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا تو میں ان کے پاس موجود تھا اور پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے مجھے آپ کے بارے میں تفصیل بتائی تھی۔ میں آپ سے اس لئے ملنا چاہتا تھا کہ اب ڈیڈی کے بعد میں بگ باس ہوں اور آپ ڈیڈی کے دوست ہیں اس لئے آپ میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں اور جو سہولیات آپ کو ڈیڈی نے دی ہیں میں اس سے بڑھ کر دوں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی رچرڈ کے قابل فخر بیٹے ہو لیکن ایک بات بتا دوں کہ رچرڈ نے چونکہ زبان نہیں کھولی اس لئے کرنل جوشن اب لازماً رچرڈ بار کے دوسرے آدمیوں کو ٹرائی کرے گا اور وہ انتہائی احمق آدمی ہے اس لئے تم نے محتاط رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں ہر طرف سے نہ صرف محتاط رہوں گا بلکہ اب ریڈ آرمی کے ساتھ ہماری کھلی جنگ ہو گی"...... ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ سرکاری ادارہ ہے۔ اس سے کھلی جنگ کرنے کی حماقت نہ کرنا ورنہ حکومت سے مقابلہ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ البتہ جن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

لوگوں نے رچرڈ پر تشدد کیا ہے یا کرایا ہے ان سے تم پرائیویٹ طور پر انتقام لے سکتے ہو اور میرا وعدہ کہ رچرڈ پر تشدد کئے جانے کا ان لوگوں سے پورا پورا بدلہ لیا جائے گا"....... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ آپ بہرحال مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"بس تم نے ہوشیار اور محتاط رہنا ہے"....... عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران سے مصافحہ کر کے رانسن کے ساتھ واپس چلا گیا۔

"میں گیٹ بند کر آؤں"....... رانسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رچرڈ کی بات اور تھی لیکن یہ ڈیوڈ ابھی ناتجربہ کار ہے۔ اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو یہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دینی چاہئے"....... صفدر نے رانسن اور ڈیوڈ کے باہر جاتے ہی کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے نئے ٹھکانے کا رانسن کو بھی علم نہ ہو سکے۔ رانسن میک اپ کا سامان اور لباس لے آیا ہو گا اس لئے ہم رانسن کو کسی کام کے لئے مارکیٹ دوبارہ بھجوا دیتے ہیں۔ اس کی غیر حاضری میں میک اپ اور لباس بدل کر ہم یہاں سے نکل جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن لباس کی تفصیلات تو رانسن کو معلوم ہو گی"....... جولیا نے کہا۔

"لباس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہم علیحدہ علیحدہ دوبارہ بھی خرید سکتے ہیں۔ اصل بات ہمارے چہروں پر میک اپ کی تھی"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے رانسن واپس آیا تو اس نے بڑے بڑے کئی ڈبے اٹھائے ہوئے تھے۔

"سر۔ آپ کا سامان ان ڈبوں میں موجود ہے"....... رانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اسلحہ مارکیٹ چلے جاؤ۔ میں تمہیں ایک لسٹ دے دیتا ہوں صرف چند خاص چیزیں لینی ہیں۔ وہ لے آؤ"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"....... رانسن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر موجود ایک عام سے پیڈ کا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر اس پر تین چار چیزیں لکھ کر اس نے لسٹ رانسن کے ہاتھ میں دے دی۔

"رقم کا پرابلم تو نہیں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"نو سر"....... رانسن نے کہا تو عمران نے سر ہلایا تو رانسن لسٹ کو جیب میں ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"صفدر تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ"....... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"سامان اٹھاؤ اور تیاری کرو"....... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بعد وہ سب اپنے اپنے ناپ کے لباس لے کر مختلف کمروں کے ڈریسنگ رومز کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے بھی اپنے ناپ کا لباس لیا اور پھر اس نے بھی ملحقہ باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لیا۔ لباس تبدیل کر کے جب وہ باہر آیا تو صفدر لباس لے کر جا چکا تھا۔ عمران نے ماسک منگوائے تھے کیونکہ انہیں آسانی سے سیٹ بھی کیا جا سکتا تھا اور اتارا بھی جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک ماسک اپنے لئے منتخب کیا اور پھر اس نے اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ مطمئن ہو گیا تو ڈریسنگ روم گیا اور اس نے آئینے میں چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر واپس آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے پھر انہوں نے بھی ماسک میک اپ کر لیا۔

"اب ہمارے پرانے لباس اور یہ ڈبے وغیرہ سب اٹھا کر کچن میں لے جاؤ اور انہیں جلا کر راکھ کر دو ورنہ ان کی وجہ سے بھی ہم ٹریس ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اور تنویر نے لباس اور ڈبے وغیرہ اٹھائے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب اس مار کو تھم ریز کا کیا ہو گا عمران صاحب۔ اب رچرڈ تو ہلاک ہو چکا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب فوری طور پر اینٹی مار کو تھم ریز کی فراہمی تو ممکن نہیں ہے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جس جارج کی ٹپ آپ نے رچرڈ کو دی تھی وہ اسے براہ راست یہاں نہیں بھجوا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی مہنگی ریز ہیں اور ایکریمین دفاعی لیبارٹریوں سے اسے حاصل کرنا پڑتا ہے اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی اس سے سر چڑھ جائے وہ اسے حاصل کرنے کے لئے پورا زور نہیں لگائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ یہاں سے ہم باچان اور وہاں سے ہم ایکریمیا پہنچ جائیں۔ وہاں سے یہ اینٹی مار کو تھم ریز بھی حاصل کر لیں اور ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام بھی کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا مشن فی الحال اس واگ پر ڈولفن کے پریس سیکشن کے خلاف ہے اس لئے میں کسی اور چکر میں نہیں الجھنا چاہتا لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ریڈ آرمی کے خلاف کھل کر کام کیا جائے کیونکہ اب کرنل جوشن بھی کھل کر مقابلے پر آ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو اسی لمحے ٹائیگر اور تنویر واپس آ گئے۔

"باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کسی اسٹیٹ ایجنسی کا نمبر دے دیں"...... عمران نے ایکریمین

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن ابھی آدھے نمبر ہی اس نے پریس کئے تھے کہ اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ریڈ آرمی یہاں آسانی سے معلوم کر لے گی کہ ہم نے کسی اسٹیٹ ایجنسی سے کوئی رہائش گاہ حاصل کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"آتے ہوئے میں نے ایک کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ دیکھا تھا اور یہاں کوٹھیاں فرنشڈ حالت میں کرائے پر دی جاتی ہیں اس لئے وہاں لازماً فرنیچر وغیرہ بھی موجود ہو گا۔ فی الحال تو وہاں چلتے ہیں پھر آئندہ کے بارے میں سوچ لیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایک ایک کر کے کوٹھی سے نکلے۔ عمران سب سے آخر میں کوٹھی سے باہر آیا۔ اس نے ایک رقعہ لکھ کر رانسن کے لئے میز پر رکھ دیا تھا کہ انہیں اچانک پاکیشیا سے کال آگئی ہے اس لئے وہ فوری طور پر واپس پاکیشیا جا رہے ہیں اور پھر وہ کوٹھی سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی پر پہنچ گیا جس پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور بورڈ پر ایک اسٹیٹ ایجنسی کا نام اور فون نمبر بھی درج تھا۔ عمران کے

ساتھی ادھر ادھر موجود تھے۔ کوٹھی کے پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی سے گزر کر عقب میں آگیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اچھل کر کوٹھی کی دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ ایک لمحے کے لئے دیوار پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ اندر اتر چکا تھا۔ عقبی طرف ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے کھول دیا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر آ گئے۔

"دروازہ بند کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر وہ اندر ایک سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا ہونا چاہئے"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم ہم سے پوچھ رہے ہو"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہ خاموشی سے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ اب ہمارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم خود اینٹی مار کوتھم ریز ایکریمیا سے حاصل کریں اور پھر جا کر اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اسے تباہ کر دیں۔ دوسرا حل یہ ہے کہ ہم باچان حکومت کو کال کر کے اسے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سارے حالات بتا دیں۔ پھر وہ انکوائری کر کے خود ہی ڈولفن کے اس پریس سیکشن کے خلاف کارروائی کریں اس لئے تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایکریمیا چلا جاتا ہوں اور وہاں سے اینٹی مارکو تھم ریز لے آتا ہوں“...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

”تمہارا مقصد ہے کہ ہمیں خود تمام کارروائی کرنی چاہیئے ۔ تمہاری رائے میں نے سن لی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہے اس لئے سیکرٹ سروس کے ممبران اور ڈپٹی چیف کی رائے زیادہ اہمیت رکھتی ہے“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میرا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ چیف کے سامنے یہ دونوں صورتیں رکھ دی جائیں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جائے لیکن تم کہتے ہو کہ فارن کال چیک ہو سکتی ہے“...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کرنل جوشن اب کھل کر مقابلے پر آ گیا ہے اس لئے اب ڈیفنس سیکرٹری والی دھمکی بھی کارگر نہیں رہی“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا یہ صرف دھمکی تھی“...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”ہاں۔ یہ بات درست ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری مجھے جانتے ہیں

لیکن میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ باچان میں کرنل جوشن کی جو حیثیت ہے وہ ڈیفنس سیکرٹری کو آسانی سے مطمئن کر سکتا ہے اس لئے یہ صرف دھمکی تھی“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تمہاری اس بات کا کیا مطلب تھا کہ باچان حکومت کو کال کر کے اسے بتایا جائے اور وہ کارروائی کرے“...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”باچان حکومت صرف ڈیفنس سیکرٹری پر ہی مشتمل نہیں ہے۔ وہاں پرائم منسٹر بھی ہوتا ہے اور وہ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی زیادہ بااختیار ہوتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارے باچان کے پرائم منسٹر سے بھی تعلقات ہیں“۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

”تعلقات کیا ہونے ہیں۔ میں اس کے ملٹری سیکرٹری کو کال کر کے ایک ہمدرد کے طور پر ساری بات کہہ دوں گا۔ ظاہر ہے اس کے بعد لازماً انکوائری ہو گی اور پھر یہ بات سامنے آ جائے گی اور پھر اس کے بعد کارروائی لازمی ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس طرح نامعلوم کالوں پر حکومتیں کارروائی نہیں کیا کرتیں۔ آپ چیف کو کہیں وہ بات کر لیں گے“...... صفدر نے کہا۔

”پھر ہمیں یہ کوٹھی بھی چھوڑنی پڑ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”ہم ایک لحاظ سے تو ویسے ہی اب بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

مشن تو کسی صورت بھی فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے کیا حرج ہے۔ کال کرنے کے بعد ہم یہاں سے باچان چلے جائیں گے"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بے کار ہونے کے الفاظ تم نے سیکرٹ سروس کے لئے استعمال کئے ہیں یا میرے لئے"...... عمران نے بھی مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اس وقت سیکرٹ سروس کے لیڈر ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو بے کار نہیں رہ سکتا۔ ٹائیگر جاؤ اور جا کر کہیں سے کوئی کار اڑا لاؤ تاکہ کم از کم صفدر ہمیں تو بے کار ہونے کا طعنہ نہ دے سکے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"فضول مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اور ہم اپنے پورے کیریئر میں پہلی بار مشن کے سلسلے میں بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔ جو دونوں راستے تم نے بتائے ہیں وہ دونوں ہی طویل ہیں۔ ہمیں بہرحال فارن کال کا رسک لینا پڑے گا۔ میں کرتی ہوں چیف سے بات"...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایک منٹ۔ رسیور مجھے دو۔ اگر فارن کال کا رسک لینا ہی ہے تو میرے ذہن میں ایک اور ٹپ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی ٹپ"...... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور وہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر۔ آپ لائن پر موجود ہیں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا تو آپریٹر نے ہاکاڈو سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن رابطہ نمبر کے بعد جب اس نے نمبر پریس کرنے شروع کئے تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ نمبر بہرحال چیف کے نہیں تھے۔

"یس۔ داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"بغیر سر کے آپ کیسے بول لیتے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھا دیں"۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اوہ۔ عمران تم۔ جس طرح میں بغیر سر کے تمہاری آواز سن لیتا ہوں اس طرح بول بھی لیتا ہوں"....... دوسری طرف سے سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی لوگ سر کی وجہ سے عقلمند ہوتے ہیں لیکن آپ بغیر سر کے عقلمند ہیں"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو ایسا ہی سمجھ لو"....... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن جو کچھ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کے لئے عقل کی انتہائی ضرورت ہے"....... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"۔ سرداور نے کہا اور عمران ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ سرداور نے واقعی بھرپور چوٹ کی تھی کہ عمران اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس کے پاس عقل نہیں ہے۔

"آپ آج موڈ میں لگتے ہیں۔ بہرحال میں باچان سے آپ کو فون کر رہا ہوں اور اماں بی کا حکم ہے کہ پردیس میں کم سے کم خرچ کیا جائے اس لئے مجبوری ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک مشن کے سلسلے میں ہمارے سامنے ایک سائنسی رکاوٹ ایسی آگئی ہے جس کا فوری طور پر کوئی حل سامنے نہیں آرہا اس لئے سوچا کہ شاید آپ کوئی حل بتا دیں کیونکہ ماشاء اللہ آپ کے پاس دو دو سر ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیسی رکاوٹ"....... سرداور نے اس کی دو سروں والی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہنستے ہوئے بات کی تھی اور اس ہنسی سے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے ہیں اور پھر عمران نے جواب میں انہیں مارکوتھم ریز سے جزیرہ سیلڈ کرنے اور اینٹی مارکوتھم ریز کے ایکریمیا کے علاوہ اور کہیں سے دستیاب نہ ہونے کے بارے میں بتا دیا۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو واقعی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو"....... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا اینٹی مارکوتھم ریز کے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ مارکوتھم ریز کے سرکٹ ختم کرنے کا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پہلے تو واقعی نہیں تھا لیکن مارکوتھم ریز پر تو اب ریسرچ اس قدر آگے بڑھ چکی ہے کہ مجھے تمہاری بات سن کر حیرت ہو رہی ہے کہ تم اس ریسرچ سے واقف نہیں ہو حالانکہ تم ہمیشہ جدید ترین ریسرچ سے واقف رہتے ہو"....... سرداور نے کہا۔

"مجھے اپنی غلطی تسلیم ہے۔ بہرحال بتائیں اور کیا طریقہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ان ریز کا سرکٹ تو تلاش کر لو گے"....... سرداور نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ جزیرے کی بیرونی سطح پر ہے اس لئے اسے آسانی سے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.Blogspot.com

ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس مرکز پر کاربن استعمال کرو۔ کاربن مار کو تھم ریز کا سرکٹ توڑ دیتا ہے۔ کاربن سے تم میری مراد سمجھ رہے ہوں ناں"۔ سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"آپ مذاق تو نہیں کر رہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں"...... سرداور نے جواب دیا۔

" تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو مار کو تھم ریز کے بارے میں تفصیلات کا علم ہی نہیں ہے ورنہ آپ یہ حل نہ بتاتے۔ ان ریز کی خاصیت ہی یہ ہے کہ ان پر کسی قسم کی کوئی چیز چاہے وہ مادے سے بنی ہوئی ہو، کوئی ریز ہو یا گیس اثر ہی نہیں کرتی اس لئے تو اسے ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے۔ اس پر کاربن کیسے اثر کر سکتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مار کو تھم پر جدید ترین تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کاربن میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اس کا سرکٹ توڑ دیتے ہیں۔ سائنس دانوں کو ابھی یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ایسا کس طرح ہوتا ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہوا ہے۔ بہرحال تحقیق تو ہوتی رہے گی البتہ تمہارا کام یقیناً ہو جائے گا"...... سرداور نے کہا۔

"آپ نے یہ تحقیق کب پڑھی ہے"...... عمران کو شاید ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

" میں پرسوں ہی گریٹ لینڈ سے واپس آیا ہوں۔ وہاں ایک سائنس کانفرنس میں اسی پوائنٹ پر مقالہ پڑھا گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مقالہ پروفیسر مار کو تھم کے شاگرد پروفیسر فرانزے نے پڑھا ہے۔ مار کو تھم ریز کی ایجاد میں اس پروفیسر فرانزے کا بھی حصہ رہا ہے اور جو اینٹی مار کو تھم ریز بنائی گئی تھیں وہ بھی پروفیسر فرانزے کی ہی ایجاد تھیں اور پروفیسر فرانزے اس توڑ پر ہی مستقل ریسرچ کرتے رہے ہیں"...... سرداور نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ تفصیلی بات چیت پاکیشیا واپسی پر ہو گی۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اسے کہتے ہیں کہ بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم پہلے ہی سرداور سے بات کر لیتے تو ہمیں اتنا خراب تو نہ ہونا پڑتا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ سرداور کا مقصد شاید خالص کاربن سے ہے لیکن یہ خالص کاربن کس طرح حاصل ہو گا"...... صفدر نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔

" کاربن دو طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہیرے سے یا کوئلے سے اور ہیرا تو ظاہر ہے موجود نہیں ہے اس لئے کوئلہ استعمال ہو سکتا ہے۔ وہاں لکڑی جلا کر اس کا کوئلہ بنا کر اسے پیس لیں تو کاربن

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

تیار ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی ٹائیگر جو دروازے کے قریب کھڑا تھا یکلخت اچھل کر مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" نام کا ہی سہی بہرحال ٹائیگر نے شاید کسی شکار کی بو سونگھ لی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ہی تھا کہ ٹائیگر دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

" باس۔ کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ہمیں سائیڈ کوٹھی کی چھت پر پہنچنا ہو گا۔ میں نے چیک کر لیا ہے درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ آئیں جلدی کریں"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو سب بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر ٹائیگر کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلے اور پھر ایک کمرے میں سے اوپر کی منزل پر جاتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل سے گزرتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گئے۔ واقعی سائیڈ کوٹھی کی چھت اور اس کوٹھی کی چھت کے درمیان صرف اڑھائی تین فٹ کا فاصلہ تھا۔

" جھک کر اور انتہائی احتیاط سے دوسری طرف کودو ورنہ کوٹھی میں موجود افراد چھت پر دھماکے سن کر باہر آجائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر چھلانگ لگا دی اور دوسری کوٹھی کی چھت پر پہنچ گیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ پر دوڑتا ہوا سیڑھی والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں

سیڑھی والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں
نے اس کی پیروی کی اور پھر وہ پنجوں کے بل سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے اس کوٹھی کے برآمدے میں پہنچ گئے۔

" کوٹھی خالی لگتی ہے۔ شاید اس کے مکین کہیں گئے ہوئے ہیں"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس۔ سائیڈ دیوار میں دروازہ ہے اور دوسری طرف گلی ہے۔ اس طرف نگرانی نہیں ہو رہی"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے کوٹھی کی عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر سائیڈ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔

" تم سب یہاں سے علیحدہ علیحدہ نکلو گے اور علیحدہ علیحدہ سٹی پارک میں پہنچو گے۔ ٹائیگر تم سب سے آخر میں آؤ گے۔ دروازہ اندر سے لاک کر کے دیوار کود کر آؤ گے"...... عمران نے پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں اور ٹائیگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور جولیا باہر نکل کر اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کے بعد صفدر اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب باہر نکلے۔ ان میں کوئی تو دائیں طرف سڑک کی طرف بڑھ گیا اور کوئی بائیں طرف عقبی سڑک کی طرف۔ اندر عمران اور ٹائیگر دونوں رہ گئے تھے۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑ کر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مسکراتا ہوا دروازے سے باہر آگیا۔ پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سامنے والی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن گلی کے کونے میں جا کر وہ رک گیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ سڑک کراس کر کے وہ دوسری سائیڈ پر آیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا اس کوٹھی کے سامنے سے گزرنے لگا جس کوٹھی کی دیوار پر ابھی تک کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور پھاٹک کو تالا لگا ہوا تھا۔ عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور ویسے ہی ٹہلنے کے لئے باہر آیا ہو۔ ابھی وہ اس کرائے کے لئے خالی ہے، کوٹھی کے سامنے پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایک سفید رنگ کی کار کو تیزی سے آکر اس کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے سائیڈ گلی سے دو باچانی تیزی سے سڑک پر آئے اور دوڑتے ہوئے اس کار کے قریب پہنچ گئے۔ کار میں سے ایک باچانی باہر نکل آیا تھا۔ عمران انہیں سرسری انداز میں دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا البتہ اس کی تیز نظریں ارد گرد کا بھی جائزہ لے رہی تھیں لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا جبکہ کار کے قریب آنے والے دونوں باچانی اب تیزی سے مڑ کر واپس گلی میں چلے گئے اور کار سے نکلنے والا باچانی دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا اور پھر دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر وہ سڑک کراس

کرتی ہوئی اسی سائیڈ پر آ گئی جہاں عمران چل رہا تھا اور پھر عمران سے پہلے کار رک گئی لیکن عمران نے اپنے قدم نہ روکے اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد ایک کافی بڑی زیبائشی پہاڑی سی بنی ہوئی تھی جس پر بلندی سے پانی نیچے بہہ رہا تھا۔ عمران اس پہاڑی کی عقبی سائیڈ میں چلا گیا اور پھر وہ اس پہاڑی کو کراس کر کے دوبارہ سائیڈ پر موجود ایک بڑے سے زیبائشی گملے کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس پہاڑی کو دیکھ رہا ہو لیکن اس کی تیز نظریں دراصل اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار پر ایک نمبر پلیٹ موجود تھی اور اس نمبر پلیٹ پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ نشان واضح نہ تھا یوں لگتا تھا جیسے دو قدیم دور کی بندوقیں ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئی بنائی گئی ہوں۔ کار میں سے وہی باچانی باہر نکل کر کھڑا ہو گیا تھا جو اس سے پہلے پھاٹک کے سامنے کار میں سے نکلا تھا۔ عمران کی نظریں اس باچانی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسے پہچانتا ہو لیکن اس کے لاشعور میں تو اس کا چہرہ موجود تھا لیکن شعور میں نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہی دو آدمی دوڑتے ہوئے گلی سے نکلے اور سڑک کراس کرتے ہوئے اس کار کی طرف آنے لگے تو عمران ذرا سا سائیڈ میں ہو گیا تا کہ ان کی نظریں اس پر نہ پڑیں۔

"باس۔ کوٹھی تو خالی ہے"...... ان میں سے ایک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"خالی ہے۔ کیا مطلب۔ تم نے خود کہا ہے کہ یہاں سے پاکیشیا کال کی گئی ہے تو کیا جن بھوتوں نے کال کی ہے"...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم کال کے درمیان یہاں پہنچے تھے اور کال کے آخری الفاظ میں نے یہیں آکر ٹیپ کئے تھے اور اسی بنا پر آپ کو اطلاع دی تھی۔ اس کے بعد ہم سامنے، سائیڈ اور عقب سے کوٹھی کی نگرانی کرتے رہے لیکن اب ڈی ایم سے چیک کیا ہے تو کوٹھی خالی پڑی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔ عمران کی چونکہ پوری توجہ ان کی طرف تھی اس لئے ان کی آوازیں اس کے کانوں تک بہرحال پہنچ رہی تھیں۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں نہ ہوں۔ تم عقب سے اندر کودو اور پوری کوٹھی کو چیک کرو"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... ان دونوں نے جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس سڑک کراس کر کے اس گلی میں غائب ہو گئے۔ وہ باس وہاں کچھ دیر کھڑا رہا اور پھر وہ بھی تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے اس گلی میں چلا گیا تو عمران اس زیبائشی پہاڑی کے عقب سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران کار کے قریب سے گزرا تو اسے سائیڈ فرنٹ سیٹ پر ایک ڈائری پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس پر نہ صرف وہی مونوگرام بنا ہوا تھا جو کار کی نمبر پلیٹ پر تھا بلکہ اس کے نیچے الفاظ بھی پرنٹ تھے اور پھر

جیسے ہی عمران کی نظریں ان الفاظ پر پڑیں اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر کار والے باچانی کو وہ پہچان گیا تھا۔ ڈائری پر موجود الفاظ کے مطابق یہ ڈائری ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کی تھی اور عمران جانتا تھا کہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کا چیف میجر اوساکا ہے جو پہلے باچان کی ملٹری انٹیلی جنس کا انتہائی فعال اور سرگرم ایجنٹ تھا۔ عمران اب تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ آگے جا کر وہ ایک سائیڈ گلی میں گھوم گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور سڑک پر پہنچ گیا۔ ذرا سا آگے بڑھتے ہی اسے ایک بس مل گئی۔ وہ بس میں سوار ہو گیا اور پھر وہ سٹی پارک کے سامنے بس سے اترا اور اطمینان سے چلتا ہوا پارک میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا پارک کے درمیان بنے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے ہال میں اچھا خاصا رش تھا۔ ایک سائیڈ پر باقاعدہ ایک چھوٹا سا گیم کلب بنا ہوا تھا جس میں جوئے کی مشینیں موجود تھیں اور مختلف قومیتوں کے لوگ وہاں بڑے زور شور سے ان مشینوں کے ذریعے مختلف انداز میں جواء کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران کو اس وقت رقم کی اشد ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تو رچرڈ کی کوٹھی کے سیف میں موجود بہت سی رقم اٹھا لیتا لیکن اس نے اسے مناسب نہ سمجھا تھا۔ البتہ تھوڑی سی رقم اس نے ہنگامی صورت حال کے تحت جیب میں رکھ لی تھی۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں رقم دے کر مشینوں میں

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

استعمال کے لئے ٹوکن دیئے جاتے تھے۔ عمران نے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر دیا اور ٹوکن لے کر وہ مڑا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ واپس کاؤنٹر پر پہنچا تو اس نے کاؤنٹر پر سرخ رنگ کے سکوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر لگا دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ نے تو آج کلب کا دیوالیہ کر دیا جناب۔ بہرحال مبارک ہو"....... کاؤنٹر مین نے ٹوکن سمیٹتے ہوئے کہا۔

" میں تو تفریح کے لئے چند لمحے گزارتا ہوں ورنہ تم کلب فروخت کر کے بھی رقم ادا نہ کر سکتے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں جناب اس لئے درخواست ہے کہ"۔ کاؤنٹر مین نے دراز سے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے تمہاری درخواست۔ بے فکر رہیں۔ تمہاری درخواست سمجھو منظور ہو گئی"....... عمران نے اس کو ٹوکتے ہوئے کہا اور گڈیاں جیب میں ڈال لیں۔

" بے حد شکریہ جناب۔ آپ واقعی سمجھ دار ہیں۔ بہرحال اگر آپ چاہیں تو ایک جام میری طرف سے پی لیں"....... کاؤنٹر مین نے کہا۔

" کیا تم ہی اس کلب کے مالک ہو"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

" فی الحال شراب پینے کا تو موڈ نہیں ہے البتہ اگر تم میرا ایک کام کر سکو تو تم نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں سے خاصی رقم تمہیں

واپس مل سکتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ضرور جناب۔ میرے لئے تو یہ خوشخبری ہے۔ ویسے میرا نام ہیرس ہے اور میں ایکریمی ہوں"....... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ بہرحال کام بھی کوئی غلط نہیں ہے۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک رہائش گاہ چاہئے لیکن ہم یہ رہائش گاہ کسی اسٹیٹ ایجنسی کے ذریعے حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اسٹیٹ ایجنسی والے سیاحوں کو بلیک میل کرتے رہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ جناب یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میری ذاتی رہائش گاہ کل ہی خالی ہوئی ہے۔ میں اور میری بیوی تو بس ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ سٹی پارک کے عقب میں ہے"....... ہیرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ماہ کا کرایہ بھی بتا دیا۔

" کرایہ تو معقول ہے لیکن ہمیں کار بھی چاہئے اور میرا نام مائیکل ہے"....... عمران نے کہا۔

" وہ بھی ہے کوٹھی میں جناب۔ یہاں سیاح کار کے بغیر رہائش گاہ لیتے ہی نہیں ہیں۔ نئے ماڈل کی آکسفورڈ کار ہے"....... ہیرس نے جواب دیا تو عمران نے جیب سے ایک گڈی نکالی اور ہیرس کی طرف بڑھا دی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"دو ماہ کا کرایہ ہے اور باقی تمہاری ٹپ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو وہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی جناب"....... ہیرس نے کہا اور دراز سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"بس یہ خیال رکھنا ہے کہ ہمیں کسی قسم کی ڈسٹربنس پسند نہیں ہے"۔ عمران نے چابی اٹھا کر اس کے ساتھ منسلک ٹوکن کو جس پر کوٹھی کا نمبر درج تھا دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب میں سمجھتا ہوں"....... ہیرس نے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور چابی جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوبارہ پارک میں آ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس نئی رہائش گاہ میں موجود تھا۔

"کون لوگ تھے۔ مجھے تو وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ دوسری طرف گلی اور عقب میں تھے۔ ان کا تعلق ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن سے تھا اور سپیشل سیکشن بالکل سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کرتا ہے اور انتہائی باوسائل اور تیز ایجنسی ہے۔ اس کا چیف میجر اوساکا ہے جو پہلے باچان ملٹری انٹیلی جنس میں رہ چکا ہے اور خاصا ذہین اور فعال ایجنٹ رہا ہے"....... عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے وہ ساری کارروائی بتا دی جو اس نے دیکھی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری سرداور سے ہونے والی کال چیک ہوئی ہے"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف چیک ہوئی ہے بلکہ اسے ٹیپ بھی کیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اب جو نسخہ سرداور نے بتایا ہے وہ ان تک بھی پہنچ چکا ہے اور میجر اوساکا بے حد ذہین آدمی ہے۔ اب وہ لازماً واگ پر بھی پکٹنگ کرے گا"....... عمران نے کہا۔

"پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے"....... جولیا نے کہا۔

"اب ہمیں سب سے پہلے اس میجر اوساکا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرنا ہو گا کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ میں ٹائیگر کے ساتھ واگ چلا جاؤں جبکہ تم اس میجر اوساکا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرو"....... عمران نے کہا۔

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو"....... تنویر نے کہا۔

"ان لوگوں کے بارے میں جتنا عمران جانتا ہے ہم نہیں جانتے اس لئے عمران کے بغیر ان کے خلاف کام نہیں ہو سکے گا"....... جولیا نے کہا۔

"سپیشل سیکشن کا یہاں باقاعدہ ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیکن ظاہر ہے وہ خفیہ ہو گا۔ اب اس کے باہر بورڈ تو نہ لگا ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک کلیو میرے پاس موجود ہے۔ جس کار میں میجر اوساکا اس کوٹھی میں پہنچا تھا اس کار کا جسٹریشن نمبر، اس کا ماڈل اور رنگ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ہاکاڈو زیادہ بڑا شہر نہیں ہے اس لئے تم اسے جلد ٹریس کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم خود اس کے خلاف کام کیوں نہیں کرنا چاہتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں دراصل اب اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس قدر لانگ مشن شاید ہی پہلے کبھی سامنے آیا ہو۔ اب سرداور نے جو کچھ بتایا ہے اس کے تحت اسے آسانی سے مکمل کیا جا سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں یہاں اٹھا لو جبکہ میں اس دوران یہ مشن مکمل کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ساتھ صرف ٹائیگر کی بجائے ایک ممبر اور بھی جانا چاہئے کیونکہ کیڈو جزیرے سے بھی واگ جزیرے کی چیکنگ کی جا رہی ہو گی اور اب جبکہ سرداور کا نسخہ بھی ان کے پاس پہنچ چکا ہے تو لازمی بات ہے انہوں نے اس کو کور کرنے کے لئے بھی خصوصی انتظامات کر لئے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم عمران کے ساتھ چلے جاؤ جبکہ تنویر اور صفدر کے

ساتھ میں یہاں سپیشل سیکشن کے خلاف کام کروں گی"...... جولیا نے کہا۔

"اگر عمران صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔ اعتراض اس صورت میں ہو گا کہ اگر صفدر ان کے ساتھ نہ ہوتا"...... عمران نے چونک کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا بات کی ہے"...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے جولیا کی غراہٹ سے سہم گیا ہو۔

"ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی سمجھے۔ اس لئے ذہن کو حاضر رکھ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن ابھی تو وہ وقت نہیں آیا۔ کیوں صفدر"...... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب۔ کون سا وقت"...... جولیا نے صفدر کو ہنستے دیکھ کر اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ ابھی صفدر نے خطبہ نکاح یاد نہیں کیا اور تم نے ابھی سے غرانا شروع کر دیا ہے۔ بعد میں کیا ہو گا"۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" پھر وہی بکواس "....... جولیا نے اور زیادہ پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ اگر تمہارا یہی حال ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تنویر اور صفدر تمہاری پارٹی میں رہیں گے۔ چلو مجھے تسلی تو رہے گی کہ میری جگہ تنویر جھاڑیں کھا رہا ہو گا "....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں کیوں کھاؤں گا جھاڑیں۔ تم خود ہی ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو "....... تنویر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واگ پر موجود مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے کوئی اور چکر چلا دیں "۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس کی تم فکر مت کرو کیپٹن شکیل۔ بس یہی مار کو تھم ریز میرے لئے پہاڑ بن گئی تھی ورنہ باقی سب چکر میں بھگتا سکتا ہوں "۔ عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ سوائے اس ہیرس کے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ یہاں موجود ہیں اس لئے اسے فوراً خیال آگیا کہ شاید ہیرس کی کال ہو۔

" ہیلو "....... عمران نے رسیور اٹھا کر احتیاط بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ہیرس بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے ہیرس کی آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے مسٹر ہیرس۔ میں نے کہا تھا کہ میں ڈسٹربنس پسند نہیں کرتا "....... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ مسٹر مائیکل۔ میں بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دی جائے اس لئے آپ پلیز اپنی رقم مجھ سے واپس لے لیں اور کوٹھی کو فوراً خالی کر دیں "....... دوسری طرف سے ہیرس نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مسٹر مائیکل۔ ریڈ آرمی کا سپیشل سیکشن تمہاری تلاش میں ہے۔ انہیں نجانے کہاں سے یہ اطلاع مل گئی کہ تم اس پارک میں اور کلب میں آئے ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی۔ انہیں آپ کا حلیہ بھی معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ آپ یہاں گیم کلب میں بھی رہے ہیں۔ جس پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ یہاں آئے تھے۔ اور خاصی رقم جیت کر چلے گئے ہیں اور بس جس پر وہ لوگ چلے گئے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ بھوت ہیں۔ یہ آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں نے اپنی کوٹھی آپ کو دی تھی پھر تو نہ صرف انہوں نے میری کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دینی ہے بلکہ مجھے اور میری بیوی کو بھی گولیوں سے اڑا دینا ہے اس لئے پلیز آپ میری کوٹھی خالی کر دیں"...... ہیرس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سپیشل سیکشن کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کیا تعلق ہے اور کیا نہیں۔ لیکن وہ آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"اوکے۔ تم فکر مت کرو۔ میں ابھی تمہاری کوٹھی چھوڑ دیتا ہوں اور تم رقم بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان ہو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ میرا حلیہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ہم نے اس کوٹھی میں باقاعدہ میک اپ کیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال اب ان کا پہلے خاتمہ ضروری ہے اس لئے تم سب ماسک بدل لو اور یہاں سے نکل چلو"...... عمران نے اپنی جیب سے ماسک میک اپ کا باکس نکالتے ہوئے کہا۔ یہ پتلا سا باکس اس نے جیب میں ہی رکھا ہوا تھا۔

"لیکن کہاں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یہاں سب سے محفوظ جگہ ایک ہی رہ گئی ہے۔ ہمیں پہلے اس پر قبضہ کرنا ہو گا"...... عمران نے میک اپ باکس کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکالتے ہوئے کہا۔

"کون سی جگہ"...... سب نے چونک کر کہا۔

"ریڈ آرمی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن ابھی وہ سب ماسک میک اپ کرنے میں ہی مصروف تھے کہ اچانک کمرے سے باہر دو تین ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے تھا اس کے بعد اس کے ہوش و حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

میجر اوساکا نے کار سٹی پارک کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سٹی پارک کے اندر بنے ہوئے کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا۔ ایک طرف گیم کلب تھا جس میں کھیلنے والوں کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ میجر اوساکا جیسے ہی کلب کے ہال میں داخل ہوا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے نوجوان نے ہاتھ اٹھایا تو میجر اوساکا سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ہاکیٹو"...... میجر اوساکا نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ نوجوان اس کا نمبر ٹو تھا اور سپیشل سیکشن میں اسے میجر اوساکا کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے ہاکیٹو انتہائی تیز، ہوشیار اور ذہین نوجوان تھا۔ اسے کسی کو تلاش کرنے میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب عمران اور اس

کے ساتھی اس کوٹھی سے پراسرار انداز میں غائب ہو گئے جہاں سے انہوں نے پاکیشیا فون کال کی تھی تو میجر اوساکا نے خصوصی طور پر ہاکیٹو کو ان کی تلاش پر مامور کیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہاکیٹو نے اسے کال کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس نے عمران کو تلاش کر لیا ہے اور میجر اوساکا کو اس نے سٹی پارک کے اندر واقع کلب میں بلایا تھا اور اس کی کال پر میجر اوساکا یہاں پہنچا تھا۔

"باس۔ عمران کو گیم کلب کے مالک ہیرس نے رہائش گاہ مہیا کی ہے"...... ہاکیٹو نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور اسے دو جام وہسکی لانے کا آرڈر دے دیا۔

"کیا تم کنفرم ہو"...... میجر اوساکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہاکیٹو کبھی غلط بات نہیں کرتا"...... ہاکیٹو نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا جیسے میجر اوساکا کی بات اسے بری لگی ہو تو میجر اوساکا بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ مقابلہ عمران جیسے شخص سے ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے"...... میجر اوساکا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"سوری باس۔ بہرحال یہ بات کنفرم ہے"...... ہاکیٹو نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور پھر کنفرمیشن

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

کس پوائنٹ پر ہیں"...... میجر اوساکا نے کہا۔

" اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر محتاط نہیں رہے تھے"۔ ہاکیٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں اس لئے مزید وقت ضائع نہ کرو"...... اس بار میجر اوساکا نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر آیا اور اس نے وہسکی کے دو جام ان کے سامنے رکھ دیئے اور پھر واپس چلا گیا۔

" باس۔ عمران کا قدوقامت مجھے معلوم تھا۔ میں نے اس کوٹھی میں جہاں سے یہ لوگ پراسرار انداز میں غائب ہوئے تھے اپنے مخصوص انداز میں کام کیا۔ وہاں میں نے سپیشل پاوڈر چھڑک کر پیروں کے نشانات تلاش کئے تو معلوم ہوا کہ چھ افراد جن میں ایک عورت تھی سٹنگ روم میں بیٹھے رہے تھے پھر یہ چھ کے چھ افراد باہر آ کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چھت پر گئے اور پھر ان کے قدموں کے نشانات ملحقہ کوٹھی کی چھت پر پائے گئے۔ اس کوٹھی کے مکین ایکریمیا گئے ہوئے تھے اس لئے کوٹھی خالی تھی۔ پھر یہ لوگ اس کوٹھی کی دوسری سائیڈ کی دیوار میں موجود دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ یہ وہ سائیڈ تھی جہاں ہمارے آدمی موجود نہ تھے۔ اب چونکہ یہ لوگ پختہ سڑک پر پہنچ گئے تھے اس لئے نشانات مزید حاصل کرنے مشکل تھے لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اچانک اس کوٹھی سے غائب ہوئے ہیں یقیناً انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہو گا

کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے"...... ہاکیٹو نے کہا۔

" تجزیہ مت کرو۔ صرف اپنی رپورٹ دو"...... میجر اوساکا نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ میں نے وہاں سڑک پر مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ خاص طور پر قدوقامت بتا کر اور پھر مجھے بتایا گیا کہ اس قدوقامت کا ایک ایکریمی نوجوان کوٹھی سے ذرا ہٹ کر سڑک کے پار ایک زیبائشی پہاڑی کے عقب میں کافی دیر تک کھڑا رہا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرف چلا گیا تھا جدھر سے وہ آیا تھا اور مزید تفصیل بتانے کی بجائے اتنا بتا دوں کہ اس وقت اس پہاڑی کے قریب آپ کی کار موجود تھی۔ اس سے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ یقیناً عمران ہی ہو گا جس آدمی نے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ اس سے عمران کا ایکریمی حلیہ بھی معلوم ہو گیا اور اپنے گروپ کو یہ حلیہ بتا کر اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس حلیے کے آدمی کو یہاں کلب میں دیکھا گیا ہے۔ وہ کافی دیر تک گیم کلب میں رہا اور پھر کلب کے مالک ہیرس سے جو کاؤنٹر پر موجود تھا باتیں کرتا رہا۔ اس نے اسے بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈی دی اور اس سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن منسلک تھا لے کر واپس چلا گیا۔ میں نے ہیرس سے بات کی تو ہیرس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ آدمی جوئے میں کافی رقم جیت گیا تھا اور رقم لے کر چلا گیا البتہ ہیرس کا چہرہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو۔ میں نے اچانک اسے ریڈ آرمی کے سپیشل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سیکشن کا حوالہ دیا تھا تاکہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا دے مگر اس نے جواب میں ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کا حوالہ دیا کہ اس سے اس کے گہرے تعلقات ہیں کیونکہ اس کی بیوی کرنل جوشن کی بیوی کی کلاس فیلو رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور پھر میں نے آپ کو کال کی تاکہ آپ مزید ہدایات دے سکیں"...... ہاکیٹو نے کہا۔

"مطلب ہے کہ کرنل جوشن کے حوالے کی وجہ سے تم نے مزید تحقیقات بند کر دیں"...... میجر اوساکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل سر۔ آپ تو چیف ہیں۔ آپ کی بات اور ہے"...... ہاکیٹو نے جواب دیا۔

"باہر ہمارا کوئی آدمی موجود ہے"...... میجر اوساکا نے پوچھا۔

"یس باس۔ دو آدمی موجود ہیں"...... ہاکیٹو نے جواب دیا۔

"ان کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس ٹی ایم ون کے کیپسول پسٹل ہیں یا نہیں"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"یس سر۔ ہیں۔ تو کیا آپ ہیرس کو بے ہوش کرنا چاہتے ہیں"۔ ہاکیٹو نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پوچھ رہا ہوں"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن پہلے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... ہاکیٹو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس عمران اور پاکیشیائی سائنس دان سرداور کے

درمیان فون پر جو بات چیت ہوئی ہے اس کی ٹیپ میں نے سنی ہے۔ اس میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں۔ میں ان کی وضاحت چاہتا ہوں"...... میجر اوساکا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان دونوں کے اٹھتے ہی ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا تو ہاکیٹو نے اسے ایک بڑا نوٹ دیا اور بل کاٹ کر باقی رقم ٹپ دے دی تو ویٹر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ میجر اوساکا اور ہاکیٹو دونوں اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"ہیرس کاؤنٹر پر نہیں ہے۔ کہیں فرار تو نہیں ہو گیا"...... ہاکیٹو نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... میجر اوساکا نے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

"مسٹر ہیرس کہاں ہیں"...... میجر اوساکا نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"وہ آفس میں ہیں جناب"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے سائیڈ راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

"شکریہ"...... میجر اوساکا نے کہا اور مڑ کر اس راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آفس کا دروازہ شیشے کا تھا اور اندر آفس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں رسیور پکڑے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ پھر جب تک وہ دروازے تک پہنچتے اس نے رسیور رکھ دیا۔ میجر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اوساکا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ہاکیٹو تھا۔ ادھیڑ عمر ایکریمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" میرا نام میجر اوساکا ہے اور میں سپیشل سیکشن کا چیف ہوں "۔ میجر اوساکا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور خود ہی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

" میں نے ان صاحب کو بتایا تھا کہ "...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

" تشریف رکھیں اور اطمینان سے بات کریں"...... میجر اوساکا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سرد تھا تو وہ آدمی ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہاکیٹو بیٹھنے کی بجائے مؤدبانہ انداز میں کھڑا رہا۔ البتہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا۔

" آپ کا نام ہیرس ہے اور آپ اس کلب کے مالک ہیں اور آپ کے تعلقات کرنل جوشن سے ہیں۔ یہی بتانا چاہتے تھے ناں آپ"۔ میجر اوساکا نے کہا۔

" ہاں اور یہ بھی کہ"...... ہیرس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔

" سنو ہیرس۔ تمہارے تعلقات باچان کے شہنشاہ کے ساتھ کیوں نہ ہوں سپیشل سیکشن کو اختیار ہے کہ وہ تم سے اصل بات ہر حالت میں اگلوائے اور میں تمہیں صرف ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔

تم بتاؤ کہ تم نے علی عمران کو کس کوٹھی میں ٹھہرایا ہے"...... میجر اوساکا نے انتہائی سخت لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے بات کرتے ہی ہاکیٹو نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ ہیرس کی طرف کر دیا۔ ہیرس نے مشین پسٹل کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

" علی عمران۔ کون علی عمران"...... ہیرس نے کہا۔

" وہی ایکریمی جسے تم نے ٹوکن والی چابی دی تھی اور یہ بات کنفرم ہے۔ سنو۔ چونکہ تم اسے جانتے نہیں تھے اس لئے ظاہر ہے تم نے صرف اسے سیاح سمجھ کر کوٹھی دی ہو گی اس لئے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے لیکن اگر تم نے بتانے میں ہچکچاہٹ سے کام لیا تو پھر غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھ تمہیں بھی شامل کر لیا جائے گا اور باچان میں اس کی سزا موت ہے۔ فوری موت"...... میجر اوساکا نے تیز لہجے میں کہا تو ہیرس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" یہ سچ ہے کہ میں نے اسے سیاح سمجھ کر اپنی رہائش گاہ جو اس کلب کے عقب میں ہے دی ہے۔ جب یہ صاحب میرے پاس آئے اور پوچھ گچھ کی تو میں سمجھ گیا کہ یہ آدمی خطرناک ہیں چنانچہ میں نے اسے فون کیا اور اسے کہا کہ وہ کوٹھی چھوڑ دے"...... ہیرس نے کہا۔

" تم نے اسے بتایا تھا کہ سپیشل سیکشن کی وجہ سے تم یہ بات کر رہے ہو"...... میجر اوساکا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہاں۔ کیوں"...... ہیرس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاکیٹو۔ اسے بے ہوش کر دو اور آؤ"...... میجر اوساکا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیزی سے راہداری میں چلتا ہوا گیم کلب میں آیا اور پھر وہاں سے کلب ہال میں پہنچ گیا۔ پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ہاکیٹو بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

"اپنے آدمیوں کو بلاؤ۔ ہم نے فوری ریڈ کرنا ہے۔ جلدی کرو"...... میجر اوساکا نے ہاکیٹو سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیدل چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کوٹھی کا ذکر ہیرس نے کیا تھا وہ عقبی سائیڈ پر تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد میجر اوساکا اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کوٹھی پر واقعی ہیرس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ اسی لمحے ہاکیٹو بھی دو آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔

"سائیڈ گلی سے اندر ٹی ایم ون فائر کر دو۔ اکٹھے سارے کیپسول فائر کر دو۔ جلدی کرو"...... میجر اوساکا نے ان دونوں آدمیوں سے کہا تو وہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر کے دوسری طرف موجود کوٹھی کی سائیڈ گلی میں دوڑتے چلے گئے اور پھر گلی میں پہنچ کر انہوں نے جیبوں سے کیپسول پسٹل نکالے اور دوسرے لمحے کیپسول اڑ اڑ کر کوٹھی کے اندر گرنے لگے۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے پسٹل واپس جیبوں میں ڈالے اور مڑ کر سڑک پر آئے اور پھر سڑک کراس کر کے واپس میجر اوساکا اور ہاکیٹو کے پاس

پہنچ گئے۔

"کتنے کیپسول فائر کئے ہیں"...... میجر اوساکا نے پوچھا۔

"پورا چیمبر خالی کر دیا ہے باس"...... دونوں نے کہا اور میجر اوساکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ۔ اب دس منٹ گزر چکے ہیں اس لئے اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے"...... میجر اوساکا نے کچھ دیر بعد کہا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ ہاکیٹو اور دونوں آدمی اس کے پیچھے تھے۔ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے۔

"یہاں کافی ٹریفک ہے اس لئے عقبی طرف سے جا کر اندر کودو اور کوٹھی کو چیک کرو اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول دو"...... میجر اوساکا نے ایک آدمی سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا سائیڈ گلی میں چلا گیا جبکہ میجر اوساکا، ہاکیٹو اور ایک آدمی کے ساتھ وہیں کھڑا رہا۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوٹھی کا پھاٹک کھلنے کے انتظار میں ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی آدمی باہر آ گیا۔

"باس۔ اندر پانچ مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... اس آدمی نے کہا تو میجر اوساکا اور ہاکیٹو دونوں کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی اور پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے سٹنگ روم میں واقعی پانچ مرد اور ایک عورت قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com
FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"ہاکیتو۔ ان کو کاروں میں بھر دو اور ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ جلدی کرو"...... میجر اوساکا نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور ہاکیتو کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل جوشن باچان کے پرائم منسٹر کے خصوصی میٹنگ روم میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے کیڈو جزیرے کے سلسلے میں کوئی خصوصی میٹنگ کال کی ہے لیکن یہاں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی ابھی تک کوئی آیا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مخصوص دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھیں کرنل"...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو کرنل جوشن بھی بیٹھ گیا۔

"سر مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ خصوصی میٹنگ ہے"...... کرنل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

جوشن نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار مسکرا دیئے۔

" کیا میں آپ کے ساتھ میٹنگ نہیں کر سکتا"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوہ۔ سر۔ میرا مطلب تھا کہ شاید زیادہ لوگ ہوں گے میٹنگ میں"....... کرنل جوشن نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" کرنل جوشن۔ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے ڈولفن۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہیں ایکریمیا میں ہے۔ یہ تنظیم جعلی کرنسی چھاپتی ہے لیکن اس کا دائرہ کار ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہے لیکن گذشتہ دنوں مجھے ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ ڈولفن نے یہاں ہمارے ملک میں اپنا کوئی اڈا بنایا ہوا ہے اور یہ اڈا جزیرہ کیڈو کے قریب ہے۔ گو اس کے بارے میں درست معلومات تو نہیں مل سکیں لیکن پھر بھی یہ اطلاع بہرحال کنفرم ہے کہ کیڈو کے قریب اس نے کوئی خفیہ اڈا بنایا ہے۔ اس اطلاع پر مجھے بے حد تشویش ہے کیونکہ کیڈو میں ہماری خفیہ تنصیبات موجود ہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ ریڈ آرمی کے ذریعے اس کا کھوج نکالیں اور اگر ایسا کوئی اڈا ہے تو اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے"....... پرائم منسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس پہلے ہی یہ رپورٹ پہنچ چکی ہے سر اور انہوں نے مجھے حکم دیا تھا جس پر میں خود ہاکاڈو گیا

ہوا تھا اور میں وہاں اس مشن پر کام کر رہا تھا کہ آپ کی طرف سے کال پر میں واپس آیا ہوں"....... کرنل جوشن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر کچھ پتہ چلا۔ کیا رپورٹ ہے"....... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

" سر۔ ہاکاڈو جا کر مجھے ایک اور اطلاع بھی ملی ہے کہ ڈولفن کے اس اڈے کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی کام کر رہی ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ سمجھ رہی ہے کہ یہ اڈا کیڈو میں ہے اس لئے وہ کیڈو پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ میں نے ریڈ آرمی کے ذریعے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہ آ رہے تھے اس لئے میں نے سپیشل گروپ کو ان کے روکنے کے لئے وہاں ہاکاڈو میں بلایا ہے۔ اس ٹیم کے لیڈر علی عمران سے میرے ویسے بھی ذاتی تعلقات ہیں اس لئے میں نے خود اس سے بات کی اور اسے یقین دلایا کہ کیڈو جزیرہ باچان کے قبضے میں ہے اور وہاں اس تنظیم کا کوئی اڈا نہیں ہے۔ اگر کیڈو سے ہٹ کر کسی اور جزیرے پر ہو تو ریڈ آرمی اس کے ساتھ مل کر اس تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس نے مجھ پر الزام لگا دیا کہ میں ڈولفن کے سربراہ سے ملا ہوا ہوں اور میں نے ان سے دولت لے کر وہاں اس کا اڈا قائم کیا ہوا ہے حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں سر کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جب میں نے اسے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہے تو وہ اپنی بات پر اڑ گیا جس پر مجبوراً

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

مجھے سپیشل گروپ کو کال کرنا پڑا"...... کرنل جوشن نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے پیش بندی کرتے ہوئے ساری بات عمران پر پلٹ دی۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ احتجاج کرنا چاہئے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر جب انہوں نے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ سپیشل سیکشن خود ہی ان سے نمٹ لے گا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہے کہ رپورٹ درست ہے اس لئے آپ کو نہ صرف کیڈو کا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس اڈے کا بھی خاتمہ کرنا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تفصیلی رپورٹ دیں گے اور وہ مجھے دے دیں گے"...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل جوشن نے اٹھ کر ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پرائم منسٹر سر ہلاتے ہوئے مڑے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔ جب وہ میٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو کرنل جوشن تیزی سے دوسرے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اس نے پرائم منسٹر کے کان میں پھونک مار

دی تھی۔ اب اگر عمران یا حکومت پاکیشیا کوئی بات کرے گی تو پرائم منسٹر خود ہی اس کی سائیڈ لے لیں گے اس طرح اس پر موجود الزام ختم ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سرکاری کار میں بیٹھا دارالحکومت میں واقع ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ اب میجر اوساکا سے تازہ ترین رپورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ اپنے آفس میں آیا اور پھر اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر میجر اوساکا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میجر اوساکا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔

"میجر اوساکا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا ان کا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"وہ اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں سر۔ اوور"۔ میجر اوساکا نے جواب دیا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل گروپ نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ پھر ہم نے انہیں بے

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

ہوش کیا اور یہاں ہاکاڈو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے اور اب یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

"پوچھ گچھ۔ کیسی پوچھ گچھ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس عمران نے ہاکاڈو سے پاکیشیا کسی سائنس دان سرداور کو کال کی۔ اس کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ اس میں اس نے واگ جزیرے پر مار کو تھم ریز کا سرکٹ توڑنے کے لئے پوچھا تو سرداور نے اسے بتایا کہ اب جدید ترین ریسرچ کے مطابق اس کے لئے اینٹی مار کو تھم ریز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کاربن کے ذریعے بھی اس کا سرکٹ توڑا جا سکتا ہے لیکن اس عمران نے کیڈو کے بارے میں کوئی بات نہیں کی بلکہ واگ جزیرے کے بارے میں بات کی ہے اس لئے میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا مشن کیڈو کے خلاف ہے یا بے آباد واگ جزیرے کے خلاف کیونکہ باچان حکومت کی تنصیبات تو بہرحال کیڈو پر ہیں۔ اوور"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"میں نے تمہیں واگ کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے سر آپ نے کیڈو کے بارے میں بات کی تھی۔ اوور"...... میجر اوساکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن عمران واقعی واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے درپے ہے جبکہ واگ جزیرے پر بھی باچان حکومت کا سیٹ اپ موجود ہے اور اسے مار کو تھم ریز سے سیلڈ بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ عمران اسے تباہ کرنے آیا ہے اور مار کو تھم ریز ایسی ریز ہیں جو انتہائی نایاب ہیں۔ ایکریمیا، روسیاہ اور باچان جیسے ملک ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی اینٹی ریز تو اس سے بھی زیادہ نایاب ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا جائے گا لیکن وہ انتقامی طور پر کیڈو کے خلاف کام کرنے لگ گیا تو میں نے یہ مشن تمہارے ذمے لگا دیا تھا اور یہ بھی سن لو کہ اسے ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دو کیونکہ ایک بار پہلے بھی وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے راڈز میں جکڑے ہونے کے باوجود فرار ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس نے سیکشن کی تمام مشینری تباہ کر دی تھی اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور ایک ہیلی کاپٹر بھی لے اڑا تھا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو فرار ہو سکتا ہے سر لیکن سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے نہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں البتہ جہاں تک اسے بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرنے کی بات ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے ہوش میں لا کر پھر اسے بتا کر کہ وہ سپیشل سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے پھر ہلاک کروں گا تاکہ مرنے سے پہلے اسے معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہے۔ اوور"....... میجر اوساکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنو۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ میرے آنے تک اسے ہوش میں نہ لانا۔ میں اپنے ہاتھوں سے اسے گولی مارنا چاہتا ہوں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"....... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"....... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا تاکہ ہیلی کاپٹر کو روانگی کے لئے تیار ہونے کا حکم دے سکے۔ وہ میجر اوساکا کے لہجے سے ہی مشکوک ہو گیا تھا کہ میجر اوساکا کو ضرور کوئی شک پڑ گیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گو میجر اوساکا اس کا ماتحت ہے لیکن میجر اوساکا کے تعلقات اعلیٰ حکام تک ہیں اور اگر میجر اوساکا نے اس کے خلاف اعلیٰ حکام تک کوئی رپورٹ پہنچا دی تو اس کے لئے خاصی مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لئے اس نے خود جانے کا فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود وہاں جا کر عمران کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دے گا اور اگر میجر اوساکا نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو پھر اس میجر اوساکا کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات گھوم گئے۔ وہ ہیرس کی کوٹھی میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا کہ ہیرس نے فون کر کے اسے بتایا کہ سپیشل سیکشن اسے تلاش کر رہا ہے اس لئے وہ کوٹھی چھوڑ دے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی باہر ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگ گیا تھا اور پھر اس کے ہوش حواس پر تاریک پردہ پڑ گیا تھا۔

یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن میں ابھرا اس نے چونک کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی بھی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی رسی بھی

www.RiazAcademy.BlogSpot.com
FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

باندھی گئی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی اسی حالت میں موجود تھے البتہ ان سب کے جسم صرف راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور باچانی دروازے کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا ہے جبکہ ابھی انجکشن لگے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے اور انجکشن لگنے کے دس منٹ بعد تمہیں ہوش آنا چاہئے تھا"...... اس باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انجکشن تم نے لگائے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے کلپ ہتھکڑی کے بٹن کو ٹٹولنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

"نہیں۔ سارتو نے لگائے تھے۔ میں تو یہاں پہرے پر ہوں اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم سب کو دس منٹ بعد ہوش آئے گا"۔ اس باچانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام شی چو ہے"...... اس باچانی نے کہا۔

"شی چو۔ یا شی چوہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ چوہا کیا ہوتا ہے۔ شی چو میرا نام ہے"...... باچانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے پاکیشیائی زبان کے لفظ چوہے کا

باچانی کو مطلب ہی نہ آسکتا تھا۔

"تو شی چو صاحب ہو سکتا ہے کہ تمہارے سارتو صاحب نے میرے جسم میں زیادہ دوا انجیکٹ کر دی ہو اس لئے مجھے پہلے ہوش آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شی چو چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"...... شی چو نے کہا۔

"اب کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ میجر اوساکا کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار شی چو بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ تم میجر اوساکا کی قید میں ہو جبکہ تم تو یہاں آنے سے پہلے ہی بے ہوش تھے اور تمہاری اس رہائش گاہ میں ٹی ایم ون کیپسول فائر کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا"۔ شی چو نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ سپیشل سیکشن ایسا کرے گا لیکن میں خود میجر اوساکا سے ملنا چاہتا تھا اس لئے میں نے کوئی احتجاج نہ کیا اور خاموشی سے اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اگر باس تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیتا تو"...... شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں ہلاک ہو جاتا۔ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ لوگ ہلاک تو ہوتے ہی رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

" حیرت ہے۔ تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم واقعی عام لوگوں سے مختلف ہو"....... شی چو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جا کر میجر اوساکا کو اطلاع دے دو تاکہ اس سے مذاکرات ہو سکیں"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میری ڈیوٹی یہاں ہے۔ وہ خود ہی آ جائیں گے"....... شی چو نے جواب دیا۔

" کمال ہے۔ ہم سب بندھے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں۔ تو کیا تم یہاں ہمیں دیکھنے کی ڈیوٹی پر مامور ہو"....... عمران نے کہا۔

" چیف کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اس لئے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ اس نے میری ڈیوٹی اسی لئے یہاں لگائی ہے کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی کوئی غلط حرکت کریں تو میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں"....... شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جب میں خود میجر اوساکا سے ملنا چاہتا ہوں اور اسی لئے بے ہوش بھی ہوا ہوں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کوئی غلط حرکت کرنے کی"....... عمران نے کہا۔

" میں بہرحال یہاں سے نہیں جا سکتا"....... شی چو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ راڈز سے آزادی کے لئے کچھ نہ کر سکتا تھا البتہ اس نے ہتھکڑی بھی کھول لی تھی اور رسی بھی ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے کاٹ لی تھی۔ اس کے باوجود وہ آزاد نہ ہو سکتا تھا اور پھر ایک

ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے کیونکہ انجکشن کا اثر اب ان پر ہونا شروع ہوا تھا جبکہ عمران پر ظاہر ہے اپنی ذہنی ورزشوں کی وجہ سے انجکشن کے اثرات جلدی نمودار ہو گئے تھے۔

" اوہ۔ یہ ہم کہاں ہیں"....... سب نے باری باری ہوش میں آتے ہی ایک ہی جیسا سوال کیا۔

" ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دو باچانی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک مشین گن بردار باچانی اور تھا البتہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے اندر موجود باچانی شی چو یکلخت مؤدب ہو گیا تھا اور عمران سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے پہچانتا تھا۔ یہ میجر اوساکا تھا۔ میجر اوساکا نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے پیچھے آنے والا باچانی اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میرا خیال ہے کہ تم مجھے پہچانتے ہو"....... میجر اوساکا نے قدرے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہارا خیال سو فیصد درست ہے"....... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے جو کال پاکیشیا کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی ہے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں نے اس لئے تمہیں بے ہوش کیا تھا کہ میں اس سلسلے میں تم سے چند باتیں کرنا چاہتا تھا ورنہ ہیرس کی اس کوٹھی میں بے ہوش کرنے والے کیپسولوں کی بجائے خوفناک میزائل بھی فائر کئے جا سکتے تھے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"کس قسم کی باتیں"...... عمران نے پوچھا۔

"تم نے اس کال میں واگ جزیرے پر کسی مجرم تنظیم ڈولفن کے اڈے کے بارے میں کہا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"تمہیں اس مشن پر کرنل جوشن نے کال کیا تھا"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ کیوں"...... میجر اوساکا نے چونک کر کہا۔

"تو یہ سوال تم نے اس سے کرنا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل جوشن نے مجھے بتایا تھا کہ تم اور تمہارے ساتھی کیڈو جزیرے کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن تم نے اس کال میں کیڈو کا ذکر تک نہیں کیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات کیسے تسلیم کر لوں کہ واگ جزیرے پر کسی مجرم تنظیم کا اڈا ہو سکتا ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"کیا کرنل جوشن یہاں ہاکاڈو میں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ کسی سرکاری میٹنگ کے سلسلے میں دارالحکومت چلے گئے ہیں"...... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

"اس کے ساتھ اس کا ایک مہمان تھا الفریڈ۔ وہ کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ تم میرے سوالوں کا جواب دو"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"کیا تم کرنل جوشن کے خلاف کام کرنے کی ہمت رکھتے ہو"۔ عمران نے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"میں حقائق جاننا چاہتا ہوں"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن کا مہمان الفریڈ ڈولفن کا سپر چیف تھا۔ بس اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ معاملات کیا ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو میجر اوساکا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ غلط ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں کیا پورا باچان کرنل جوشن کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"تو پھر تمہیں کس بات پر شک ہوا تھا کہ تم نے پوچھ گچھ شروع کر دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب خود ہی معلومات حاصل کر لوں گا"۔ میجر

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

اوساکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے اثرات ظاہر ہو گئے تھے۔

" مشین گن مجھے دو"...... اس نے مڑ کر ایک مشین گن بردار سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن لیتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" باس۔ آپ کی کال ہے"...... اس آدمی نے ٹرانسمیٹر میجر اوساکا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے مشین گن لینے کی بجائے مڑ کر ٹرانسمیٹر آنے والے کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ میں یہ کال اپنے آفس میں سنوں گا۔ آؤ ہاکیتو"...... میجر اوساکا نے تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہاکیتو بھی اس کے پیچھے چلا گیا جبکہ ان کے ساتھ آنے والا مشین گن بردار بھی مڑ کر ان کے پیچھے چلا گیا۔ شاید وہ ان کا باڈی گارڈ تھا۔ اب کمرے میں وہی شی چو ہی رہ گیا تھا۔

" اس کال نے تمہاری زندگی کے چند لمحے مزید بڑھا دیئے ہیں"۔ دروازہ بند ہوتے ہی شی چو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن اصل بات کا علم تو

بہرحال اللہ تعالیٰ کو ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا ہم نے اسی طرح بے بس ہو کر بیٹھے رہنا ہے"...... اچانک ساتھ موجود صفدر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

" فی الحال اس چوہے کی موجودگی میں کچھ کیا بھی تو نہیں جا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مسٹر شی چو۔ کیا آپ میری ایک بات مان سکتے ہیں"۔ اچانک صفدر نے شی چو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا بات ہے"...... شی چو نے چونک کر پوچھا۔

" کیا آپ میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا صحیح رنگ بتا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو شی چو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ وہ صفدر کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا اور واقعی صفدر نے جو بات سوچی تھی وہ عمران کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... شی چو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ اگر بھورا ہے تو پھر یہ واقعی میرا ساتھی ہے اور اگر اس کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ سیاہی مائل ہے تو پھر یہ ہمارا ساتھی نہیں ہے کوئی اور آدمی ہے اور یہ بات چونکہ میں خود چیک نہیں کر سکتا اس لئے تمہیں کہہ رہا ہوں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اصل بات سامنے آنے سے نہ صرف تمہارے باس کا بلکہ باچان کا بھی فائدہ ہو گا“...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھ پر شک کر رہے ہو“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم نے میجر اوساکا کے ساتھ جو باتیں کی ہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ سب غلط ہیں اس لئے مجھے شک ہے کہ تم ہمارے ساتھی نہیں ہو“...... صفدر نے بھی جواب میں غصیلے پن کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں“...... شی چو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔ باقی ساتھی حیرت سے ڈرامہ دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں اس کی سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔

”اگر میں آنکھیں بند کر لوں تو“...... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ شی چو یا صفدر اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران کی طرف بڑھتا ہوا شی چو تیزی سے مڑا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو“...... دروازے میں داخل ہونے والے دوسرے سپاہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اس کی آنکھیں چیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کے ساتھیوں کے مطابق یہ جعلی آدمی ہے“...... شی چو نے کہا۔

”باہر چلو۔ باس نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرنے کا کہا ہے کیونکہ کرنل جوشن خود آ رہے ہیں۔ چلو باہر۔ یہ کام باس خود کرے گا“...... آنے والے نے کہا تو شی چو اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ آدمی بھی مڑا اور پھر دروازے میں رک کر اس نے جیب میں سے ایک کیپسول نکالا اور اسے فرش پر دے مارا۔ کیپسول ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں بے ہوش کیا جا رہا ہے اس لئے انہوں نے سانس روک لئے تھے۔ عمران بھی سانس روکے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے یکلخت جولیا کی گردن ڈھلکتے ہوئے دیکھی اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بے ہوش ہو گئے۔ انہوں نے یقیناً سانس لے لیا ہو گا البتہ ٹائیگر سیدھا بت بنا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ شاید وہ اب تک سانس روکے ہوئے تھا۔

”بس اتنا ہی کافی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس لیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہو چکا ہو گا لیکن جیسے ہی اس نے سانس لیا اس کا ذہن بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے ذہن کو کنٹرول میں کر لینے کی جدوجہد شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ ذہن پر کنٹرول کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے دوبارہ سانس لیا لیکن اب اس کو سانس لینے سے کچھ نہ ہوا تو اس نے گردن موڑ کر

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

ٹائیگر کی طرف دیکھا لیکن اب ٹائیگر کی گردن بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح ڈھلکی ہوئی تھی۔

"ہونہہ۔ مشقیں چھوڑ رکھی ہیں اس نے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ موڑی اور اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی ٹانگ کرسی کے عقبی پائے تک پہنچ گئی کیونکہ عمران کے اس طرف دوسری کرسی نہیں تھی اس لئے وہ ٹانگ کو موڑ کر آزادی سے عقب میں لے گیا تھا لیکن اس عقبی پائے کو پیر کی مدد سے اس نے اچھی طرح ٹٹولا لیکن اس پائے میں کوئی بٹن نہ تھا۔

"اوہ۔ یہ بٹن خلاف معمول دوسرے پائے میں ہو گا لیکن وہاں تک تو پیر جا ہی نہیں سکتا اور ساتھ ہی صفدر کی کرسی ہے۔ اب کیا ہو گا"...... عمران نے ٹانگ کو واپس موڑ کر سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے بٹن چیک کر لیا ہے"...... اچانک دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے۔ تم تو بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بے ہوش ہونے لگا تھا باس لیکن میں نے اپنے ذہن کو

بلینک کر لیا۔ پھر اب میں نے ذہن کو دوبارہ بحال کیا تو آپ ٹانگ موڑنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ میں نے بھی ٹرائی شروع کر دی"...... ٹائیگر نے عمران کی کرسی کے عقب میں آ کر بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور عمران بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ ہتھکڑی وہ پہلے ہی کھول چکا تھا اور رسی بھی اس حد تک کٹ چکی تھی کہ ایک جھٹکے سے ٹوٹ گئی تھی۔

"اوہ۔ تو تم نے اس طرح ذہن کو کنٹرول کیا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ تم ذہن کو کنٹرول کرنے کی مشقیں نہیں کر رہے"۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مشقیں تو کرتا رہتا ہوں باس لیکن سانس روکنے کی وجہ سے میں فوری طور پر ذہن کو کنٹرول نہ کر سکا اس لئے میں نے اسے بلینک کر دیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ سانس روکنے سے ذہن میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔ تمہیں یہ مشق بھی کرنی چاہئے کہ آکسیجن کی کمی کے باوجود تم ذہن کو کنٹرول کر سکو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ تو گیس سے بے ہوش ہوئے ہیں۔ اینٹی گیس کے بغیر یہ ہوش میں نہیں آئیں گے"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا تمہارا ذہن بالکل ہی مفلوج ہو گیا ہے۔ تمہیں میں نے کئی بار بتایا ہے کہ ایسی صورت میں گردن کے پیچھے حرام مغز پر انگوٹھا رکھ کر جھٹکے پیدا کر کے گیس کے اثرات ختم کئے جا سکتے ہیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ مجھے خیال نہ رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر تمہارا یہی حال رہا تو کسی روز چڑیا گھر کے پنجرے میں کھڑے نظر آؤ گے اور بچے تمہیں مونگ پھلیاں کھلائیں گے"۔ عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر دیکھا تو دوسری طرف ایک کمرہ تھا لیکن اس کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ عمران نے تیزی سے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسے دراصل کسی اسلحے کی تلاش تھی لیکن کمرے میں سوائے فرنیچر کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ ابھی عمران تلاشی لینے میں ہی مصروف تھا کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر دروازے کا پٹ عمران کے سامنے آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک باچانی اندر آیا اور پھر وہ جیسے ہی دروازے کے پٹ سے آگے ہوا عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس نے اسے

پکڑ کر سینے کے ساتھ جکڑا ہی تھا کہ اچانک عمران کے قدم زمین سے اٹھے اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ گو نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ وہ باچانی اب سامنے کھڑا حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اس طرح کھڑا بھی ہو سکتا ہے۔

"یہ تم نے کیا داؤ کھیلا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کرسی سے رہا کیسے ہو گئے"...... اس بار باچانی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔ تم نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی داؤ لگایا ہے"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ٹی وی کے کسی مذاکرے میں مارشل آرٹ کے داؤ پیچ پر بات چیت کر رہا ہو تو وہ باچانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"جس داؤ کا تم نے نام لیا ہے یہ تو بچوں کا داؤ ہے۔ یہ وارم اپ لفٹ تھا"...... اس باچانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت اچھل کر باچانی کے سینے پر سر کی ٹکر مارنی چاہی۔ گو عمران کے انداز میں بے پناہ تیزی تھی لیکن اس سے بھی زیادہ تیزی سے باچانی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے اس کی گردن پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی عمران ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے کمرے کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ دیوار کی طرف بڑھائے تاکہ اپنے سر کو بچا سکے لیکن اس کے ہاتھ حرکت میں نہ آئے اور اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹائیگر عمران کے کمرے سے جانے کے بعد تیزی سے صفدر کی طرف مڑا اور اس نے اس کے عقب میں جا کر اس کی گردن کی پشت پر اپنا انگوٹھا رکھا اور اسے مخصوص انداز میں حرکت دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر چند لمحوں بعد صفدر نے جب آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہوا تو ٹائیگر تیزی سے مڑ کر اس کی کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ عمران صاحب کہاں ہیں"...... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے عمران کی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ باس کو کچھ ہو گیا ہے ورنہ "...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔ ٹائیگر اور صفدر دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے تو کمرہ خالی تھا البتہ دیوار کے ساتھ ہی عمران فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا جبکہ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔

" باس۔ باس "...... ٹائیگر نے جھپٹ کر عمران کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ صفدر اس کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔

" باس کی حالت خراب ہے صفدر "...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آئے تھے۔ صفدر بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ ٹائیگر نے عمران کو فرش پر لٹایا اور پھر دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور تیزی سے جھک کر اس نے عمران کے دونوں جبڑے دبائے اور بوتل کو اس کے منہ سے لگا کر اونچا کر دیا۔ بوتل میں موجود پانی تیزی سے

عمران کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ صفدر بھی انتہائی پریشانی کے عالم میں عمران پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے اس کی نبض پکڑی ہوئی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اور پانی پلاؤ۔ نبض معمول پر آ رہی ہے "...... صفدر نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کافی پانی عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور باقی پانی اس نے عمران کے چہرے پر ڈالنا شروع کر دیا اور صفدر بھی مطمئن ہو کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" کمرے کا دروازہ بند کر دیں صفدر صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے "...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے چٹخنی چڑھا دی۔ اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح گہری سرخ ہو رہی تھیں۔

" باس باس "...... ٹائیگر نے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گئے۔

" باس۔ آپ کے سر پر چوٹ آئی ہے "...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے یکلخت سر کو جھٹکا دیا اور پھر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

" وہ۔ وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھے ضرب لگائی تھی"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" آدمی۔ وہاں تو کوئی آدمی نہیں تھا باس۔ آپ کی چیخ سن کر میں اور صفدر یہاں آئے تو آپ دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور آپ کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ ٹارچنگ روم میں یقیناً پانی کی بوتلیں رکھی جاتی ہیں اور آپ کو فوری طور پر پانی کی ضرورت تھی اس لئے میں آپ کو اٹھا کر یہاں لے آیا تھا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا لیکن ہوا کیا تھا عمران صاحب۔ آپ تو انتہائی سخت ترین حالات میں بھی کبھی نہیں چیخے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آج سیر کو سوا سیر مل گیا تھا۔ بہرحال جلدی کرو باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے خود بھی آگے بڑھا اور تنویر کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی گردن کے عقبی حصے میں ایک مخصوص جگہ پر انگوٹھا رکھ کر اسے حرکت دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی تنویر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور عمران اسے چھوڑ کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر نے یہی کارروائی کیپٹن شکیل کے ساتھ شروع کر رکھی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے

سارے ساتھی ہوش میں آ گئے تو عمران اور ٹائیگر نے کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بٹن پریس کر کے انہیں راڈز سے نجات دلا دی۔ صفدر اس دوران اندر دروازے کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔ شاید وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ دوسری طرف سے کوئی آ رہا ہے یا نہیں۔

" ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس کمرے سے خفیہ راستہ نکلتا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی تیزی سے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

" کیا تمہیں الہام ہونے لگ گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن کیپٹن شکیل کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی سے مڑا اور پھر اس نے سائیڈ دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ کیپٹن شکیل سب سے آخر میں راہداری میں داخل ہوا اور پھر اس نے راہداری کے کونے میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر وہ بھی دوڑتا ہوا عمران اور ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ راہداری خاصی طویل تھی لیکن آگے جا کر وہ بند ہو گئی تو اس بار عمران نے اس کی جڑ میں ایک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور وہ سب ایک کمرے میں پہنچ گئے جو خالی پڑا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکیل باہر آیا اور پھر اس نے اس راستے کو دوبارہ بند کر دیا۔ اس دوران باقی ساتھی تیزی سے مختلف کمروں کو چیک کر چکے تھے۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

"آؤ۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"....... عمران نے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم کہاں جائیں گے"....... جولیا نے کہا۔

"فی الحال یہاں سے تو نکلیں"....... عمران نے کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے وقفہ دے کر باہر آ گئے۔ عمران ابھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے ایک کار کھڑی دیکھی۔ کار میں ایک عورت اور دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی چھت پر لگے ہوئے سٹینڈ پر سامان بندھا ہوا تھا اور ایک آدمی کوٹھی کے پھاٹک کو تالا لگا رہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور سڑک پر پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی اور جب تک عمران اس کوٹھی تک پہنچا کار موڑ کاٹ کر نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں

اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر پلک جھپکنے میں اندر کود گیا اور پھر جب اس کے ساتھی گیٹ تک پہنچے عمران نے اندر سے کنڈی کھول کر چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہو گئے تو عمران نے پھاٹک بند کر دیا۔

"اس کوٹھی کے مکین کسی لمبے سفر پر گئے ہیں اس لئے ہم یہاں کچھ روز اطمینان سے گزار سکتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ دور سے وہ بھی اس کوٹھی کے گیٹ پر موجود کار اور اس کے سٹینڈ پر بندھا ہوا سامان دیکھ چکے تھے اس لئے کسی کو مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"اس بار ہم سب بال بال بچے ہیں"....... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ کیا تم نے اس راستے کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ کیا واقعی تمہیں الہام ہو گیا تھا"....... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ نہیں مس جولیا۔ دوسری بار بے ہوش ہونے سے پہلے میری نظروں نے دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر کو چیک کر لیا تھا اور اس کی ساخت سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں سے دیوار پھٹ کر کوئی راستہ باہر جاتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہا اور جولیا نے تحسین آمیز انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو کیا ہوا تھا۔ آپ نے وہ سیر پر سوا سیر والی بات کیوں کی تھی"...... صفدر نے کہا تو جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ وہ اس دوران بے ہوش تھے اس لئے انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

" کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی"۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ خاص نہیں بلکہ خاص الخاص۔ آج بڑے طویل عرصے بعد کسی نے مجھے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے۔ کس نے"...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اپنے اور ٹائیگر کے ہوش میں آنے اور پھر دوسرے کمرے میں جانے اور ایک باچانی کے اندر آنے کے بعد اس پر جھپٹنے سے لے کر دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہونے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ کون تھا وہ جس نے تمہیں اس انداز میں شکست دی ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ تم تو مارشل آرٹ کے جادوگر ہو"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو وہ جادوگروں کا شہنشاہ تھا۔ میں تو خود حیران ہوں۔ بہرحال

اگر کبھی وہ پھر مل گیا تو میں پگڑی اور مٹھائی اس کے سامنے رکھ کر اس کی شاگردی ضرور اختیار کروں گا لیکن وہ نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

" حیرت ہے۔ پھر تو اس آدمی سے واقعی ملنا چاہئے۔ میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن ہے۔ جوانا جیسا آدمی تمہیں شکست نہ دے سکا۔ حیرت ہے"۔ تنویر نے کہا۔

" باس۔ کیا آپ مذاق کر رہے ہیں یا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے شوق تھا دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کرنے کا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں اور یہ کوئی ایسی حیرت انگیز بات بھی نہیں ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ انسان کسی بات میں اپنے آپ کو حرف آخر سمجھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی اس سے زیادہ برتر اس کے سامنے لا کر اسے بتاتا ہے کہ سب سے طاقتور اور سب سے بڑی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" بہرحال اب کیا کرنا ہے۔ یہ مشن تو ہمارے لئے عذاب بن گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیکن کیسے"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سپیشل سیکشن کا خاتمہ ہمیں پہلے کرنا ہو گا عمران صاحب ورنہ یہ لوگ ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور جس انداز کی ان کی کارکردگی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے"....... عمران کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے اسلحہ، میک اپ، کاریں اور دوسرا ضروری سامان چاہئے جبکہ ہمارے پاس نہ رقم ہے اور نہ ہی اسلحہ"....... جولیا نے کہا۔

"یہ سارا بندوبست ہو سکتا ہے۔یہاں کے گیم کلب آخر کب کام آئیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"اب تک ہمارے فرار کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہو گا اس لئے وہ ہمیں تلاش کرنے کے لئے یقیناً نکل چکے ہوں گے اور یہ بتا دوں کہ میجر اوساکا کو بھی معلوم ہے کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے اس لئے ہم نے لامحالہ گیم کلب کا رخ کرنا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ"....... جولیا نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں اور اسی خفیہ راستے کے ذریعے دوبارہ اندر پہنچ جائیں اور پھر وہیں سے اسلحہ حاصل کر کے وہیں کارروائی کی جائے"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار

اچھل پڑے۔ پہلے تو ان سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو لیکن چند لمحوں بعد جب انہیں عمران کی بات سمجھ میں آئی تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ ویری گڈ۔ یہ انتہائی شاندار اور ذہانت سے پر تجویز ہے۔ ویری گڈ"....... سب سے پہلے تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے جولیا۔ اسے کہتے ہیں رقابت۔ اب یہ مجھے عقلمند ثابت کر کے میرا سکوپ ختم کرنا چاہتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہارا سکوپ احمق بن کر بھی نہیں بن سکتا۔ سمجھے۔ بہرحال تمہاری تجویز موجودہ حالات میں بہترین ہے"....... تنویر نے فوراً ہی کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ وہ لوگ ہمیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں بھی زیادہ آدمی موجود نہ ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر میں لازماً میک اپ کا سامان بھی مل جائے گا، لباس بھی اور اسلحہ بھی"....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

میجر اوساکا اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے۔ کرنل جوشن نے کال میں سب سے پہلے عمران کے بارے میں پوچھا تھا اور میجر اوساکا نے جب اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش پڑے ہیں تو کرنل جوشن نے انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دینے پر اصرار کیا لیکن جب میجر اوساکا نے ایسا کرنے سے معذرت کر لی اور واگ اور کیڈو جزیرے کے بارے میں بات کی تو کرنل جوشن نے اسے حکم دیا کہ وہ خود فوری طور پر ہاکاڈو آ رہا ہے اور جب تک وہ نہ آئے اس وقت تک عمران کو ہوش میں نہ لایا جائے تو میجر اوساکا نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن اب وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی کرنل جوشن نے ڈولفن کے ساتھ مل کر باچان کے مفادات سے غداری کی ہے لیکن اسے اس بات پر یقین نہ

آ رہا تھا کیونکہ آج تک کرنل جوشن کو انتہائی بااصول اور انتہائی محب وطن سمجھا جاتا تھا لیکن عمران نے جو باتیں کی تھیں اور اب کرنل جوشن نے جس طرح عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرنے پر اصرار کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہرحال دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے۔ وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے اس سلسلے میں کیا اقدام کرنا چاہئے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ کرنل جوشن کے اختیارات سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن کے خلاف کی جانے والی کوئی بات بھی اسے انتہائی مشکل میں ڈال سکتی ہے۔ آخرکار اس نے سوچ سوچ کر یہی فیصلہ کیا کہ وہ ان حالات کو ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں لے آئے۔ ڈیفنس سیکرٹری سے اس کے خاصے گہرے تعلقات تھے کیونکہ وہ نہ صرف اس کے دور کے رشتہ دار تھے بلکہ ڈیفنس سیکرٹری کی بیوی اس کی مرحومہ والدہ کی کلاس فیلو بھی رہی تھی۔ اس حوالے سے بھی ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے اور وہ جانتا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری باچان میں سب سے طاقتور حیثیت کے حامل ہیں اس لئے اسے یہ فیصلہ کر کے خاصا ذہنی اطمینان سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کی کون نگرانی کر رہا ہے"....... میجر اوساکا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے پوچھا۔

"سر۔آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ویسے بھی وہ راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے زیرو ہال میں تو کوئی موجود نہیں ہے البتہ فرسٹ روم میں ماسٹر سکاٹا موجود ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ماسٹر سکاٹا اکیلا ہی ان سب کے لئے کافی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔جب کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے لگے تو مجھے اطلاع کر دینا"...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔وہ اب کرنل جوشن کے آنے تک آرام کرنا چاہتا تھا۔چنانچہ اس نے الماری سے اپنی پسندیدہ شراب کی بوتل نکالی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے ٹی وی آن کیا اور پھر اطمینان سے لیزی چیئر پر بیٹھ کر اس نے ٹی وی دیکھنا اور شراب پینا شروع کر دی لیکن ابھی اسے بیٹھے ہوئے دس پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر اوساکا چونک پڑا۔اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"سر۔ماسٹر سکاٹا نے آکر عجیب سی رپورٹ دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا"...... میجر اوساکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔اس نے بتایا ہے کہ وہ باتھ روم گیا تھا لیکن جب وہ واپس فرسٹ روم میں گیا تو کسی نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔اس نے اسے اٹھا کر فرش پر پھینک دیا لیکن وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے اسے اٹھا کر دیوار پر مارا اور ہلاک کر دیا اور پھر وہ باہر سے دروازہ بند کر کے اطلاع دینے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فرسٹ روم میں اس پر حملہ ہوا۔کیا مطلب۔کیا وہ نشے میں تو نہیں ہے۔یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو بے ہوش ہیں اور راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ نشہ تو کیا سر شراب بھی نہیں پیتا۔آپ کو تو معلوم ہے سر"...... دوسری طرف سے سیکشن کے انچارج کیپٹن باٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا اس پر کسی فرشتے نے حملہ کر دیا تھا۔جاؤ اور جا کر چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو۔نانسنس"...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آن کیا اور میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے خواہ مخواہ ڈسٹرب کیا گیا ہو۔پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ہونہہ۔اب کہیں گے کہ اس نانسنس ماسٹر سکاٹا نے خواب

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

دیکھا تھا۔ ہونہہ "...... میجر اوساکا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر کے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"باس غضب ہو گیا۔ تمام پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں۔ وہ آدمی جسے ماسٹر سکاٹا نے ہلاک کیا تھا اس کی لاش بھی غائب ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"...... میجر اوساکا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فوراً آجائیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... میجر اوساکا نے کہا اور سیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آپریٹنگ ہال میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن باٹو اور ماسٹر سکاٹا دونوں موجود تھے۔

"کیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے باس۔ یہ لوگ واقعی نکل گئے ہیں"۔ کیپٹن باٹو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فرسٹ روم میں داخل ہو گئے۔

"یہ دیکھیں باس۔ یہ اس آدمی کا خون جس کو میں نے ہلاک کیا تھا"...... ماسٹر سکاٹا نے دیوار کے ساتھ موجود خون کے بڑے سے دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ زیرو روم میں پہنچا اور زیرو روم میں داخل ہوتے ہی یکلخت وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور

بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کمرے میں موجود تمام کرسیوں کے راڈز غائب تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی وہاں موجود نہ تھا البتہ فرش پر ایک جگہ خون کے دھبے موجود تھے اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی اور الماری کے پٹ بھی کھلے ہوئے تھے جس میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم نے خفیہ راستہ چیک کیا ہے"۔ میجر اوساکا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ راستہ بدستور بند ہے اور سیکنڈ سپاٹ بھی خالی ہے۔ ویسے بھی سر اس خفیہ راستے کا انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن باٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاوڈر گن لے آؤ تاکہ ان کے قدموں کے نشانات چیک کئے جا سکیں پھر صورت حال واضح ہو گی"...... میجر اوساکا نے کہا تو کیپٹن باٹو سر ہلاتا ہوا مڑا اور زیرو روم سے باہر چلا گیا۔

"ماسٹر سکاٹا۔ تم نے جس آدمی کو ہلاک کیا تھا کیا وہ تم سے لڑا بھی تھا"...... میجر اوساکا نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"یس باس۔ میں باتھ روم گیا تو باہر سے دروازہ بند کر کے گیا تھا کیونکہ یہ میری عادت ہے۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اچانک ایک آدمی جو دروازے کی سائیڈ پر

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

چھپا ہوا تھا مجھ پر جھپٹ پڑا اور باس مجھے اعتراف ہے کہ اس نے مجھے گھما کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کا ایک بازو میرے سینے کے گرد اور دوسرا بازو میری گردن کے گرد تھا اور اس آدمی میں واقعی بے پناہ طاقت تھی لیکن اسے شاید معلوم نہ تھا کہ میرا نام ماسٹر سکاٹا ہے۔ میں نے وارم اپ لفٹ کے ذریعے اسے سر کے اوپر سے اچھال کر پشت کے بل سامنے فرش پر دے مارا اور ایک بار پھر مجھے اعتراف ہے کہ جتنی مشکل مجھے اس آدمی کے خلاف وارم اپ لفٹ داؤ لگاتے ہوئے ہوئی تھی اتنی مجھے پہلے کسی کے خلاف نہ ہوئی تھی لیکن میں کامیاب رہا۔ میرا خیال تھا کہ اب یہ اٹھ نہ سکے گا لیکن وہ خلاف توقع اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے میرے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن میں نے اسے گردن سے پکڑا اور اس کے جسم کی حرکات سست کر کے اسے پوری قوت سے دیوار سے مار دیا۔ اس کا سر یقیناً پھٹ گیا تھا۔ اس کی ناک سے خون دھار کی صورت میں بہنے لگا۔ وہ نیچے گر کر ہلاک ہو گیا میں واپس مڑا اور باہر سے دروازہ بند کر کے کیپٹن باٹو کو اطلاع دینے گیا۔ پھر کیپٹن باٹو نے آپ کو اطلاع دی پھر میں کیپٹن باٹو کے ساتھ واپس آیا تو اس آدمی کی لاش بھی موجود نہ تھی اور زیرو روم بھی خالی تھا۔ کیپٹن باٹو نے خفیہ راستہ کھولا اور دوسری طرف جا کر چیکنگ کی لیکن وہ سب لاش سمیت غائب ہو چکے تھے"...... ماسٹر سکاٹا نے اس طرح پوری تفصیل بتا دی جیسے وہ کسی عدالت کے سامنے کھڑا بیان دے رہا ہو۔

" تم جس آدمی کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ ہلاک نہیں ہوا بلکہ صرف بے ہوش ہوا تھا جسے اس کے ساتھی فرسٹ روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور پھر انہوں نے الماری سے پانی کی بوتل نکال کر اسے پانی پلایا۔ وہ یقیناً ہوش میں آ گیا ہو گا تو وہ سب اس خفیہ راستے سے نکل گئے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

" نہیں باس۔ وہ آدمی بچ ہی نہیں سکتا۔ اس کا سر جس قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اس کے بعد وہ کیسے بچ سکتا ہے"...... ماسٹر سکاٹا نے بڑے یقینی لہجے میں کہا۔

" یہ دیکھو یہاں خون کے نشانات بھی ہیں اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا مقابلہ علی عمران سے ہوا ہے۔ اس علی عمران سے جسے تمہاری طرح مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے اور شاید اسی لئے وہ بچ بھی نکلا ہے۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ہلاک ہو جاتا"...... میجر اوساکا نے کہا۔

" اگر وہ بچ نکلا ہے باس تو پھر میرا ریکارڈ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے اپنا ریکارڈ درست کرنے کے لئے اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا پڑے گا"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا تو میجر اوساکا بے اختیار مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا"...... میجر اوساکا نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن باٹو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی لیکن چوڑی نال والی گن موجود تھی جس کا دستہ غبارے کی طرح

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

پھولا ہوا تھا۔

"پہلے وہاں پاؤڈر سپرے کرو۔ اس فرسٹ روم میں"۔ میجر اوساکا نے کہا۔

" باس۔ یہ تو ہوتا رہے گا ہمیں ان کی تلاش کے لئے آدمیوں کو بھیج دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نکل جائیں"....... کیپٹن باٹو نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ یہ گن تم ماسٹر سکاٹا کو دو اور خود جا کر پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دو۔ ویری بیڈ۔ دیر ہو گئی تو وہ اپنا میک اپ تبدیل کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے۔ ان کے حلیئے اور قدوقامت بتا دو"....... میجر اوساکا نے کہا اور کیپٹن باٹو گن ماسٹر سکاٹا کے ہاتھ میں دے کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ پھر ماسٹر سکاٹا نے میجر اوساکا کی ہدایت کے مطابق زیرو روم اور فرسٹ روم میں پاؤڈر سپرے کیا تو واقعی قدموں کے نشانات سے وہی سب کچھ سامنے آ گیا جیسا کہ میجر اوساکا نے اندازہ لگایا تھا۔ اس کے بعد خفیہ راستہ کھولا گیا۔ وہاں بھی قدموں کے نشانات باہر جاتے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف بھی پھاٹک تک نشانات نظر آئے۔

" تم نے دیکھا ماسٹر سکاٹا کہ تمام قیدی پیروں پر چل کر گئے ہیں۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کے قدموں کے نشانات واضح ہیں۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ جسے تم نے ہلاک کیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوا

کیونکہ مردے اپنے قدموں پر چل کر نہیں جایا کرتے"۔ میجر اوساکا نے واپس زیرو روم میں آتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس آدمی کو تلاش کر کے ہلاک کر دوں"....... ماسٹر سکاٹا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" سیکشن انہیں جلد ہی تلاش کر لے گا۔ اس کے بعد میں خود تمہارا مقابلہ اس عمران سے کراؤں گا۔ تم بے فکر رہو"....... میجر اوساکا نے جواب دیا اور ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر اوساکا فرسٹ روم سے نکل کر واپس اپنے دفتر جا رہا تھا کہ کیپٹن باٹو دوڑتا ہوا قریب آیا۔

" کرنل جوشن صاحب کا ہیلی کاپٹر لینڈ کر رہا ہے باس"۔ کیپٹن باٹو نے کہا۔

" اوہ اچھا"....... میجر اوساکا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو کرنل جوشن ہیلی کاپٹر سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میجر اوساکا نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

" کہاں ہے وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ انہیں ہوش تو نہیں آیا"....... کرنل جوشن نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" سر۔ وہ پراسرار طور پر فرار ہو گئے ہیں لیکن ہم جلد ہی انہیں دوبارہ پکڑ لیں گے"....... میجر اوساکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ فرار ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں"....... کرنل جوشن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں۔ آئیے میں آپ کو دکھاتا ہوں"....... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر میجر اوساکا نے اسے زیرو روم، فرسٹ روم اور خفیہ راستے میں موجود قدموں کے نشانات دکھائے اور ماسٹر سکاٹا سے ایک آدمی کی لڑائی کے بارے میں تفصیل بتادی۔

"کیا تم نے پہلے انہیں ہوش دلایا تھا"....... کرنل جوشن نے واپس آپریٹنگ روم میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ پھر آپ کی کال آگئی اور میں نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرادیا لیکن وہ کسی پراسرار انداز میں ہوش میں آگئے اور اس خفیہ راستے سے فرار ہوگئے"....... میجر اوساکا نے کہا۔

"لیکن جب میں نے تمہیں کال کیا تو تم نے بتایا تھا کہ وہ بے ہوش ہیں۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ اس وقت وہ ہوش میں تھے۔ بہرحال کیا باتیں ہوئی تھیں ان سے"....... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ کمرے میں کیپٹن باٹو اور ماسٹر سکاٹا ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے جبکہ کرنل جوشن اور میجر اوساکا دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"سر۔ میں نے اس عمران سے اس ٹیپ کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی"....... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ کہاں ہے وہ ٹیپ۔ مجھے سنواؤ فوراً"....... کرنل جوشن نے کہا تو میجر اوساکا نے کیپٹن باٹو سے کہا کہ اس کے آفس سے ٹیپ ریکارڈر اور ٹیپ اٹھالائے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹیپ ریکارڈر وہاں پہنچ گیا اور پھر اسے آن کر دیا گیا۔ کرنل جوشن خاموش بیٹھا اسے سنتا رہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واگ جزیرہ اب اوپن ہو جائے گا اور یہ شیطان اسے تباہ کر دیں گے۔ ویری بیڈ"....... کرنل جوشن نے بے اختیار انداز میں کہا۔

"اس سے باچان کو کیا فرق پڑے گا سر۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی۔ باچان حکومت کو واگ سے کیا دلچسپی ہے۔ اس کی تنصیبات تو کیڈو میں ہیں اور کیڈو کے بارے میں تو کوئی بات نہیں ہوئی"....... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں"۔ کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ واگ میں واقعی مجرم تنظیم ڈولفن کا پریس سیکشن موجود ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کیونکہ واگ جزیرہ تو کیڈو جزیرے کے حفاظتی انتظامات کے دائرہ میں ہے وہاں کوئی مجرم تنظیم کیسے اپنا اڈا

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

بنا سکتی ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"پھر تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں رینگ گیا تھا۔

"مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ٹیپ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو پہنچا دوں پھر وہ خود ہی انکوائری کر لیں گے"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ پر شک ہے کہ میں مجرم تنظیم سے ملا ہوا ہوں۔ کیوں"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ انکوائری پر خود ہی ساری بات سامنے آ جائے گی"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... کرنل جوشن نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ میجر اوساکا سنبھلتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی میجر اوساکا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"ہونہہ۔ تو تم میری سیٹ لینا چاہتے تھے نانسنس۔ کرنل جوشن کی سیٹ۔ غدار"...... کرنل جوشن نے ایک بار پھر ٹریگر دباتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس بار سائلنسر لگے مشین پسٹل سے گولیاں دھار کی صورت میں نکل کر فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے میجر اوساکا کے سینے

گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی میجر اوساکا کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"کیپٹن باٹو"...... کرنل جوشن نے چیخ کر کہا۔

"یس سر"...... ایک طرف حیرت سے بت بنے کھڑے کیپٹن باٹو نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس غدار کی لاش کو جلا کر راکھ کر دو اور سنو میں تمہیں میجر کے عہدے پر ترقی دیتا ہوں۔ اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج ہو"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کا مکمل طور پر تابعدار رہوں گا"...... کیپٹن باٹو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر سکاٹا۔ ادھر آؤ"...... کرنل جوشن نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ماسٹر سکاٹا نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سارجنٹ ہو"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر"...... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا۔

"تو تمہیں میں کیپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر ہاکاڈو کے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بناتا ہوں۔ کیا تم یہاں کا نظام سنبھال لو گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے یہاں دس سال ہو گئے ہیں سر۔ میں سب کچھ اوکے کر لوں گا"...... ماسٹر سکاٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس کے ساتھ ہی اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

" میجر باٹو۔ اب تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑانا ہے۔ سمجھے۔ ایک لمحے کی مہلت دیئے بغیر۔ جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو"....... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"....... میجر باٹو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کیپٹن ماسٹر سکاٹا۔ تم ٹرانسمیٹر لے کر آفس میں پہنچاؤ میں کیڈو جزیرے پر میجر جوگم سے بات کرنا چاہتا ہوں"....... کرنل جوشن نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرسری سی نظر میجر اوساکا کی لاش پر ڈالی اور پھر کندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

" نانسنس۔ سمجھ رہا تھا کہ وہ کرنل جوشن کا کورٹ مارشل کرا دے گا۔ نانسنس"....... دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر سکاٹا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے کرنل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔

" اس میجر اوساکا کی لاش ٹھکانے لگا دو"....... کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یس سر"....... ماسٹر سکاٹا نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا جبکہ کرنل

جوشن نے ٹرانسمیٹر پر کیڈو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی تھی۔

" ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"....... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میجر جوگم بول رہا ہوں سر۔ اوور"....... چند لمحوں بعد جوگم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا پوزیشن ہے کیڈو جزیرے کے سیکشن کی۔ اوور"....... کرنل جوشن نے پوچھا۔

" اوکے سر۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب کیڈو جزیرے پر کوئی چڑیا بھی میری اجازت کے بغیر پر نہیں مار سکتی۔ اوور"....... میجر جوگم کی فاخرانہ آواز سنائی دی۔

" سنو میجر جوگم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے پاکیشیا میں کسی سائنس دان سے مار کو تھم ریز کا توڑ معلوم کیا ہے اور اس سائنس دان نے اسے بتایا ہے کہ جدید ترین تحقیقات کے مطابق جو کسی ڈاکٹر فرانزے کی ریسرچ ہے اگر مار کو تھم ریز کے سرکٹ کے مرکز پر کاربن ڈالا جائے تو سرکٹ ختم ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

" ڈاکٹر فرانزے نے اگر یہ ریسرچ کی ہے تو پھر یہ ٹھیک ہی ہو گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر فرانزے ڈاکٹر مار کو تھم کے شاگرد ہیں اور وہی آج کل مار کو تھم ریز پر ریسرچ کر رہے ہیں لیکن میں نے اس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بارے میں کہیں پڑھا تو نہیں ہے۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس سائنس دان نے بھی عمران کو یہی بتایا تھا کہ ڈاکٹر فرانزے ڈاکٹر مار کوتھم کے شاگرد ہیں اور اس عمران نے بھی یہی کہا تھا کہ اس نے اس بارے میں کہیں نہیں پڑھا تو اس سائنس دان نے بتایا کہ یہ مقالہ چند روز پہلے کسی سائنس کانفرنس میں پڑھا گیا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تو یہ یقیناً درست ہو گا سر۔ اوور"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"کیا کوئی ایسی ترکیب ہو سکتی ہے کہ ایسا نہ ہو سکے۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"کیسی ترکیب سر۔ اوور"...... میجر جوگم نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ وہاں کاربن ڈلنے کے باوجود سرکٹ ختم نہ ہو۔ اوور"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں اس مرکز پر ٹراسکم کو شٹنگ کر دیتا ہوں۔ اس سے کاربن اثر انداز نہ ہو سکے گا۔ اوور"۔ میجر جوگم نے کہا۔

"لیکن اس سے کہیں مار کوتھم ریز کا سرکٹ خود بخود ہی نہ ختم ہو جائے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

"اوکے۔ پھر فوراً ایسا کر دو اور سنو اب تم نے واگ جزیرے کی بھی سائنسی طور پر اسی طرح حفاظت کرنی ہے جیسی تم کیڈو کی کر رہے ہو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ ہی نہ سکیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ اس طرح یہ لوگ ہمیں نہ چھوڑیں گے اس لئے کیوں نہ ایسی ترکیب کی جائے کہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

"کیا کرو گے وہاں پر۔ ان مار کوتھم ریز کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی میزائل کام ہی نہیں کر سکتا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ میں شعاعی ہتھیار ایس ون ٹی وہاں کسی درخت پر نصب کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے میں اسے وائرلیس کے ذریعے آپریٹ کر دوں گا۔ بارودی ہتھیار تو کام نہیں کرتا لیکن شعاعی ہتھیار اگر پہلے سے وہاں موجود ہو تو وہ کام کرے گا اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اوور"...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ضرور ایسا کرو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ نصف گھنٹے کے اندر تنصیب مکمل ہو جائے گی"...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لیکن ایک بات اور بتا دوں کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی فوری اور انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے میں تمہیں کوڈ بتا دیتا ہوں۔ میں اب تمہارے ساتھ بات کرتے ہوئے کرنل جوشن کے ساتھ کنگ بھی کہا کروں گا۔ اگر میں اپنے نام کے ساتھ کنگ نہ کہوں تو تم سمجھ جانا کہ میں نہیں بول رہا۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"....... کرنل جوشن نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈولفن ہیڈ کوارٹر۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اپنے سپر چیف سے بات کراؤ۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ ویٹ کریں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ایلفرڈ بول رہا ہوں۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایلفرڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ معلوم کر سکوں کہ تم صحیح سلامت واپس پہنچ بھی گئے ہو یا نہیں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن۔ تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈولفن تنظیم تمہاری آرمی سے زیادہ طاقتور اور باوسائل ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں اس میں ہمارا مقابلہ ایکریمیا اور پورے یورپ کی سیکرٹ ایجنسیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہم کمزور ہوتے تو اب تک ہمارا نام و نشان بھی مٹ چکا ہوتا۔ میں وہاں سے فوری طور پر اس لئے آیا تھا کہ تنظیم کے بے شمار اہم کام ایسے تھے جو میری وجہ سے رک گئے تھے۔ دوسری بات یہ کہ میں نے اسرائیلی حکام سے فائنل بات کرنا تھی تاکہ میں حتمی طور پر فیصلہ کر سکوں اور اب ان سے جو بات ہوئی ہے اور میں نے جو تفصیل انہیں بتائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن کے خلاف کام شروع کر دے تو پھر اس مشن کو کسی صورت بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب اگر جعلی کرنسی چھاپ بھی لی جائے تو اسے ان مسلم ممالک میں نہ آسانی سے پھیلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مطلوبہ مقاصد پورے کئے جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنا مشن منسوخ کر دیا ہے اور جو رقم انہوں نے دی تھی وہ بھی انہوں نے چھوڑ دی ہے اور موجودہ حالات میں اب چاہے وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہی کیوں نہ ہو جائیں اب واگ پر موجود پریس سیکشن بہرحال اوپن ہو گیا ہے اس لئے اب وہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ اس لئے اب میں نے بھی اس پریس

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سیکشن کو بھلا دیا ہے اس لئے میری طرف سے تم چاہو تو خود یہ کرنسی حاصل کر کے پھیلا کر دولت بنا لو یا اسے آگ لگا دو۔ بہرحال اب ڈولفن اس سلسلے میں مزید کوئی ایکشن نہیں لے گی اور نہ ہی اب واگ جزیرے میں اس پریس سیکشن سے کوئی تعلق رکھے گی۔ اب ہم ڈولفن کا نیا پریس سیکشن ایکریمیا میں کسی جگہ بنائیں گے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اس سلسلے میں بھرپور تعاون کیا لیکن تم اس کے لئے ساری مطلوبہ رقم پہلے ہی وصول کر چکے ہو اس لئے تمہیں بھی کوئی نقصان نہ ہو گا۔ گڈ بائی اینڈ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جوشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ یہ تنظیم اور وہ اسرائیلی تو بالکل ہی بزدل لوگ ہیں۔ بہرحال اب یہ کرنسی میں خود اپنے ذرائع سے اسلامی ممالک میں پھیلاؤں گا اور اس طرح میں دنیا کا سب سے امیر آدمی بن جاؤں گا۔ گڈ شو"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اسے اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے اس کوٹھی میں بیٹھا ہوا تھا۔ گو یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر دوبارہ اس جگہ جائیں گے جہاں سے نکل کر وہ یہاں آئے تھے اور پھر اسی خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے وہ سپیشل سیکشن میں گھس کر اس پر قبضہ کر لیں گے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ سپیشل سیکشن کے تمام لوگ انہیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیل گئے ہوں گے اس طرح سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ایک طرح سے خالی ہو گا لیکن اس فیصلے کے باوجود عمران اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے اس نے یہاں سے نہ اٹھنے کی قسم کھا لی ہو۔

"کیا بات ہے۔ تم اٹھ کیوں نہیں رہے۔ جب فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم نے دوبارہ سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں جانا ہے تو یہاں بیٹھے رہنے کا فائدہ"...... آخر کار جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ کتنی پرسکون زندگی گزارتے ہیں۔ اب دیکھو حن صاحب کی کوٹھی میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں وہ اپنی خوبصورت بیگم اور دو پیارے پیارے بچوں کے ساتھ تفریح کرنے گئے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ پردیس میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔ لوگوں کو مارتے رہو، لیبارٹریاں تباہ کرتے رہو اور پھر کسی روز خود بھی کسی گولی کا شکار ہو کر مر جاؤ۔ بس یہی ہماری زندگی ہے اور تمہارا چوہا باس ہے کہ سکون سے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہے۔ بس فون اٹھایا اور حکم دے دیا۔ اختیارات بھی ہیں، دولت بھی ہے اور کام بھی کوئی نہیں۔ ہم دنیا جہان کی تکلیفیں بھگت کر واپس جاتے ہیں تو ایک معمولی سا چیک ہمیں پکڑا دیتا ہے۔ یہ ہے ہماری زندگی"...... عمران نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ تم پر بیٹھے بٹھائے افسردگی کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔ ہمیشہ جوش و جذبہ تم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا نظر آتا تھا"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران کو ڈیپریشن کا دورہ کیوں پڑا ہے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"منہ سے کوئی فضول بات نہ نکالنا۔ سمجھے"...... جولیا نے

قدرے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میری عادت نہیں ہے مس جولیا فضول باتیں کرنے کی۔ یہ کام بھی عمران ہی کرتا رہتا ہے"...... تنویر بھی شاید اس ڈانٹ پر برا منا گیا تھا اس لئے اس نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"تم وہ وجہ بتاؤ جو بتانے جا رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ آج تک عمران اپنے آپ کو مارشل آرٹ میں دنیا کا سب سے بڑا ماہر سمجھتا تھا اور ہم بھی اور ساری دنیا کے لوگ بھی اسے یہ جتاتے رہتے تھے کہ بس تم ہی تم ہو لیکن آج پہلی بار کسی نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے اور وہ بھی چند لمحوں میں اس لئے اس کا غرور چکنا چور ہو گیا ہے اور یہ ڈیپریشن اسی کا نتیجہ ہے"...... تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا واقعی ایسی ہی بات ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر کا تجزیہ تو درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ عمران۔ کیا واقعی تم اسی لئے ڈیپریس ہو رہے ہو اور اگر ایسی بات ہے تو تم فکر مت کرو میں اس آدمی کو شکست دوں گی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اور تنویر دونوں ایک دوسرے کے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

گلے لگ کر آہ وزاریاں کریں۔ وہ ہائے گل کہے اور میں چلاؤں ہائے دل"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات تو تم نے ہی کہی ہے۔ اگر تم اس آدمی کو مارشل آرٹ میں شکست دے سکتی ہو تو پھر ظاہر ہے میرا اور تنویر کا کیا حشر ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے گلے مل کر ابھی سے آہ و زاریاں شروع کر دیں"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں نے غلط بات کی ہے۔ میں اسے شکست نہیں دے سکتی"....... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں دے سکتی۔ میں تو الٹا تسلیم کر رہا ہوں کہ تم اسے شکست دے سکتی ہو۔ اسی لئے تو میں اور تنویر آہ وزاریاں کریں گے کہ پھر ہمارا کیا حشر ہو گا"....... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے عمران صاحب۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ کی جو حالت تھی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ایک لحاظ سے تو اس نے آپ کو ہلاک کر دیا تھا"....... صفدر نے کہا۔

"وہ واقعی حیرت انگیز آدمی تھا۔ اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے لیکن بہرحال یار زندہ صحبت باقی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"اگر تم اس وجہ سے ڈیپریس نہیں ہو تو پھر کس وجہ سے ڈیپریس ہو"....... جولیا کے ذہن پر ابھی تک وہی پہلے والی بات سوار تھی۔

"کیا تمہارے نزدیک سچ بولنا ڈیپریشن میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ تم خود بتاؤ کیا ہے تمہاری زندگی۔ احمقوں کی طرح جگہ جگہ ماری ماری پھر رہی ہو حالانکہ خواتین اطمینان سے گھر میں رہتی ہیں، بچے پالتی ہیں، شوہر کی خدمت کرتی ہیں اور سکون سے زندگی گذارتی ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ عورتیں پرسکون ہوں گی لیکن میں بھی پرسکون ہوں۔ وہ انفرادی طور پر اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں جبکہ میں اجتماعی طور پر۔ میں اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے سب کچھ کرتی ہوں"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے اب ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے"....... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہاری اسی بصیرت سے مجھے بعض اوقات واقعی خوف آنے لگ جاتا ہے کیپٹن شکیل"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اس لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہماری گمشدگی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کا پتہ لگنے کے بعد سپیشل سیکشن کے لوگ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے باہر چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس میں کچھ وقت تو لگنا ہی ہے اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے ہوئے وقت گذار رہے تھے" ...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس نے بتا دیا تھا" ...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں بھی تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں۔ میرا صرف اندازہ ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم اس شیطان کی گہری باتوں کی تہہ تک کیسے پہنچ جاتے ہو" ...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"گہرائی بہت زیادہ ہے اس لئے اسے تہہ تک پہنچتے پہنچتے خاصی دیر لگ جاتی ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب واقعی کافی وقت گذر چکا ہے اس لئے چلیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول یا شیل منگوا لینے چاہئیں۔ ہیڈ کوارٹر چاہے کسی سیکشن کا ہی کیوں نہ ہو بہرحال ہیڈ کوارٹر ہی ہوتا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے صفدر لیکن مسئلہ تو یہی ہے کہ مارکیٹ جانے والا اگر کسی سپیشل سیکشن کے آدمی کی نظروں میں آ

گیا تو وہ لوگ ہمیں گھیر لیں گے اور اس وقت ہماری پوزیشن یہ ہے کہ نہ ہمارے پاس رقم ہے نہ اسلحہ اور نہ ہی میک اپ کا سامان"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں لے آؤں گا مطلوبہ سامان"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے۔ کیا پوائنٹ ہے تمہارے ذہن میں" ...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرے پاس ایک ماسک موجود ہے۔ میں نے اسے ڈبے سے نکال کر ایک خفیہ جیب میں ڈال لیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے وہ محفوظ ہے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب تک تم واپس بھی آ چکے ہوتے۔ بہرحال جاؤ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول پسٹل لے آؤ اور ساتھ ہی ان کا اینٹی بھی۔ جلدی واپس آنا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک ماسک نکال کر سر اور چہرے پر چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپا کر ایڈجسٹ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"پہلے اسے رقم حاصل کرنا پڑے گی پھر ہی یہ کیپسول لے آئے گا اور اس میں ظاہر ہے کافی وقت لگ جائے گا" ...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے رقم کے بغیر تو کوئی چیز حاصل نہیں کی جا سکتی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی ٹائیگر واپس آ گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک نیلے رنگ کا مخصوص ساخت کا پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"گڈ۔ ایکلیم پسٹل زیادہ پراثر ہیں۔ لیکن یہ پسٹل تو بے حد مہنگے ہوتے ہیں۔ کتنی رقم خرچ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ رقم کے حصول میں زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔ یہاں سے اگلے چوک پر ہی ایک گیم کلب ہے۔ صرف دس منٹ میں میں نے وہاں سے خاصی رقم حاصل کر لی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر مارکیٹ گیا اور وہاں سے یہ پسٹل خرید کر اسی ٹیکسی میں واپس اسی چوک پر اتر گیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر رقم خاصی ہاتھ لگ گئی تھی تو مشین پسٹل اور میک اپ ماسک بھی لے آتے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری جیب سے ایک مشین پسٹل اور دو ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"گڈ۔ اب سب ماسک پہن لیں۔ سوائے جولیا کے تاکہ یہاں سے واپسی کے دوران کہیں ہم چیک نہ ہو جائیں"...... عمران نے گیس پسٹل اور مشین پسٹل اپنی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے نکلے اور واپس اسی

کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا تھا۔ کوٹھی ویسے ہی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"تم سب یہیں رکو گے صرف ٹائیگر میرے ساتھ جائے گا۔ جب بے ہوش کرنے والی گیس پھیل جائے گی تو ٹائیگر ہی واپس آ کر تمہیں بلا لے گا"...... عمران نے کہا اور پھر خفیہ راستہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

"باس۔ جب میں چوک پر پہنچا تھا تو کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر اس اڈے میں اترتا ہوا میں نے دیکھا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ لکھے ہوئے دور سے پڑھے جاتے تھے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسی ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے۔

"اب تم نے محتاط رہنا ہے۔ میں جیسے ہی فائر کروں تم نے سانس روک لینی ہے"...... عمران نے ٹارچنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ٹارچنگ روم سے وہ اس کمرے میں پہنچے جہاں عمران اور باچانی کی فائٹ ہوئی تھی لیکن یہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

تھا۔

"سانس روک لو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گیس پسٹل کے چپٹے دہانے کو اس لاک ہول پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے کیپسول دوسری طرف گرنے لگے۔ عمران نے چند لمحوں میں پورا میگزین خالی کر دیا۔ پھر اس نے گیس پسٹل کو ایک طرف پھینکا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر وہ دونوں پانچ منٹ تک سانس روکے کھڑے رہے۔ جب عمران کے اندازے کے مطابق پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن جب اسے کوئی بو محسوس نہ ہوئی تو اس نے باقاعدہ سانس لینا شروع کر دیا۔ ٹائیگر بھی اب سانس لے رہا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال کا رخ دروازے کے لاک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ ہی لاک کے پرخچے اڑ گئے اور عمران نے دروازہ کھول دیا۔ دوسری طرف راہداری تھی جس کی سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"اب جا کر ساتھیوں کو لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو گئی تھی لیکن یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔ میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ دو تین مشینیں بھی تھیں لیکن یہ مشینیں بند

تھیں۔ ہال میں صرف ایک آدمی تھا جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا جسم وہیں کرسی پر ہی ڈھلک گیا تھا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی تھی لیکن عمران نے اسے نظرانداز کر دیا اور تیزی سے آگے بڑھا اور سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر آفس کی پلیٹ موجود تھی۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر کرنل جوشن موجود تھا۔ میز پر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی پڑا ہوا تھا۔ کرنل جوشن کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھا۔ عمران نے ایک نظر میں اس کے آفس کا جائزہ لیا اور پھر باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس اسی بڑے کمرے میں پہنچا جہاں مشینیں موجود تھیں تو اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"پورے ہیڈ کوارٹر میں صرف ایک باچانی اور دوسرا کرنل جوشن موجود ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ باہر ہیلی پیڈ پر کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

بجائے ان دونوں کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر لے اڑنا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد واگ پہنچ کر مشن مکمل کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل جوشن کو تو ہلاک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پھر باچانی حکومت نے لازماً اس کی موت کی انکوائری کرانی ہے اور معاملات سنگین ہو جائیں گے۔ کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا کہ کرنل جوشن ڈولفن کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ کر یہاں سے ہیلی کاپٹر لے اڑیں اور مشن مکمل کر کے واپس آجائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا اور پھر انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں اس لئے کیوں نہ کرنل جوشن کو ساتھ لے لیا جائے اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ویری گڈ صفدر۔ ویری گڈ۔ کرنل جوشن ہمارے لئے ترپ کے پتے کا کام دے گا۔ جاؤ۔ وہ آفس میں بے ہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر باہر ہیلی کاپٹر میں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور صفدر اور ٹائیگر دونوں تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھیوں کو ساتھ لئے باہر احاطے میں آگیا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"اس آدمی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اسے تو ہلاک کر دینا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں ورنہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اندر آئے تھے۔ اب

یہ خود ہی سوچتے رہیں گے"...... عمران نے کہا اس نے جان بوجھ کر کسی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے شکست دی ہے کیونکہ اس طرح سب اسے دیکھنے اور اس سے باتیں کرنے پر اصرار کرتے اور عمران کے نقطہ نظر سے کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا تھا اس لئے وہ اس بارے میں خاموش رہا تھا۔ البتہ اس نے اسے زندہ رکھنے کے لئے دوسرا بہانہ بنا دیا تھا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ وہ ٹرانسمیٹر بھی ہم نے ساتھ لینا ہے۔ جاؤ تنویر آفس میں جہاں کرنل جوشن موجود تھا وہاں میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا ہے اسے اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میجر باٹو کار کی عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور کار اس وقت ایک چوک کی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ میجر باٹو کرنل جوشن کے حکم پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو باہر آ گیا تھا لیکن ظاہر ہے اب وہ سپیشل سیکشن کا چیف تھا اس لئے اب اس کے نقطہ نظر سے اسے خود فیلڈ میں کام کرنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن کے تمام افراد تک یہ اطلاع پہنچا دی تھی کہ کرنل جوشن نے میجر اوساکا کو غداری کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر میجر اوساکا کی جگہ چیف بنا دیا ہے۔ پھر سیکشن کے تمام افراد نے شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کر کے جب اس بات کو کنفرم کر لیا تو انہوں نے باری باری میجر باٹو کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا اس لئے میجر باٹو اب بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ کسی ہوٹل میں جا کر جشن

منائے لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل جوشن کو یہ اطلاع مل گئی کہ وہ ہوٹل میں بیٹھا جشن منا رہا ہے تو کرنل جوشن نے سوچے سمجھے بغیر اسے گولی سے اڑا دینا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے اس نے کار ایک چوک کی سائیڈ پر روک دی تھی اور پھر خود عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ چونکہ کار پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے اسے یہ فکر نہ تھی کہ یہاں کی پولیس اسے اس طرح یہاں رکنے کا نوٹس لے گی اور یہی ہوا تھا۔ اب تک کسی پولیس والے نے اس سے بات نہ کی تھی۔ اب اسے اپنے کسی ساتھی کی طرف سے کال کا انتظار تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں اطلاع ملے وہ فوراً حرکت میں آ جائے لیکن کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔ اچانک سیٹ کی سائیڈ پر موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو میجر باٹو نے چونک کر اسے اٹھایا اور تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ میجر اوساکا۔ اوور"۔ بٹن آن ہوتے ہی میجر جوگم کی آواز سنائی دی تو میجر باٹو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میجر جوگم کیڈو جزیرے پر مشین روم کا ان دنوں انچارج ہے۔

"یس میجر باٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... میجر باٹو نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میجر باٹو۔ کیا مطلب۔ میں نے تو میجر اوساکا کی فریکونسی پر کال

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر جوگم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" میجر اوساکا کو کرنل جوشن نے غداری کے الزام میں موت کی سزا دے دی ہے اور اب میں سپیشل سیکشن کا انچارج ہوں۔ اوور"۔ میجر باٹو نے کہا۔

" اوہ۔ تو اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج بن گئے ہو۔ مبارک ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کرنل جوشن کو میں نے کال کی ہے لیکن وہ کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے۔ پھر میں نے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کی لیکن وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی اس لئے میں نے میجر اوساکا کی فریکونسی پر ٹرائی کی تھی۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

" کیا مطلب۔ وہاں کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ ماسٹر سکاٹا اب وہاں کا میری جگہ انچارج ہے اور کرنل صاحب بھی وہیں موجود ہیں۔ اوور"...... میجر باٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہاں کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

" میں خود چیک کرتا ہوں اور اگر واقعی وہاں کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں۔ تمہاری فریکونسی کیا ہے تاکہ میں تمہیں کال کر کے بتا سکوں۔ اوور"...... میجر باٹو نے کہا تو دوسری طرف سے میجر جوگم نے اپنی مخصوص فریکونسی بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی تمہیں کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ میجر باٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر

سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ لیکن دوسری طرف سے واقعی کال رسیو نہ کی جا رہی تھی۔

" کیا مطلب۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... میجر باٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے اسے اگلی سائیڈ سیٹ پر رکھا اور خود دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ہیلی پیڈ پر موجود ہیلی کاپٹر غائب تھا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل صاحب چلے گئے ہیں"۔ میجر باٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار کو مخصوص جگہ پر روک کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ آپریٹنگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں کرسی پر ماسٹر سکاٹا بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ کس طرح بے ہوش ہو گیا"...... میجر باٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا ایک راہداری میں آیا اور آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے آفس کا دروازہ کھولا لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے واپس مڑ گیا کیونکہ آفس خالی تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل جوشن واقعی جا چکا ہے لیکن یہ بات اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ماسٹر سکاٹا کو کس نے بے ہوش کیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہے اور کرنل جوشن اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ وہ ایک بار پھر دوڑتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا اور اس کمرے میں موجود ایک الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک چپٹا سا باکس اٹھا کر اسے کھولا اور اس میں موجود سرنجوں میں سے ایک سرنج اٹھا کر اس نے باکس بند کیا اور پھر باکس واپس الماری میں رکھ کر وہ سرنج اٹھائے واپس آپریٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹایا اور پھر سوئی اس نے ماسٹر سکاٹا کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سرنج میں موجود تمام محلول انجیکٹ کر کے سوئی واپس کھینچی اور سرنج کو سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ وہ چونکہ طویل عرصے سے یہاں کا انچارج رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں کیا کیا چیزیں موجود ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں۔ اس سرنج میں ایسا محلول تھا جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ یہ بات بہرحال وہ جانتا تھا کہ ماسٹر سکاٹا کو صرف گیس سے ہی بے ہوش کیا جا سکتا ہے ویسے بھی اس کے سر اور جسم پر کسی ضرب کا کوئی نشان نہ تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر سکاٹا کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔

" ماسٹر سکاٹا"...... میجر باٹو نے تیز لہجے میں کہا تو ماسٹر سکاٹا بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھنے لگا لیکن فوری طور پر اٹھ نہ سکا لیکن پھر دوسرے

جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تم بے ہوش پڑے تھے۔ کیا ہوا تھا یہاں"...... میجر باٹو نے کہا۔

" بے ہوش۔ اوہ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہاں کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک مجھے نیند آ گئی اور اب آپ کی آواز سن کر میری آنکھ کھلی ہے"...... ماسٹر سکاٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم کسی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے۔ میں نے انجکشن لگا کر تمہیں ہوش دلایا ہے۔ کرنل صاحب کہاں ہیں۔ وہ خود بھی موجود نہیں ہیں اور ان کا ہیلی کاپٹر بھی نہیں ہے"...... میجر باٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ تو آفس میں تھے۔ وہ تو باہر نہیں گئے"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو انہیں ہیلی کاپٹر سمیت ساتھ نہیں لے گئے۔ اوہ۔ جلدی بیٹھو۔ وہ یقیناً واگ یا کیڈو گئے ہوں گے"...... اچانک میجر باٹو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر میجر جوگم کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ میجر باٹو کالنگ۔ اوور"...... میجر باٹو نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"یس۔ میجر جوگم اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر جوگم کی آواز سنائی دی۔

"میجر جوگم۔ کرنل جوشن اور ان کا ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر سے غائب ہے جبکہ یہاں کا انچارج کیپٹن ماسٹر سکاٹا بے ہوش پڑا ہوا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ واردات ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہو گی۔ ہم سب انہیں باکاڈو میں تلاش کر رہے تھے جبکہ وہ یہاں آئے اور ماسٹر سکاٹا کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے کرنل جوشن اور اس کا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ وہ یقیناً واگ یا کیڈو کی طرف گئے ہوں گے۔ اوور"....... میجر باٹو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ ٹھیک ہے اب میں انہیں سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل"....... میجر جوگم نے جلدی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر باٹو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب کیا ہو گا میجر باٹو۔ کرنل صاحب تو مجھے گولی مار دیں گے"....... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ پہلے ان ایجنٹوں کا خاتمہ ہونے دو۔ پھر بات ہو گی"....... میجر باٹو نے کہا اور ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران خود موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر اس کے باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح ٹھنسے ہوئے موجود تھے جبکہ سب سے آخر میں سامان رکھنے والی جگہ پر کرنل جوشن پڑا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب تک کرنل جوشن کو گیس کے اثرات ختم کرنے والا خصوصی انجکشن نہ لگایا جائے گا وہ ہوش میں نہ آئے گا اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ ہیلی کاپٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد تیزی سے سمندر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک لمبا چکر دے کر موڑا اور ایک بار پھر اس کا رخ اسی طرف کر دیا جدھر سے وہ آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واپس جا رہے ہو"....... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"ہاں۔ ہم سے مسلسل حماقتیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ہم جوش میں ہیلی کاپٹر لے کر چل تو پڑے ہیں لیکن واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی اسلحہ موجود نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی۔ اس کا تو ہمیں خیال ہی نہ رہا تھا۔ تو کیا تم دوبارہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جاؤ گے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں یقیناً ہمارے مطلب کا اسلحہ موجود ہو گا ورنہ ہمیں ایک بار پھر گیم کلب سے رقم حاصل کر کے مارکیٹ جانا ہو گا اور وہاں شہر میں سپیشل سیکشن ابھی تک ہمیں تلاش کر رہا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر وہاں لوگ پہنچ چکے ہوئے تو"۔ صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ مشین پسٹل میری جیب میں موجود ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ ہیڈ کوارٹر کے احاطے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔

"تم یہاں رک کر خیال رکھو گے"....... عمران نے کہا اور نیچے اتر کر ایک لمحے کے لئے اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ دوڑتا ہوا اندرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سب سے پہلے وہ آپریٹنگ روم میں گیا۔ وہ باچانی ابھی تک وہاں کرسی پر

بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس کمرے کی الماریوں کو کھول کر ان کا جائزہ لیا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ موجود نہ تھا۔ عمران واپس مڑا اور پھر اس نے اسلحہ کی تلاش کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا جسے باقاعدہ اسلحہ خانے کی شکل دی گئی تھی۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے مختلف الماریوں سے اپنے مطلب کا اسلحہ نکالا اور ایک باکس خالی کر کے اس نے مخصوص اسلحہ اس میں ڈالا اور پھر باکس اٹھائے وہ باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے آپریٹنگ روم کی طرف سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی لیکن عمران وہاں رکا نہیں بلکہ دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل باہر موجود تھے جبکہ باقی لوگ اندر ہی تھے۔

"عمران صاحب۔ ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی لیکن ہم نے اٹنڈ نہیں کی"....... صفدر نے کہا۔

"کس ٹرانسمیٹر پر"....... عمران نے باکس کو ہیلی کاپٹر میں موجود ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"اس ٹرانسمیٹر پر جو کرنل جوشن کے آفس سے اٹھایا گیا تھا"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال ہم نے اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ اندر ٹرانسمیٹر پر بھی کال آ رہی ہے اور جب یہ کال اٹنڈ نہیں کی جائے گی تو پھر لازماً کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا"۔ عمران نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا اور اچھل کر دوبارہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ باہر موجود ساتھی بھی جب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھنے لگا۔

" صفدر۔ باکس کو کھول کر اس میں موجود اسلحہ باہر نکالو۔ اس میں ڈبلیو ڈبلیو ہنڈرڈ رینج بھی موجود ہیں اور اس کا ریموٹ کنٹرولر بھی۔ باقی اسلحہ بھی شاید کام آ جائے۔ بہرحال اس ڈبلیو ڈبلیو کو ہم نے واگ جزیرے کی تباہی کے لئے استعمال کرنا ہے"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

" اس کا فیول چیک کر لیا تھا ناں۔ کہیں پہلے والے ہیلی کاپٹر کی طرح یہ بھی سمندر میں نہ جا گرے"....... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ ویسے بھی یہ کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر ہے اس لئے اس کے فیول ٹینک فل ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ اس واگ جزیرے پر کہیں پہلے کی طرح سائنسی حفاظتی انتظامات نہ ہوں"....... عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اگر ایسا ہو گا بھی سہی تو ظاہر ہے اس کی چیکنگ کیڈو سے کی جا

رہی ہو گی اور یہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے اس لئے اسے دیکھتے ہی یہ انتظامات آف کر دیئے جائیں گے"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اچانک ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ فرام کیڈو۔ اوور"....... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... عمران کے منہ سے کرنل جوشن کی آواز نکلی۔

" اوہ۔ سر آپ کا ہیلی کاپٹر واگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے سکرین پر چیک کر رہا ہوں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ واگ جا رہے ہیں یا کسی اور طرف۔ اوور"....... دوسری طرف سے جوگم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" میں واگ جا رہا ہوں۔ میں نے وہاں ایک خاص تجربہ کرانا ہے۔ اوور"....... عمران نے کرنل جوشن کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ پھر میں وہاں کے حفاظتی انتظامات آف کر دیتا ہوں۔ اوور"....... میجر جوگم نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" اوکے سر۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

" عمران صاحب۔ یہ جوگم تو کہہ رہا ہے کہ وہ سکرین پر یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اس لئے جب ہم واگ پر ہیلی کاپٹر سے اتریں گے تو یہ چیک نہ کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

" کرتا رہے۔ ہم کرنل جوشن کو بھی ہوش میں لا کر ساتھ رکھیں گے۔ پھر یہ سب کچھ نہ ہو سکے گا جبکہ تم اس دوران کسی بھی درخت پر چڑھ کر ڈبلیو ڈبلیو نصب کر دینا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوگم کیڈو کے مشین روم میں ایک سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔ سکرین پر نیچے سمندر اور اوپر آسمان سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اچانک سکرین کے ایک کونے سے ایک ہیلی کاپٹر سکرین میں داخل ہوا تو جوگم بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے سامنے موجود کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر نظر آنے والے ہیلی کاپٹر کا سائز تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر پر نہ صرف ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا بلکہ اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ بھی صاف پڑھے جا رہے تھے۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کرنل جوشن کو ساتھ لے کر واگ آ رہے ہیں لیکن یہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ ان کا واسطہ جوگم سے پڑا ہے۔ ویسے اگر میجر باٹو مجھے بتا نہ دیتا تو یہ واقعی کامیاب ہو

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

جاتے"...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرولنگ مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود ٹرانسمیٹر پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی تو جوگم بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کرنل جوشن کا لہجہ اور آواز بالکل نارمل تھی حالانکہ اس کے خیال کے مطابق چونکہ کرنل جوشن کو اغوا کر کے لے آیا جا رہا تھا اس لئے اس کا لہجہ اور آواز نارمل نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اسے یاد آگیا کہ کرنل جوشن نے جب اسے کال کیا تھا تو اسے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران کسی کی بھی فوری طور پر آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر لیتا ہے اور کرنل جوشن نے خود ہی کنگ کا کوڈ بھی بتا دیا تھا لیکن اب کرنل جوشن نے یہ کوڈ نہ دوہرایا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ بولنے والا کرنل جوشن کی بجائے وہی علی عمران ہے۔ چنانچہ اس نے بھی نارمل انداز میں بات کی جیسے واقعی کرنل جوشن سے بات کر رہا ہو۔ عمران نے اسے بتایا کہ واگ جزیرے پر کوئی خاص تجربہ کرانے جا رہا ہے۔ چنانچہ جوگم نے خود ہی حفاظتی انتظامات ختم کرنے کی آفر کر دی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ ڈاج تھا۔

"تم واگ پہنچو تو سہی۔ پھر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم وہاں کیا تجربہ کرنے جا رہے ہو۔ وہ بھی کامیاب نہیں ہو گا"...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے پھر چند لمحوں بعد سکرین پر واگ جزیرے کا بیرونی منظر ابھر آیا تو جوگم نے اسے سکرین پر پوری طرح پھیلا دیا اور پھر ہاتھ روک دیا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا مین بٹن آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ اس پر کام کرتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے واپس اس کنٹرولنگ مشین کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

"اب ایک بار یہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے زندہ واپس جاتے ہیں"...... جوگم نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ہیلی کاپٹر نظر آنا شروع ہو گیا اور جوگم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتر کر رک گیا اور پھر اس میں سے پہلے ایک عورت باہر آئی۔ اس کے بعد مرد نکلنا شروع ہو گئے۔ جوگم خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کرنل جوشن کو ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا چل رہا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

تھا۔ اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو جوگم کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ اب واگ جزیرے پر موجود عمران کے ہیلی کاپٹر کا انجن جام ہو چکا ہے۔ اب وہ کسی صورت بھی اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے واگ سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔

" اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کاش ان کے ساتھ کرنل جوشن نہ ہوتا تو میں ان پر ایس ٹی ون فائر کر دیتا اور یہ سب جل کر راکھ ہو جاتے"...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی پھیل گئی تھیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ایس ٹی ون کو اگر ہلکی طاقت پر فائر کیا جائے تو یہ جل کر راکھ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جائیں گے پھر یہاں سے آدمی بھیج کر کرنل جوشن کو بچایا اور انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... جوگم نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر اس طرح گھومتے پھر رہے تھے جیسے انہیں کسی خاص جگہ کی تلاش ہو اور جوگم سمجھ گیا کہ وہ مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تلاش کر رہے ہیں جو زمین کے اندر دبا ہوا تھا تاکہ اس پر کاربن ڈال کر اس سرکٹ کو توڑ سکیں۔

" اس پر میں نے ٹراسکم کوٹنگ کر دی ہے اس لئے اگر تم اسے تلاش بھی کر لو تب بھی تم اسے آف نہ کر سکو گے اور ویسے بھی تم پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤ گے"...... جوگم نے خودکلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اسی لمحے جوگم نے سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر اس طرح گرتے ہوئے دیکھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک روح نکل گئی ہو۔ وہ زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور مشین روم جوگم کے حلق سے نکلنے والے قہقہے سے گونج اٹھا۔ اس نے جلدی سے کنٹرولنگ مشین کو آف کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ میجر فومانچو۔ اوور"...... جوگم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ میجر فومانچو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جزیرے کے بیرونی حصے پر موجود ریڈ آرمی کے انچارج میجر فومانچو کی آواز سنائی دی۔ میجر فومانچو پہلے کیپٹن تھا لیکن جوشن نے اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر کیڈو جزیرے پر ریڈ آرمی کے حفاظتی دستے کا انچارج بنا دیا تھا۔

" میجر فومانچو۔ واگ جزیرے پر پاکیشیائی ایجنٹ چیف کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر میں کرنل جوشن کو اغوا کر کے لے آئے ہیں۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں نے ان سب کو بے ہوش کر دیا ہے۔ کرنل جوشن کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا ورنہ کرنل جوشن بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے۔ بہرحال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تم لانچ لے کر جاؤ اور وہاں سے کرنل جوشن کو اٹھا کر لے آؤ۔ اوور"۔ جوگم نے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اوور"...... میجر فومانچو نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے اب وہ وہاں سے کہیں جا نہیں سکتے اور کرنل جوشن کے وہاں سے ہٹ جانے کے بعد میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کام کرنل جوشن کے سامنے بلکہ ان کے ہاتھوں سے ہو تاکہ کرنل جوشن کو یقین آجائے کہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے تم انہیں وہیں اسی حالت میں پڑے رہنے دو جب کرنل جوشن یہاں آ جائیں گے تو میں انہیں ہوش میں لا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کروں گا۔ اوور"...... جوگم نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... میجر فومانچو نے کہا۔

"جلدی کرو۔ جلدی جاؤ۔ میں سکرین پر تمہیں چیک کرتا رہوں گا لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... جوگم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر کنٹرولنگ مشین کے ذریعے سکرین آن کر دی۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی بے

ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل جوشن بھی ان میں شامل تھا۔ وہ سکرین پر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جب ایک منظر سکرین پر ابھرا تو سمندر میں ایک لانچ تیزی سے چلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ لانچ پر میجر فومانچو کے ساتھ چار مسلح افراد موجود تھے۔ جوگم ساتھ ساتھ ناب گھما گھما کر لانچ کو سکرین پر فکسڈ کرنے لگا اور پھر جب لانچ واگ جزیرے کے قریب پہنچ گئی تو اس نے ایک بار پھر واگ جزیرے کا منظر سکرین پر فکسڈ کر دیا۔ چند لمحوں بعد میجر فومانچو تین آدمیوں کے ساتھ جزیرے پر نظر آیا۔ وہ سب بڑے محتاط انداز میں اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرح عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ میجر فومانچو کے تینوں ساتھیوں نے جھک کر کرنل جوشن کو اٹھایا اور پھر اسے کاندھے پر لادے تیزی سے مڑے اور واپس لانچ کی طرف آنے لگے۔ جوگم نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ یہی تھا کہ کہیں یہ پراسرار لوگ اچانک حرکت میں نہ آ جائیں لیکن وہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے لانچ کو ایک بار پھر فوکس کرنا شروع کر دیا اور پھر جب لانچ کیڈو جزیرے پر پہنچ گئی تو اس نے سکرین آف کی اور اٹھ کر مشین روم کا راستہ کھولنے کے لئے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر فومانچو اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ مشین روم میں پہنچ گیا۔ کرنل جوشن اسی طرح

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بے ہوشی کے عالم میں دو آدمیوں کے کندھوں پر لدا ہوا تھا البتہ اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے۔

"انہیں یہاں کاؤچ پر لٹا دو اور تم جاؤ"....... جوگم نے کہا تو اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"میجر جوگم ایک آدمی ان سے علیحدہ درختوں کے جھنڈ کے پاس بے ہوش پڑا ہوا تھا"....... میجر فومانچو نے کہا۔

"پڑا رہے۔ اب یہ کسی صورت نہیں بچ سکتے"....... جوگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور میجر فومانچو سلام کر کے مڑا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم سے باہر چلا گیا تو جوگم نے سب سے پہلے مشین روم کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ سائیڈ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج موجود تھی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئی پر چڑھی ہوئی کیپ اتاری اور پھر سوئی اس نے کاؤچ پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جوشن کے بازو میں اتار دی۔ سرنج میں موجود براؤن رنگ کا محلول تیزی سے کرنل جوشن کے جسم میں غائب ہونا شروع ہو گیا۔ جب سرنج خالی ہو گئی تو اس نے سوئی کھینچی اور پھر خالی سرنج اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دی۔ پھر وہ اطمینان سے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن کو دس منٹ بعد ہوش آئے گا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور پھر واقعی دس منٹ بعد کرنل جوشن کے جسم میں حرکت کے تاثرات

نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔

"کرنل صاحب۔ میں میجر جوگم ہوں"....... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ کاؤچ سے نیچے گرنے لگا تو میجر جوگم نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا اور پھر اٹھا کر بٹھا دیا۔

"تم۔ تم میجر جوگم۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔ کرنل جوشن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جزیرے کیڈو کے مشین روم میں ہیں کرنل صاحب"۔ جوگم نے کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

"جزیرہ کیڈو کے مشین روم میں۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر میں تو واگ جزیرے پر تھا۔ ان شیطانوں کے قبضے میں"....... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اور آپ کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہیں کر سکا تھا لیکن انہیں میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور آپ بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تو میں نے یہاں سے میجر فومانچو کو لانچ پر بھیجا۔ وہ آپ کو وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہے اور اب میں نے آپ کو ہوش دلایا ہے"....... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ میجر جوگم تم نے واقعی کارنامہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سرانجام دیا ہے۔ وہ شیطان کیا واقعی ہلاک کر دیئے گئے ہیں"۔ کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" ابھی وہ بے ہوش پڑے ہیں سر کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میں انہیں آپ کے ہاتھوں ہلاک کراؤں"....... میجر جوگم نے جواب دیا۔

" اوہ۔ جلدی کرو۔ کہاں ہیں وہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ وہ انسان نہیں ہیں شیطان ہیں۔ انہیں جلدی ہلاک ہو جانا چاہیئے"....... کرنل جوشن نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ ہوش میں نہ آسکیں گے"....... میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آن کر دی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے واگ جزیرے کا منظر ابھر آیا لیکن دوسرے لمحے نہ صرف کرنل جوشن بلکہ میجر جوگم بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ کے اندر بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہ سب ہوش میں تھے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہوش میں آگئے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے"....... میجر جوگم نے کہا۔

" دیکھا تم نے۔ یہ انسان نہیں شیطان ہیں۔ تم نے انہیں فوری ہلاک کر دینا تھا۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے واگ جزیرے کو تباہ کر دیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ان کے پاس ڈبلیو ڈبلیو موجود ہے"....... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم بے اختیار اچھل پڑا۔

" ڈبلیو ڈبلیو۔ اوہ تو یہ اسی لئے خود بخود ہوش میں آگئے ہیں۔ مجھے تو اس کا علم نہ تھا ورنہ میں واقعی میجر فوما نچو کے ذریعے ہی انہیں ہلاک کرا دیتا"....... میجر جوگم نے کہا۔

" کیا مطلب۔ ڈبلیو ڈبلیو سے یہ کیسے ہوش میں آ سکتے ہیں"۔ کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے انہیں ایس ٹی ون کو ہلکی طاقت میں چارج کر کے ایس ٹی ون ریز کے ذریعے بے ہوش کیا تھا کیونکہ اگر میں انہیں فل چارج کر دیتا تو پھر یہ سب تو جل کر راکھ ہو جاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی۔ اس لئے میں نے ہلکی طاقت پر اسے چارج کیا اور آپ سمیت یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ ڈبلیو ڈبلیو اگر چارج نہ بھی ہو تب بھی اس سے کرازم ریز نکلتی رہتی ہیں جو ویسے تو بے ضرر ہوتی ہیں لیکن وہ ایس ٹی ون ریز کے اثرات کو بہرحال ختم کر دیتی ہیں۔ چونکہ ان کے پاس ڈبلیو ڈبلیو تھا اس لئے اس سے نکلنے والی ریز نے ان پر اثر کیا اور یہ ہوش میں آگئے"....... میجر جوگم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو پھر اب کیا ہو گا"....... کرنل جوشن نے بے چین ہو کر کہا۔

" سر۔ میں نے آپ کے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے یہ لوگ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتے اور ایس ٹی ون کو اب میں فل پاور پر چارج کر دوں گا"....... میجر جوگم نے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر جلدی کرو۔ فوراً انہیں ہلاک کر دو"۔ کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ کرنل جوشن کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک درختوں کے جھنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ وہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں"...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کون سر"...... میجر جوگم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ شیطان۔ یہ اس جھنڈ میں کیوں اس طرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اوہ سر۔ میں اس کی وجہ جانتا ہوں۔ ایس ٹی ون کے اثرات ان کے جسموں پر ابھی تک موجود ہیں۔ یہ اثرات دور ہونے میں کافی وقت لیتے ہیں اور جب تک یہ اثرات پوری طرح ختم نہیں ہوں گے یہ لوگ تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اس لئے یہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں"...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے"...... کرنل جوشن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیجئے سر۔ ایس ٹی ون اپنے فل پاور میں چارج ہونے کے لئے تیار ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا خاتمہ آپ کے ہاتھوں سے ہو"...... میجر جوگم نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ

ہی وہ کرسی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی انہوں نے مجھے اور ریڈ آرمی کو نیچا دکھا دیا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر میجر جوگم کی جگہ اس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیں سر"...... میجر جوگم نے مشین پر ایک سرخ رنگ کے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ان سے مرنے سے پہلے بات ہو سکتی ہے"...... اچانک کرنل جوشن نے کہا۔

"نو سر۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر ہیلی کاپٹر میں ہے اور ہیلی کاپٹر کی مشینری جام ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"اوہ۔ ان کے پاس میرے والا علیحدہ ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"پھر تو اس پر انہیں کال کیا جا سکتا ہے لیکن سر۔ میرا خیال ہے کہ آپ ان کا خاتمہ ہی کر دیں تو زیادہ بہتر ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی انہیں مزید کوئی مہلت نہیں ملنی چاہئے"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی جو چند لمحوں بعد ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی آف ہو گئی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے"...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں سر"...... میجر جوگم نے کہا اور تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی سکرین پر منظر نظر آرہے تھے۔ اس نے مشین کے نیچے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین ایک بار پھر ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اس پر مسلسل جھماکے ہو رہے تھے۔

"کیا ہوا تھا"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"سر۔ ایس ٹی ون کے فل چارج ہونے کی وجہ سے مشین کی پاور پر اثرات پڑے ہیں جو ابھی دور ہو جائیں گے"...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے دوبارہ پہلے والا منظر نمودار ہو گیا اور پھر وہ دونوں بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔

"مبارک ہو سر۔ دشمن ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں"...... میجر جوگم نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ کرنل جوشن نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوتا سر۔ لیکن چونکہ ان کو بے ہوش کرنے کی غرض سے پہلے ایس ٹی ون کو چارج کیا گیا تھا اس لئے اس کی پاور استعمال ہو جانے کی وجہ سے اب کم ہو گئی ہے۔ بہرحال یہ ہلاک ہو چکے

ہیں"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"تم انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ میں پوری تسلی کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ اوور"...... میجر جوگم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

"بند کر دو۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ گڈ شو"...... تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ تمہیں نہ صرف اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا بلکہ میں تمہیں ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بنا دوں گا"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بھی انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بن جانے کا تو اسے تصور تک نہ تھا۔

"تھینک یو سر"...... میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ کرنل جوشن کو فوجی سیلوٹ کیا اور کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہیلی کاپٹر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر کرنل جوشن کو ہوش میں لایا جا رہا تھا اور یہ کام ٹائیگر سرانجام دے رہا تھا کیونکہ وہ مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا توڑ بھی خرید لایا تھا۔ یہ ایک لمبی گردن والی بوتل تھی اور ٹائیگر نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جوشن کی ناک سے لگایا ہوا تھا۔ عمران کی ہدایت پر ٹائیگر نے اسے ہوش میں لانے سے پہلے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے تھے۔

"یہ مارکو تھم ریز کے سرکٹ کا مرکز کیا ہوتا ہے"...... اچانک جولیا نے پوچھا۔

"مارکو تھم ریز نظر نہیں آتیں لیکن سرکٹ بناتے ہوئے جب یہ ریز کسی جگہ آپس میں ملتی ہیں تو وہاں جوڑ پر ان کا رنگ نیلا ہو جاتا

ہے اور یہ نظر آنے لگ جاتی ہیں لیکن پھر بھی انہیں غور سے دیکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کا مرکز سمندر کی تہہ میں موجود ہو"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ پانی میں نہیں ملتیں۔ لازماً خشکی پر ملتی ہیں اس لئے لامحالہ یہ مرکز واگ جزیرے کے اوپر ہی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کرنل جوشن کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... اچانک کرنل جوشن کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم اپنے سرکاری ہیلی کاپٹر میں ہو کرنل جوشن اور ہم تمہیں اپنے ساتھ واگ جزیرے پر لئے جا رہے ہیں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے اس کی تباہی دیکھ سکو"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں تھا اور تم لوگ فرار ہو گئے تھے۔ پھر"...... کرنل جوشن نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے اور ہیلی کاپٹر کی پرواز کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔

"ہم تمہارے بغیر کیسے فرار ہو سکتے تھے کرنل جوشن اس لئے جب تم ہیلی کاپٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچے تو ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ نتیجہ یہ کہ اب تم اور ہم اکٹھے واگ جا رہے ہیں"...... عمران نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے"...... کرنل جوشن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے باچان حکومت کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی۔ حتیٰ کہ میں نے تو وہاں موجود تمہارے علاوہ اکلوتے باچانی کو بھی ہلاک نہیں کیا بلکہ صرف بے ہوش کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اکلوتے باچانی کو۔ کیا مطب۔ کون سا اکلوتا باچانی"۔ کرنل جوشن نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے اس کا نام تو معلوم نہیں۔ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اس بڑے کمرے میں جہاں مشینیں نصب ہیں وہاں وہ اکیلا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ تم اپنے آفس میں تھے اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ میرے ساتھی تو اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن چونکہ ہماری لڑائی باچان حکومت یا اس کے آدمیوں سے نہ تھی اس لئے میں نے انہیں روک دیا۔ البتہ مجھے اس کا نام جاننے کی شدید خواہش ضرور ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ضرور اسے ہوش میں لا کر اس سے اس کا نام پوچھ لیتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ماسٹر سکاٹا سے ہے۔ وہی اب وہاں کا انچارج تھا"...... کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ماسٹر سکاٹا۔ کیا یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے جسے مارشل آرٹ کا جادوگر

کہا جاتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے۔ یہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن میں کام کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی لڑائی تم سے ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے تمہیں دیوار سے مار کر ہلاک کر دیا ہے لیکن تم بچ گئے تھے"...... اس بار کرنل جوشن نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن کرنل جوشن کی بات سن کر عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کرنل جوشن نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق عمران کو لڑائی میں شکست دینے والے کا نام ماسٹر سکاٹا تھا۔

" میں نے اسے پہچان تو لیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی ماسٹر سکاٹا ہے۔ بہرحال شکر ہے کہ وہ زندہ بچ گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ تم شکر کیوں ادا کر رہے ہو"...... کرنل جوشن نے کہا۔

" اس لئے کہ میں اسے اپنا استاد بنا سکوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ کسی کو شاگرد نہیں بناتا البتہ وہ تم سے لڑنا زیادہ پسند کرے گا"...... کرنل جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں"۔ عمران نے کہا لیکن کرنل جوشن نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیلی کاپٹر اب واگ جزیرے پر پہنچ چکا تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"صفدر تمہیں معلوم ہے کہ تم نے ڈبلیو ڈبلیو کا کیا کرنا ہے"۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتارتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ڈبلیو ڈبلیو تم نے کہاں سے حاصل کر لیا۔ اوہ۔ اس سے تو واگ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"یہ تمہارے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ خانے میں موجود تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتار کر اس کا انجن بند کر دیا۔

"وہ سیاہ تھیلا بھی ساتھ لے لینا تنویر"...... عمران نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا۔

"لے آؤں گا"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر عمران ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا جبکہ جولیا اس سے پہلے ہی نیچے اتر چکی تھی۔ پھر ایک ایک کر کے سارے ساتھی نیچے آ گئے۔ سب سے آخر میں ٹائیگر، کرنل جوشن کو بھی نیچے اتار لایا۔ صفدر تیزی سے مڑ کر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جزیرے پر گھومنے لگا۔ اس کی تیز نظریں سطح زمین کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ باقی ساتھی بھی غور سے زمین کو دیکھتے ہوئے آگے چل رہے تھے۔ چونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ مار کو تھم ریز کا مرکز نیلے رنگ میں نظر آئے گا اس لئے وہ زمین پر نیلے

رنگ کو ہی تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ کرنل جوشن کو بھی انہوں نے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جگہ پر عمران رک گیا۔

"اوہ۔ واقعی یہاں یہ نیلا رنگ نظر آ رہا ہے"...... جولیا نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"زمین پر ایک جگہ ہلکا سا نیلا رنگ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سائز ایک چھوٹے سے بٹن جتنا تھا اور رنگ اس قدر ہلکا تھا کہ بغور دیکھنے سے ہی نظر آ سکتا تھا۔

"اب لکڑی جلا کر کوئلہ بنانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے لائٹر سے آگ جلا کر ایک بڑی سی سوکھی لکڑی اس پر ڈال دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ لکڑی جل گئی تو عمران نے چشمے سے پانی چلوؤں میں بھر کر اس پر ڈالا۔ تھوڑی دیر بعد لکڑی کوئلہ میں تبدیل ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ سب واپس اس مار کو تھم ریز کے مرکز پر پہنچ گئے۔ کرنل جوشن بھی ان کے ساتھ تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا۔ عمران نے کوئلے کو زمین پر رکھا اور پھر بوٹ کی ایڑی سے اسے پیسنا شروع کر دیا۔ کوئلہ ٹوٹ کر آہستہ آہستہ برادے میں تبدیل ہوتا چلا گیا تو عمران نے اس پسے ہوئے کوئلے کی ڈھیری میں سے کوئلہ اٹھایا اور اسے مرکز پر ڈال دیا لیکن کوئلہ پڑنے کے باوجود وہ نیلا رنگ غائب نہ ہوا تھا اور ظاہر ہے اس کا مطلب تھا کہ مار کو تھم ریز کا مرکز ختم نہیں ہوا ہے۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com
FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"یہ کیا ہوا۔ یہ سرکٹ تو ختم نہیں ہوا۔ کیا اس ڈاکٹر فرانزے کی تحقیق غلط ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اسی لمحے کرنل جوشن کا قہقہہ گونج اٹھا اور عمران سمیت سب اس کی طرف مڑ گئے۔

"کیا ہوا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم چاہے دنیا بھر کا کوئلہ پیس کر اس پر ڈال دو یہ سرکٹ ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ میجر جوگم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس نے اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی ہے"....... کرنل جوشن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن میجر جوگم کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس پر پسا ہوا کوئلہ ڈالنا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں سائنس دان سرداور سے فون پر جو بات چیت کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی تھی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر میجر جوگم سے بات کی تھی۔ میجر جوگم سائنس دان بھی ہے اس نے بتایا کہ وہ اس سرکٹ پر ایسی کوٹنگ کر دے گا کہ یہ ترکیب کامیاب نہ ہو سکے گی اور دیکھ لو ہوا بھی ایسے ہی"....... کرنل جوشن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ وہ لے آؤ ٹائیگر"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑ گیا لیکن ٹائیگر ابھی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں

سے توانائی غائب ہوتی جا رہی ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"....... اسی لمحے عمران کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح انتہائی تاریکی میں روشنی کا کوئی نقطہ چمکتا ہے اس طرح عمران کے ذہن پر بھی روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے اٹھنے کی رفتار بے حد سست ہے لیکن بہرحال وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی زمین پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان سب کے جسموں میں ہلکی ہلکی حرکت ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اسی کی طرح ہوش میں آ رہے ہیں۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ کرنل جوشن وہاں موجود نہ تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ کرنل جوشن کہاں گیا"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن وہاں دور دور تک کرنل جوشن کا نام و نشان موجود نہ تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور پھر وہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہاں آ کر کوئی کرنل جوشن کو لے گیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ کرنل جوشن تو یہاں موجود نہیں ہے"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ دیکھو قدموں کے تازہ نشانات۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری بے ہوشی کے دوران یہاں کچھ لوگ آئے اور کرنل جوشن کو ساتھ لے گئے"....... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن کون لوگ۔ اور وہ یہاں کس طرح پہنچے"....... تنویر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ یقیناً اس میجر جوگم کی ہی کارگزاری ہے اس نے کسی طرح ہمیں بے ہوش کیا اور پھر کیڈو جزیرے سے لانچ پر آدمی بھیجے جو یہاں سے کرنل جوشن کو لے گئے۔ کرنل جوشن یقیناً اب کیڈو جزیرے پر پہنچ چکا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

" لیکن وہ ہمیں بھی تو یہاں ہلاک کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں ہوا"۔ اس بار جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ کر تو سکتے تھے بلکہ انتہائی آسانی سے کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا تو لازماً اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی۔ بہرحال آؤ۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ درختوں کے جھنڈ میں چشمہ ہے وہاں چلتے ہیں پھر اس پوائنٹ پر غور کریں گے"....... عمران نے کہا۔

" صفدر بھی وہاں موجود ہو گا۔ نجانے اسے ہوش آیا ہے یا

نہیں"....... جولیا نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے مڑ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سب اس طرح چل رہے تھے جیسے انتہائی تھکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔ جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک درخت کے تنے سے پشت لگائے صفدر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی حالت بھی ان جیسی ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر وہ درخت کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔

" عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا۔ میں اچانک بے ہوش ہو گیا تھا"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہاں کوئی ایسا ہتھیار موجود ہے جسے کیڈو سے چارج کیا گیا ہے اور ہم بے ہوش ہو گئے تھے"....... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ رکنے کی بجائے جھنڈ کے اندر موجود چشمے کی طرف بڑھنے لگا۔

" وہ کرنل جوشن۔ وہ کہاں ہے"....... صفدر نے بھی عمران اور ساتھیوں کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

" سمجھ نہیں آتا کہ یہاں ہماری بے ہوشی کے دوران کیا ہوا ہے۔ قدموں کے نشانات تو بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگ آئے ہیں اور کرنل جوشن کو اٹھا کر لے گئے لیکن انہوں نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ انتہائی آسانی سے ایسا کر سکتے تھے"....... عمران نے چشمے پر پہنچ کر اس کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

" واقعی حیرت انگیز بات ہے"....... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب باری باری چشمے سے چلو بھر بھر کر پانی پینے میں مصروف ہو گئے۔ پانی پینے سے ان کے جسموں میں توانائی پہلے کی نسبت کافی بڑھ گئی لیکن اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت میں نہیں آسکے تھے۔

" ٹائیگر"....... عمران نے وہیں چشمے کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یس باس"....... ٹائیگر نے کہا۔

" جا کر چیک کرو کہ ہیلی کاپٹر کی مشینری درست حالت میں ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے مشینری خراب کر دی ہو گی۔ لیکن کیوں"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں سسکا سسکا کر مارنا چاہتے ہوں کیونکہ یہاں سے واپسی کا اس ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور یہاں سوائے اس چشمے کے پانی کے کھانے کا اور کوئی سامان نہیں ہے"....... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اب اس مار کو تھم ریز کے سرکٹ کا کیا ہو گا۔ کرنل جوشن کے مطابق تو اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی گئی ہے"....... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

" فی الحال تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ صفدر وہ ڈبلیو ڈبلیو کہاں ہے"....... عمران نے جولیا کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ میں نے ایک درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر نصب کر دیا ہے۔ اسے نصب کر کے میں آپ کی طرف آ ہی رہا تھا کہ جھنڈ کے بیرونی کنارے پر پہنچتے ہی اچانک بے ہوش ہو گیا"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ہیلی کاپٹر کی مشینری تو درست حالت میں ہے لیکن اسے جام کر دیا گیا ہے"....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں البتہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جو عمران کرنل جوشن کے آفس سے اٹھا لایا تھا۔

" اوہ۔ میرا خیال درست نکلا ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اب کیا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے یہاں کسی آلے یا ہتھیار کی بات کی ہے۔ اسے کیوں نہ تلاش کیا جائے"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ تو چارج ہو کر ختم ہو چکا ہو گا۔ اب اس میں کیا ملے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اس ٹرانسمیٹر پر کیوں نہ جوگم سے بات کی جائے"....... صفدر نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا بات کریں۔ تم بتاؤ۔ کرنل جوشن ہمارے پاس ترپ کا پتہ تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ اب تو ایک ہی حل ہے کہ ہم بھی کیڈو پہنچ جائیں اور وہاں سے ڈی کوٹنگ کا سامان لے کر دوبارہ یہاں آئیں اور مارکو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے اس مارکو تھم ریز کے عذاب سے جان چھڑائیں اور پھر ڈبلیو ڈبلیو کی مدد سے واگ جزیرے کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سب کس طرح ہو گا۔ ہیلی کاپٹر کی مشینری تو جام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ کم از کم ناشتہ تو ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو گیا ہو کہ دباؤ کی وجہ سے عمران کا ذہنی توازن درست نہ رہا ہو۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ناشتے کا کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جام ناشتے میں ہی استعمال ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھی بھلی بات کرتے کرتے نجانے تمہارا ذہن کیوں پلٹ جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہم اس انداز میں بیٹھے سوچتے رہے اور مشورے ہی کرتے رہے تو میرے ساتھ ساتھ تم سب کے ذہن بھی پلٹ جائیں گے"۔

عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس جام مشینری کو حرکت میں نہیں لا سکتے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پچھلی جنگ عظیم کے کسی کباڑیئے سے سٹارٹنگ راڈ ڈھونڈ کر لانا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"سٹارٹنگ راڈ۔ کیا مطلب۔ یہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کیا تمہارے دماغ پر اثرات تو نہیں ہو گئے"...... جولیا نے اس بار تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"قدیم دور کی کاریں اور بسیں سٹارٹ کرنے کے لئے ایک سٹارٹنگ راڈ ہوا کرتا تھا جسے کار کے سامنے ایک سوراخ میں ڈال کر باقاعدہ گھمایا جاتا تھا جس سے انجن سٹارٹ ہو جاتا تھا۔ بڑا دلچسپ تماشہ ہوا کرتا تھا۔ اب تو بیٹری کی مدد سے کاریں سٹارٹ ہو جاتی ہیں۔ بہرحال جام مشینری کو حرکت میں لانے کے لئے ایسے ہی کسی راڈ کی ضرورت ہے اور ایسا راڈ ظاہر ہے کسی کباڑیئے سے ہی مل سکتا تھا جو گذشتہ جنگ عظیم کے دور کا سامان لئے بیٹھا ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر کی مشینری پر کام کروں"...... ٹائیگر نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"کیا تم اس کی مشینری کو سمجھتے ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق مشینری کو ٹرانکو ریز کے ذریعے جام کیا گیا ہے اور ٹرانکو ریز کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اگر اس جگہ کو ہٹا دیا جائے تو ان کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ ریز مشینری میں کہاں جمع ہوئی ہیں اگر اس پرزے کے بغیر ہیلی کاپٹر حرکت میں آ سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ اور سوچنا پڑے گا"۔ ٹائیگر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اندازہ ہوا ہے کہ ٹرانکو ریز استعمال کی گئی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ پوری مشینری پر ہلکے زرد رنگ کی تہہ نظر آ رہی ہے اور یہ ٹرانکو ریز کی مخصوص نشانی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ٹھیک ہے لیکن پھر چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ٹرانکو ریز کسی بھی ایسی مشینری میں ہمیشہ پٹرول ٹینک میں اکٹھی ہوتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو اسے حرکت میں نہیں لایا جا سکتا"...... صفدر نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تقریباً ایک یا دو گھنٹے بعد ٹرانکو ریز کے اثرات خود بخود

ختم ہو جائیں گے۔ پٹرول سے نکلنے والی مخصوص گیس اس کے اثرات ختم کر دیتی ہے اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ پھر یہ مشینری خود بخود حرکت میں آ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ اگر انہوں نے ایک بار پھر اس پر ٹرانکو ریز فائر کر دیں تو پھر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ریز جس پر ایک بار فائر ہو جائیں دوبارہ اس پر فائر نہیں ہو سکتیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک درختوں کے جھنڈ کے تقریباً درمیان میں واقع ایک اونچے درخت پر سے یکلخت سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی چمک ابھری جیسے بجلی چمکتی ہو اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس چمک نے اس کے ذہن پر سیاہ چادر ڈال دی ہو۔ پھر جس طرح سیاہ اور گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی بجلی کی رو سی دوڑی اور پھر آہستہ آہستہ روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک تو اس کا شعور سویا سا رہا لیکن پھر جیسے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے سنائی دینے والی تیز سیٹی کی آواز اور بجلی جیسی چمک کا منظر ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے سارے ساتھی وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں وہ پہلے جیسی پھرتی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے اس درخت کی طرف لپکا جہاں اس نے چمک دیکھی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر درخت کی گھنی شاخوں میں پہنچ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہاں ایک ٹہنی کے ساتھ ایک چوڑا سا ڈبہ بندھا ہوا تھا جس کی سطح اس طرح تھی جیسے سطح پر باقاعدہ آئینہ لگایا گیا ہو۔

"اوہ۔ تو یہ ایس ٹی ون یہاں نصب کیا گیا ہے لیکن ایس ٹی ون ریز سے تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہیئے تھا"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اس ڈبے کو شاخ سے علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ ڈبہ باقاعدہ کلپوں سے شاخ سے جکڑا گیا تھا۔ عمران نے کلپ کھولے اور پھر وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اس ڈبے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے ڈبے کو ایک طرف رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صفدر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا"...... صفدر نے پوری

طرح ہوش میں آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے ہم سب زندہ سلامت نظر آ رہے ہیں۔ یہ دیکھو یہ ایس ٹی ون جس کی مدد سے ہمیں جلا کر راکھ کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن بزرگ کہتے ہیں کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے"...... عمران نے وہ ڈبہ اٹھا کر صفدر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"تم ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"کس طرح۔ کیا ناک اور منہ بند کرنا ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ریز سے بے ہوش ہونے والا اس طریقے سے بھی ہوش میں آ جاتا ہے۔ صرف گیس سے بے ہوش ہونے والے کے لئے اس کا توڑ استعمال کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے وہ ڈبہ اٹھایا اور اس کے عقب میں موجود پیچ اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈ کی مدد سے کھولنا شروع کر دیئے۔ پیچ کھولنے کے بعد اس نے عقبی حصہ اتارا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

طویل سانس نکل گیا اور اس نے ڈبہ علیحدہ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"ہاں۔ اب بتائیں عمران صاحب۔ کیا ہوا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ایس ٹی ون یہاں پہلے سے نصب تھا۔ ایس ٹی ون سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو اگر فل پاور چارج ہوں تو یہاں موجود تمام جانداروں کو جلا کر راکھ کر دیں لیکن اگر اسے ہلکی پاور پر چارج کیا جائے تو یہ ریز جانداروں کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ چنانچہ پہلے چونکہ ہمارے ساتھ کرنل جوشن تھا اس لئے اس کو بچانے کے لئے اسے ہلکی پاور پر چارج کیا گیا۔ اس سے ہم بے ہوش ہو گئے اور وہ لوگ آئے اور کرنل جوشن کو لے گئے۔ انہیں چونکہ معلوم تھا ایس ٹی ون ریز ہم سب کو جلا کر راکھ کر دیں گی اس لئے انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا۔ شاید وہ کرنل جوشن کو یہ سارا منظر دکھانا چاہتے تھے۔ بہرحال انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا اور پھر جب کرنل جوشن وہاں پہنچ گیا تو انہوں نے ایس ٹی ون کو فل پاور چارج کر دیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس پھر تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا جبکہ ایسا نہیں ہوا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"بس یہیں پر وہ قول صادق آنا شروع ہو جاتا ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ صفدر نے یہاں درخت کے کھوکھلے

تنے میں ڈبلیو ڈبلیو نصب کیا تھا۔ ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی غیر مرئی ریز کی وجہ سے ہم ہوش میں آ گئے کیونکہ وہ ایس ٹی ون ریز کے اثرات کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہیں اور پھر جب انہوں نے ایس ٹی ون کو فل پاور چارج کیا تو اس وقت تک ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی ریز فضا میں مل کر زیادہ طاقتور ہو چکی تھیں اس لئے انہوں نے ایس ٹی ون کی فل پاور کو اس قدر ہلکا کر دیا کہ ہم جلنے کی بجائے صرف بے ہوش ہو گئے اور پھر مجھے اپنی ذہنی مشقوں کے ساتھ ساتھ ڈبلیو ڈبلیو کی ریز کی وجہ سے ہوش آ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کام بھی ہوا جس نے ہمیں مرنے سے بچایا کہ ایس ٹی ون چونکہ پہلے ہلکی طاقت سے چارج ہو چکا تھا اس کی پاور خرچ ہو جانے کی وجہ سے ہلکی ہو گئی تھی چنانچہ دوبارہ جب اسے فل پاور چارج کیا گیا تو یہ فل چارج نہ ہو سکا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے"۔ عمران سے تفصیل سن کر ایک ایک کر کے سب ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کا باقاعدہ شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

"اب جا کر دیکھو ٹائیگر۔ کیا اب بھی مشینری پر ٹرانکو ریز کے اثرات موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا اتنا وقت گزر گیا ہے باس"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"نہیں۔ اتنا وقت تو نہیں گزرا لیکن ایس ٹی ون کی ریز نے ٹرانکو ریز کے اثرات ختم کر دیئے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں کیڈو پر چیک تو کیا جا رہا ہو گا اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم زندہ ہیں تو وہ کوئی اور چکر نہ چلا دیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم سب ٹھیک ہو چکے ہو اور پھر بھی ایس ٹی ون کے اثرات ہیں اس لئے مختلف درختوں پر چڑھ کر چیکنگ کرو اور صفدر تم ایسا کرو کہ ڈبلیو ڈبلیو کو تنے کے اندر سے نکال کر باہر کھلی جگہ پر نصب کر دو تاکہ اس کی ریز مزید طاقتور ہو سکیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور تیزی سے درختوں کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا جھنڈ میں آیا۔

"باس۔ ہیلی کاپٹر ٹھیک ہو گیا ہے۔ ٹرانکو ریز کے اثرات ختم ہو چکے ہیں اور اب ہم پرواز کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرواز کر کے کہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ہم کم از کم اب یہاں سے تو نکل سکتے ہیں۔ ہاکاڈو پہنچ سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ کہ ہم مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جا سکتے۔ دوسری بات یہ کہ اب کرنل جوشن ہمارے ساتھ نہیں ہے اس لئے جیسے ہی ہیلی کاپٹر واگ جزیرے سے دور جائے گا اسے کسی بھی

میزائل کی مدد سے آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر کا مسرت سے دمکتا ہوا چہرہ بجھ سا گیا۔

"اوہ باس۔ واقعی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کاپٹر کی مدد سے کیڈو جزیرے پر پہنچ جانا چاہئے کیونکہ ہم لو شارٹ اینگل میں جائیں گے اس طرح میزائل کی زد سے بچ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں مسلح ریڈ آرمی موجود ہے۔ وہ وہاں عام میزائل گن سے بھی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہاں پہنچ کر ہمیں پہلے وہاں موجود ریڈ آرمی کے تمام لوگوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم اس مشین روم میں داخل ہو سکتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ ہمیں وہاں سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو گا اور چوتھی بات یہ کہ کیڈو کے گرد باقاعدہ حفاظتی نظام بھی آن ہو گا۔ ایسی صورت میں ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ ہی نہیں سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اب تو آپ ہی سوچ سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئندہ تمہارے چہرے پر ایسی مایوسی نظر آئی تو دوسرا سانس نہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

لے سکو گے۔ سمجھے۔ مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اب تک جو کچھ ہم کرتے رہے ہیں کیا یہ سب کچھ ہماری عقلمندی اور کارکردگی سے ہوا ہے۔ کیا اس مشن کے دوران ہم جو بے شمار بار یقینی موت سے بچ نکلے ہیں تو اس میں ہماری عقل اور سوچ کا اختیار تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے۔ اس کے باوجود تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو رہے ہو۔ نانسنس۔ آخری لمحے تک جدوجہد کیا کرو اور کسی حالت میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابلیس کے معنی کیا ہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ ابلیس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور کوئی مسلمان کسی حالت میں بھی ابلیس نہیں بن سکتا"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اب سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"....... عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک ایک کر کے سارے ساتھی واپس آ گئے۔

"وہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم نے پوری طرح چیکنگ کر لی ہے"....... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر کا کیا ہوا"....... صفدر نے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہو چکا ہے اور پرواز کے لئے تیار ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو ہم یہاں کس بات کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں فوراً یہاں سے روانہ وہ جانا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

"کہاں"....... عمران نے پوچھا۔

"سوائے ہاکاڈو کے اور کہاں جا سکتے ہیں"....... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اور مشن کون مکمل کرے گا"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مشن اب یہاں خالی بیٹھے بیٹھے تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ طریقہ تو کامیاب نہ ہوا اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

"تو پھر سوچو۔ میں نے منع تو نہیں کیا تمہیں"....... عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ مار کو تھم ریز کا توڑ تم سے نہیں ہو رہا اور آنکھیں ہم پر نکال رہے ہو"....... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ٹائیگر کی طرح اس کی شاگرد تو نہ تھی کہ اس کی بات سن کر سہم جاتی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کیڈو جزیرے پر پہنچ کر وہاں سے اس جوگم کو اغوا کر کے اس سے اس کوڈی کوڈ کرانا چاہئے۔ اس کے بعد ہی کاربن والا طریقہ کامیاب ہو گا"۔ صفدر نے عمران کے بولنے سے پہلے کہا۔

"وہاں تمہارے لئے ریڈ آرمی پھولوں کے ہار لئے بیٹھی ہو گی۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

کیوں"...... عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسے موڈ میں کہا۔

"اوہ۔ واقعی آپ کا موڈ خراب ہے"...... صفدر نے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔ اچھا بھلا تمہیں چھوڑ کر گئے تھے۔ کیا ہوا ہے تمہیں جو یوں جھلا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے ایک طریقہ سوچ لیا ہے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا اور وہ سب چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا ہے طریقہ۔ بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ مارکو تھم ریز کے مرکز کو اس کی جگہ سے کسی اور جگہ شفٹ کیا جا سکتا ہے اور شفٹ ہوتے ہی اس پر کی جانے والی کوٹنگ خود بخود بے کار ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی تندی اور سختی بے اختیار مسرت میں تبدیل ہو گئی۔

"کیسے شفٹ ہو گا مرکز"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ ریز پر اگر بے پناہ وزن ڈالا جائے تو ریز ہمیشہ سائیڈوں پر پھیلتی ہیں اور جب وہ پھیلتی ہیں تو پھر وہ خود بخود اپنا مرکز اس دباؤ سے ہٹ کر بنا لیتی ہیں اس لئے اگر ہم سب ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر اس ہیلی کاپٹر کو اس مرکز پر اتار دیں تو ہمارا کام ہو جائے گا"...... ٹائیگر

نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ اب تم نے میرا شاگرد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ گڈ شو"...... عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

"تو کیا تم ٹائیگر کی وجہ سے جھلائے ہوئے تھے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے مایوسی کا اظہار کیا تھا اور میں مایوسی کے الفاظ تو ایک طرف چہرے پر ابھر آنے والے مایوسی کے تاثرات بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو اس نے مایوسی چھوڑ کر جب ذہن کو استعمال کیا تو کتنا شاندار اور آسان حل تلاش کر لیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر غصہ تمہیں ٹائیگر پر تھا تو ہم پر کیوں آنکھیں نکال رہے تھے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم نے بھی واپس جانے کی ہی بات کی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"تو اور کیا کرتے۔ یہ حل اگر نکالا ہے تو ٹائیگر نے نکالا ہے۔ تم تو خود مایوس نظر آ رہے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر تمہارا شاگرد ہے اس لئے تم اس پر رعب جھاڑ لیتے ہو۔ یہ بے چارہ بھی خواہ مخواہ تمہارا شاگرد بن کر عذاب بھگت رہا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"اب بتاؤ کیا کروں۔ نہ تم رعب مانتی ہو نہ تنویر"....... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ٹائیگر نے جو حل بتایا ہے وہ درست ہے یا آپ نے صرف ٹائیگر کا دل رکھنے کے لئے اسے شاباش دے دی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"وہ کیا نسوانی سا محاورہ ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ابھی آزما لیتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نسوانی محاورہ۔ کیا مطلب۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کنگن خواتین ہی پہنتی ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کنگن صرف خواتین ہی نہیں پہنتیں پہلے زمانے میں بڑے سردار بھی کنگن پہنا کرتے تھے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس زمانے میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار تنظیمیں وجود میں نہ آئیں تھیں"....... عمران نے جواب دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہاں پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کرنل جوشن کو کہیں ٹائیگر کے نسخے کا علم تو نہیں ہو گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"....... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس سائیڈ۔ اوور"....... عمران نے بڑے شگفتہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق۔ تم پر کسی حربے کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ جب بھی تمہارے خلاف کچھ کیا جائے پھر تمہاری یہ منحوس آواز سننے کو مل جاتی ہے۔ اوور"....... کرنل جوشن نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کرنل جوشن۔ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں انہیں تم جیسے بے ایمان لوگ ہلاک نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ دنیا کب کی فنا ہو چکی ہوتی۔ حق کے مقابلے میں باطل نے ہمیشہ شکست کھائی ہے اور یہی انجام تمہارا ہو گا۔ اوور"....... عمران نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سنو۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کی ہے کہ اب تم یہاں سے زندہ کہیں بھی نہیں جا سکتے۔ تم نے اب یہیں سسک سسک کر مرنا ہے۔ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے تم کسی کو کال کر سکتے ہو تو یہ خیال بھی ذہن سے نکال دو۔ اس کی ویوز کو ہم آسانی سے جام کر سکتے ہیں اور ہم ایسا ہی کریں گے لیکن میں تمہیں گزشتہ تعلقات کی بنا پر آخری چانس دینا چاہتا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیسا چانس۔ اوور"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ خاموشی سے واپس اپنے ملک چلے جاؤ گے اور آئندہ پھر کبھی اس مشن پر کام کرنے نہیں آؤ گے تو میں تمہیں یہاں سے زندہ بچا کر ہاکاڈو پہنچا سکتا ہوں۔ اسے میری طرف سے احسان سمجھنا۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور"....... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کرو گے۔ ہم یہاں سے تیر کر تو ہاکاڈو پہنچنے سے رہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جس طرح جام کی ہے اسی طرح اسے حرکت میں بھی لا سکتا ہوں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"جو گم تمہارے پاس موجود ہو گا۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس سے پوچھو کہ ٹرانکو ریز سے اس نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کی ہے اور اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ جب ایس ٹی ون فل پاور چارج کر دی جائے تو ٹرانکو ریز کے اثرات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اس لئے اس وقت ہیلی کاپٹر بالکل درست حالت میں ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔

"ہم اسے دوبارہ بھی جام کر سکتے ہیں اور اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کافی دیر بعد کہا لیکن اس کا لہجہ

کھوکھلا تھا۔

"یہ بھی تمہیں جو گم بتا دے گا کہ ٹرانکو ریز جس مشینری پر ایک بار فائر ہو جائیں اس پر نہ انہیں دوبارہ فائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور ریز اس پر فائر ہو سکتی ہے۔ اوور"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم تمہارے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دیں گے۔ تم بہرحال زندہ بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے۔ اوور"....... کرنل جوشن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن۔ اب تک تم نے ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ نجانے کتنے ایجنٹس، کتنی فورسز ہمارے مقابلے پر آئی ہیں لیکن جو حق پر ہوتا ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ہوتی ہے۔ سمجھے۔ ہاں البتہ اگر تم توبہ کر لو اور خود ہی اس واگ جزیرے کو تباہ کر دو تو تم کورٹ مارشل سے بچ سکتے ہو ورنہ اس نے تو بہرحال تباہ ہونا ہی ہے لیکن تمہارا کورٹ مارشل بھی یقینی ہو گا۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"اگر میں خود اس جزیرے کو تباہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ خاموش رہو گے اور میرے خلاف کوئی رپورٹ باچان حکومت کو نہ بھیجو گے۔ اوور"....... چند لمحوں بعد کرنل جوشن نے نرم لہجے میں کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"پہلے مجھے بتاؤ کہ کس طرح ایسا کرو گے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر دوں گا اور پھر خود ہی اس جزیرے کو تباہ کر دوں گا۔اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"جوگم سے میری بات کراؤ۔ پھر کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میجر جوگم بول رہا ہوں۔اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میجر لیکن پہلے تو تم کیپٹن جوگم تھے۔کیا کیڈو میں بیٹھے بیٹھے میجر بن گئے ہو۔اوور"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"کرنل صاحب نے میری خدمات کے عوض میرے عہدے میں ترقی کر دی ہے۔اوور"...... جوگم نے کہا۔

"واہ۔ پھر تو کرنل جوشن کی خدمات کے عوض میں اسے فیلڈ مارشل کا عہدہ پیش کر دیتا ہوں۔اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران مجھ پر طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں۔اوور"...... اس بار کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میجر جوگم۔ تم کرنل جوشن کی کس طرح مدد کرو گے۔اوور"۔ عمران نے اس بار جوگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"میرا کام کرنل صاحب کے احکامات کی تعمیل کرنا ہے اور بس۔اوور"...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ بعد میں نہ کہنا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ تم مجھ سے بات کرو۔اوور"...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن۔ میں غلط آدمی کے ساتھ کسی قسم کا کمپرومائز کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ تم نے اپنے تمام اصول بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف دولت کے لالچ میں پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف بھیانک سازش میں کردار ادا کیا ہے اس لئے تمہیں اس کی سزا بہرحال بھگتنا پڑے گی اور یہ بھی سن لو کہ ہر کام میں خود ہی کیا کرتا ہوں۔مجھے کسی کو رپورٹ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوا کرتی اس لئے تم سے جو کچھ ہو سکے کر لو۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے پوری قوت سے نیچے پڑے ہوئے ایک پتھر پر دے مارا تو ٹرانسمیٹر کے پرزے ہو گئے۔

"عمران صاحب۔میرا خیال ہے کہ اس طویل مشن نے آپ کے ذہن پر اثر ڈالا ہے ورنہ پہلے آپ اس طرح کی جھلاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا کرتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جب سے عمران نے مارشل آرٹ میں شکست

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کھائی ہے اس کی فطرت ہی بدل گئی ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹائیگر۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹرانسمیٹر اس لئے توڑا ہے کہ کرنل جوشن جوش میں آکر ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ اس طرح کیڈو جزیرہ اوپن ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ کیا کارروائی کر سکتا ہے۔ یہ بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس بس۔ پہلے مشن مکمل کرو بعد میں یہ امتحانی سوالات کرتے رہنا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ آخر شاگرد کا امتحان تو لینا ہی پڑتا ہے تاکہ اسے امتحان میں فیل کر کے اپنی استادی کا بھرم قائم رکھا جائے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ کرنل جوشن یہاں مسلح افراد سے بھری لانچیں بھیج دے کیونکہ مار کو تھم ریز کا سرکٹ تو وہ بھی ختم نہیں کر سکتے اور جب تک مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم نہیں ہوگا اس وقت تک یہاں کسی قسم کا میزائل بھی اثر نہیں کر سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" پہلے لانچیں بھیج کر وہ دیکھ چکا ہے۔ اب وہ اس جو گم پر غصہ نکال رہا ہوگا کہ اس نے جب اسے یہاں سے اٹھوایا تھا تو ہمیں ہلاک کیوں نہیں کرایا۔ ویسے تم نے یہ تو چیک کر لیا ہوگا کہ اگر بارودی ہتھیار یہاں اثر نہیں کر سکتا تو شعاعی ہتھیار تو بہرحال اثر کرتے ہیں جیسے ایس ٹی ون اور ٹرانکو ریز"...... عمران نے کہا۔

" لیکن شعاعی ہتھیار اتنے طویل فاصلے پر فائر نہیں ہو سکتے اور ٹرانکو ریز سے صرف مشینری جام ہو سکتی ہے انسان ہلاک نہیں ہو سکتے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" یہ بحث چھوڑو۔ پہلے تم وہ ترکیب استعمال کرو جو ٹائیگر نے بتائی ہے"...... جولیا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ اور ٹائیگر تم اسے پائلٹ کرو میں یہاں کھڑا ہو کر تمہیں ہدایات دوں گا تاکہ تم درست جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار سکو"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا اور پھر کچھ بلندی پر جانے کے بعد اس کا رخ اس طرف کو ہو گیا جدھر عمران موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارے دینے شروع کر دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر عین اس جگہ پر آکر ٹک گیا جہاں مار کو تھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تھا اور عمران تیزی سے اس جگہ کی طرف بڑھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

قریب جا کر اسے غور سے دیکھا پھر پیچھے ہٹنے لگا۔

" اب اسے اڑا کر سائیڈ پر اتار دو"...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر ایک بار پھر جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور پھر کچھ فاصلے پر دوبارہ زمین پر اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا تیزی سے نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھی۔

" کیا ہوا۔ کیا درست نتیجہ نکلا ہے"...... جولیا نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوچھا۔

" فیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

" کیا مطلب۔ اس وقت تو تم بھی اسے درست قرار دے رہے تھے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ریز پھیلی ضرور ہیں لیکن اتنی نہیں کہ مرکز بدل دیتیں۔ اس کا مطلب ہے کہ طریقہ درست ہے لیکن وزن کم تھا۔ اب مجھے پتہ ہوتا تو میں جوزف اور جوانا کو بھی ساتھ لے آتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" باس۔ واقعی وزن کم رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس مشن میں نجانے کیا مسئلہ ہے کہ ہر طریقہ ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اگر تنویر رقابت چھوڑ دے تو مشن فوراً کامیاب ہو جائے گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں منحوس ہوں"...... تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ تنویر کا مطلب روشنی ہوتی ہے اور روشنی تو الٹا نحوست کو دور کر دیتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم نے میرا نام کیوں لیا تھا"...... تنویر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

" پھر صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو آپ کا مطلب اس خاص مشن سے تھا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی ایک مشن تو ایسا ہے کہ ہر بار ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اب تمہارے اپنے ذہن میں یہ مشن مکمل کرنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں رہا اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم واپس چلے جائیں اور جا کر چیف کو رپورٹ دے دیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آج تک تم نے اسے ہمیشہ کامیابی کی ہی رپورٹ دی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم اسے ناکامی کی رپورٹ دو گی تو وہ اس طرح تمہیں شاباش دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیڈر تم ہو اس لئے ناکامی بھی تمہاری ہی سمجھی جائے گی"۔ جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو واپسی کی بات نہیں کی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آخر تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے اس بار واقعی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کرو۔یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر کی یادداشت تیز ہونے کی دعائیں مانگ رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ یہ وقت ہے اس طرح کے فضول مذاق کرنے کا"...... جولیا نے پیر پٹختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ ذہن کو ٹھنڈا رکھیں اس طرح جھلاہٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ چیف کو ناکامی کی رپورٹ دینے کا مطلب ہے کہ اس کے بعد ہم سب کو انتہائی عبرتناک سزائیں ملنا شروع ہو جائیں گی۔ آپ جانتی تو ہیں کہ چیف کے اصول کس قدر بے لچک ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب میں نہیں بولوں گی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"فقرہ تو مکمل کرو"...... عمران نے کہا۔

"کون سا فقرہ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اب میں نہیں بولوں گی تنویر سے"...... عمران نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا اور جولیا باوجود جھلاہٹ کے بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم ہر بات مذاق میں ہی لے جاتے ہو۔ بہرحال اب کھڑے سوچتے رہو۔ میں جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھتی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر قریب ہی موجود ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"میں بھی چلتا ہوں۔ تم کھڑے سوچتے رہو"...... تنویر نے کہا اور وہ بھی ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ اب اس کے سوا اس مشن کا اور کوئی حل نہیں ہے کہ ہم کیڈو پر حملہ کر دیں۔ اس بار اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ اب جب تک اس مار کو تھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹنگ نہیں کیا جائے گا یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا اور ڈی کوٹنگ کا سامان بہرحال کیڈو سے ہی مل سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر جیسے ہی اس جزیرے سے باہر نکلا اسے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے گا۔ چاہے ہم کیڈو جائیں یا ہاکاڈو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"باس۔ اس جزیرے پر ہمارے غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں جسے کرنل جوشن نے اتار لیا تھا۔ آپ کہیں تو میں تیر کر وہاں جاؤں اور وہاں سے لباس لے آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تمہیں سکرین پر چیک کر لیں گے اور پھر تمہاری موت سمندر میں ہی ہو سکتی ہے۔ ہم جب تک اس جزیرے پر موجود ہیں مار کو تھم ریز کی وجہ سے ہی سہی وہ ہم پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکتے ورنہ میں نے ان کا مشین روم دیکھا ہے۔ وہاں سب کچھ موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس بارے میں سوچنا بند کر دینا چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی بات کسی صورت بھی سمجھ نہ آ رہی ہو تو اس پر غور کرنا بند کر دیا جائے تو ذہن میں اچانک اس کا کوئی نہ کوئی حل آ ہی جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ پھر تنویر اور جولیا کے ساتھ جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھ جائیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ تنویر ہیلی کاپٹر کے باہر ہی ٹہل رہا تھا جبکہ جولیا ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا بہن بھائی میں لڑائی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اکیلا اندر بیٹھوں"...... تنویر

نے جواب دیا۔

"اکیلا۔ کیا مطلب۔ جولیا تو اندر بیٹھی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ جو میں نے کہا ہے وہ تم بھی سمجھ رہے ہو اور میں بھی"...... تنویر نے کہا۔

"گڈ شو تنویر۔ اس کو آدمی کی عظمت کہتے ہیں۔ بہرحال آؤ اب ہم سب ہیلی کاپٹر میں بیٹھیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے تو عمران نے انجن سٹارٹ کر دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واپس جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور کیا کروں۔ اب میں نے باقی عمر یہاں قوالیاں گا گا کر تو نہیں گزارنی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر اوپر کو اٹھ گیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا جائے گا۔ پھر"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یاد ہے جو کچھ میں نے کہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو بجائے زیادہ بلندی پر لے جانے کے تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کاپٹر سمندر کی سطح کے قریب قریب اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" کیا اس طرح اس پر میزائل فائر نہ ہو سکے گا"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میزائل جب تک قریب پہنچے گا ہم سمندر میں غوطہ لگا چکے ہوں گے"....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب کیا آپ ہاکاڈو جا رہے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اس جزیرے پر جہاں ٹائیگر جا کر غوطہ خوری کے لباس لے آنا چاہتا تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ آپ واقعی بے پناہ ذہانت کے حامل ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات اب آئی ہے کہ آپ ہیلی کاپٹر کو سطح کے اس قدر قریب کیوں اڑا رہے ہیں"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس تعریف کا شکریہ۔ گو یہ تعریف مجھے مزید کئی سالوں تک کنوارہ رکھے گی لیکن بہرحال پھر بھی تعریف تو تعریف ہی ہوتی ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کیا مطلب کیوں عمران ایسا کر رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب نے ہیلی کاپٹر کو اس لئے کم بلندی پر رکھا ہوا ہے کہ ہیلی کاپٹر اور کیڈو کے درمیان وہ واگ جزیرہ آ جاتا ہے اس طرح کیڈو جزیرے سے ہیلی کاپٹر کو سکرین پر دیکھا ہی نہیں جا سکتا اور جب

تک اسے دیکھا نہ جائے اس پر کوئی حربہ کیسے استعمال ہو سکتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ گڈ شو۔ تم تو واقعی بے پناہ ذہین ہو"۔ جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" بس اب تو نصیب مکمل طور پر ہی ڈوب گیا"....... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" کیا مطلب۔ کیا میری تعریف تمہیں بری لگی ہے"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تنویر سے پوچھو۔ وہ تمہاری تعریف سے اس طرح خوش ہو رہا ہے جیسے اس کا کوئی بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو"....... عمران نے کہا۔

" یہ تم ہر بار میرا نام کیوں لے دیتے ہو"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اکلوتے رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری میرا مطلب ہے اکلوتے رقیب روسفید جو ہوئے"....... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

" تم فکر مت کرو مجھے احمق نہیں بلکہ عقلمند پسند ہیں"....... اس بار جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب اب سمجھی تھی۔

" سن لیا تنویر۔ تمہارا پتہ تو کٹ گیا"....... عمران نے فوراً ہی بات تنویر پر پلٹتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں احمق ہوں۔ کیوں"...... تنویر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تنویر تم سے زیادہ عقلمند ہے۔ سمجھے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ اسے کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اب بچپن میں ہی یہ حالت ہے تو بڑے ہو کر کیا کرو گے"۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"یہ اس میں بچپن والی بات کہاں سے آ گئی عمران صاحب"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہار بچے ہی ہوتے ہیں چاہے ان کے پات چکنے ہوں یا کھردرے"...... عمران نے جواب دیا اور سب اس کی اس دلچسپ وضاحت پر ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ یہ بروا کیا کسی پودے کا نام ہے جو اس کے چکنے پاتوں کی بات کی جاتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بروا بچے کو ہی کہتے ہیں اور ایک پودے کا نام بھی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہار ساتھ لگانے سے تو میرا خیال ہے کہ بچہ ہی بروا ہوتا ہے لیکن پھر یہ چکنے پات کس لئے محاورے میں استعمال ہوتے ہیں"...... صفدر باقاعدہ جرح پر اتر آیا تھا۔

"بروا جس پودے کو کہا جاتا ہے اس پودے کے پات انتہائی چکنے

ہوتے ہیں۔ باقی رہا ہونہار تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ چاہے یہ بروا پودا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے پات چکنے ہی ہوتے ہیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ مطلب ہوتا ہے اس محاورے کا۔ آج پہلی بار سمجھ میں آیا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسے محاورے کنواروں کی سمجھ میں نہیں آیا کرتے البتہ شادی کے بعد خود بخود سمجھ میں آجاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار جولیا اور تنویر بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

"لیکن تمہاری تو ابھی شادی نہیں ہوئی پھر تمہیں ان محاوروں کی سمجھ کیسے آ گئی"...... جولیا نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"کیوں نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اگر میں نے کہا کہ ایک بار نہیں ہزاروں لاکھوں بار ہو چکی ہے تو تم نے مجھے اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے باہر پھینک دینا ہے اس لئے میں پہلے وضاحت کر دوں کہ شادی کا مطلب ہوتا ہے خوشی"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

"باس۔ کوبرا میزائل"...... اچانک سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب لوگ بری طرح چونک پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بٹن دبایا تو ہیلی کاپٹر کے تمام شیشے خود بخود بند ہو گئے اور پھر عمران نے انتہائی پھرتی سے ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر دیا۔

"ہوشیار"...... عمران نے کہا اور سب کے جسم تن گئے۔ انجن بند ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے نیچے سمندر کی طرف گرنے لگ گیا تھا۔ وہ چونکہ پہلے ہی سمندر کی سطح سے کم بلندی پر سفر کر رہے تھے اس لئے پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر ایک زور دار دھماکے سے سمندر کی سطح پر گرا اور پھر سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ وہ سب خاموش بت بنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر پانی میں کچھ گہرائی تک گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا لیکن ہیلی کاپٹر کے اندر پانی داخل نہ ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پانی کی سطح پر آ گیا اور پھر کسی کشتی کی طرح تیرنے لگا۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر کے بند شیشوں سے باہر دیکھ رہی تھیں۔ کوبرا میزائل شاید سمندر میں گر کر ضائع ہو گیا تھا یا پھر آگے نکل گیا تھا اس لئے عمران نے دوبارہ انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے ہوا میں بلند ہوا اور پھر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بٹن دبا کر اس کے شیشے کھول دیئے۔

"یہ شاید خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو سمندر میں گر کر واپس سطح پر آ گیا اور پھر پانی میں موجود ہونے کے باوجود انجن سٹارٹ ہو گیا اور پھر فضا میں بھی بلند ہو گیا ہے۔ یہ کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر ہے اسے خصوصی طور پر تیار کرایا گیا ہو گا ورنہ تو ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا کہ ہم پہلے کی طرح سمندر میں چھلانگیں لگا دیتے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ انہوں نے واقعی بڑا خوفناک حربہ استعمال کیا ہے۔ کوبرا میزائل تو فضا میں موجود کسی بھی ہیلی کاپٹر یا جہاز کو ہٹ کئے بغیر نہیں چھوڑتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کوبرا میزائل ہیلی کاپٹر یا جہاز کی ایگزاسٹ گیس کا پیچھا کرتا ہے اس لئے میں نے انجن بند کر دیا تھا تاکہ انجن سے نکلنے والی گیس ایگزاسٹ ہی نہ ہو ورنہ کوبرا میزائل کسی صورت بھی پیچھا نہ چھوڑتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دور سے وہی جزیرہ نظر آنے لگا جسے کرنل جوشن نے تباہ کیا تھا لیکن جب انہوں نے دور سے اس جزیرے پر نقل و حرکت دیکھی تو عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ تبدیل کر دیا اور پھر اس جزیرے سے کافی فاصلے سے اسے کراس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"جزیرے پر خاصی تیز نقل و حرکت تھی۔ کیا ہو رہا تھا وہاں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیوی کا جزیرہ تھا جسے تباہ کر دیا گیا تھا اب دوبارہ اس پر کام کیا

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

جا رہا ہے اس لئے نقل و حرکت بغیر دور بین کے ہی نظر آ رہی تھی"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

"بڑی دیر سے کرنل جوشن کو اس ٹرانسمیٹر کا خیال آیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پتھر پر مار کر توڑ دیا تھا تا کہ وہ رابطہ نہ کر سکیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بس مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں انہیں ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر کا خیال نہ آ جائے"...... عمران نے کہا۔ ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے کال مسلسل جاری تھی لیکن عمران اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑائے لئے چلا جا رہا تھا۔

"تم کال نہیں سن رہے۔ کیوں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ کرنل جوشن یہ سمجھے کہ اس کا ہیلی کاپٹر کو برا میزائل سے ہٹ ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا وہ سکرین پر ہمیں چیک نہ کر رہے ہوں گے کیونکہ اب تو اینگل بدل گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اتنے فاصلے سے چیکنگ نہیں ہو سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔ کال کافی دیر تک آتی رہی پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ اب ہم واپس ہاکاڈو جا رہے ہیں شاید"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں اپنے استاد کو سلام پیش کر کے ہی پاکیشیا جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"استاد کو۔ کس استاد کو"...... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ماسٹر سکاٹا۔ مارشل آرٹ کا جادوگر۔ جس نے مجھے شکست دی تھی۔ وہ ابھی تک سپیشل سیکشن میں موجود ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم اس سے حساب کتاب برابر کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ حساب کتاب کیسے برابر ہو سکتا ہے۔ وہ باچانی ہے اور میں پاکیشیائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح تو کرنل جوشن کو اطلاع مل جائے گی کہ اس کا ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر سکاٹا کو سلام پیش کر دوں اس کے بعد کرنل جوشن کو بھی خود ہی اطلاع کر دوں گا اور خاص طور پر اس کے ہیلی کاپٹر کی تعریف بھی کر دوں گا اور ساتھ ہی لعنت ملامت بھی کہ وہ خواہ مخواہ اس قدر قیمتی ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"تو اب آپ سپیشل سیکشن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم صرف سوچتے ہی رہا کرو بولا نہ کرو تاکہ میں ان سب پر کچھ دیر تو رعب ڈال ہی سکوں"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب"....... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"ابھی نہیں۔ ماسٹر سکاٹا کو سلام کرنے کے بعد باقی باتیں ہوں گی"....... عمران نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا اور صفدر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

کرنل جوشن کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ میجر جوگم کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا۔

" یہ عمران ناقابل تسخیر ہے میجر جوگم۔ یہ انسان نہیں ہے۔ مافوق الفطرت ہے۔ اب دیکھو اتنا بڑا ہیلی کاپٹر ہی غائب ہو گیا ہے۔ اس کی مشینری تم نے جام کر دی تھی وہ بھی اس نے چالو کر لی۔ اب کیا ہو گا"....... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے سکرین پر صرف واگ جزیرہ اور اس کے ارد گرد سمندر نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر جو ان کی نظروں کے سامنے واگ جزیرے سے نکلا تھا غائب ہو چکا تھا۔

"جناب۔ عمران اس ہیلی کاپٹر کو کیڈو اور واگ کی سیدھ میں لے جا رہا ہے اس لئے واگ جزیرہ درمیان میں آجانے کی وجہ سے وہ ہمیں نظر نہیں آ رہا"....... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت ہے۔ یہ آدمی اس طرح کی باتیں آخر سوچ کیسے لیتا ہے۔ لیکن اب اسے کیسے ہلاک کیا جائے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

" اب آخری حل کوبرا میزائل ہے سر۔ لیکن آپ کا یہ قیمتی ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ جلدی کرو۔ کوبرا میزائل فائر کرو۔ لعنت بھیجو میرے ہیلی کاپٹر پر۔ میں اور تیار کرا لوں گا۔ حکومت باچان غریب نہیں ہو گئی لیکن اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کو بہرحال ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ابھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی"...... میجر جوگم نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا مشین روم کی سائیڈ میں موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل جوشن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میجر جوگم واپس آیا اور پھر وہ دوبارہ کنٹرولنگ مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

" میں کوبرا میزائل فائر کر رہا ہوں سر۔ میں نے اس کی رینج واگ جزیرے سے کم از کم سو کلومیٹر کے فاصلے تک رکھی ہے۔ اس کے بعد وہ خود ہی ہیلی کاپٹر کو ٹریس کر کے اسے تباہ کر دے گا"...... میجر

جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے جیسے ہی ایک بٹن دبایا سکرین پر ایک چھوٹا سا میزائل تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا نظر آنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ پھر وہ واگ جزیرے کو کراس کر کے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب سکرین خالی تھی لیکن میجر جوگم اور کرنل جوشن دونوں کی نظریں سکرین کی سائیڈ پر ایک خانے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی اس خانے میں فائر کا لفظ ودار ہوا کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

" وہ مارا۔ تو آخرکار کوبرا میزائل نے ان کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ویری گڈ"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ یہ تو ہیلی کاپٹر کو کسی صورت بھی نہ چھوڑ سکتا تھا"۔ میجر جوگم نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن اب ہم اس بات کو کنفرم کیسے کریں گے کہ وہ شیطان اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھر زندہ سلامت نظر آنا شروع ہو جائیں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

" سر۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ آپ کال کر کے دیکھ لیں۔ اگر کال رسیو ہو جائے تو سمجھیں کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے ورنہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہوں گے"...... میجر جوگم نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو بلکہ اس شیطان سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے میرے دل میں اپنی قدر مزید بڑھا لی ہے۔ کال ملاؤ اس ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے"...... کرنل جوشن نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ آپ جیسے قدر دان بہت کم ہوتے ہیں سر"۔ میجر جوگم نے جواب دیا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر اس نے خود ہی کال دینا شروع کر دی۔ کال دینے والا بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔

"بس کافی ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کروں گا"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر کرنل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن ماسٹر سکاٹا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ماسٹر سکاٹا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر سکاٹا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ کرنل

جوشن نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب تم نے اپنے معمول کے کام کرنے ہیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ کیا آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر تشریف لے آئیں گے سر۔ اوور"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"نہیں۔ میں براہ راست دارالحکومت جاؤں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن ہوچو فرام ریڈ آرمی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہاکاڈو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ہوچو۔ لیکن تم تو سٹی ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ یہاں کب اور کیسے آگئے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے یہاں انچارج بنا کر بھجوایا گیا ہے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں نے کل ہی چارج لیا ہے سر۔ اوور"....... کیپٹن ہوچو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں کیڈو سے بول رہا ہوں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے سر کہ آپ کیڈو کے وزٹ پر ہیں سر۔ اوور"....... کیپٹن ہوچو نے جواب دیا۔

"سیکشن میں کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے یا نہیں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے سر۔ اوور"....... کیپٹن ہوچو نے کہا۔

"تم اس کے پائلٹ سے کہو کہ وہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر لے کر کیڈو پہنچ جائے۔ میرا ہیلی کاپٹر ایک حادثے کے نتیجے میں سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پائلٹ کو بلا کر اس سے میری بات کراؤ۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں پائلٹ تسابو بول رہا ہوں سر۔ اوور"....... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"تم پہلے کبھی کیڈو جزیرے پر آئے ہو یا نہیں۔ اوور"....... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور"....... پائلٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ کیا نمبر ہے تمہارے ہیلی کاپٹر کا۔ اوور"....... کرنل جوشن نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"او کے۔ تم فیول ٹینک فل کروا کر جلد از جلد کیڈو پہنچو۔ اوور"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جوشن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میجر فوما نچو کو ہیلی کاپٹر کو نمبر بتا کر کہہ دو کہ وہ ہیلی کاپٹر کے آنے کے بعد مجھے اطلاع کر دے گا"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر"....... میجر جوگم نے کہا اور پھر اس نے میجر فوما نچو سے رابطہ کر کے اسے کرنل جوشن کا پیغام دے دیا۔

"اب اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اس میں موجود تمام غیر ملکی جعلی کرنسی یہاں شفٹ کرانی ہے۔ اس کے لئے کیا کیا جائے"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کرنا ہوگا اور اینٹی مار کو تھم ریز تو ایکریمیا سے منگوانا پڑیں گی جس پر کافی وقت لگ جائے گا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر دیا جائے اور پھر اس پر پاکیشیا کے سائنس دان کا بتایا ہوا طریقہ استعمال کیا جائے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس طرح یہ سرکٹ ختم ہو جائے گا اور جزیرہ اوپن ہو جائے گا۔ میجر جوگم نے کہا۔

"کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ آسانی سے سر"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"لیکن اس کرنسی کو یہاں سے کیسے نکالا جائے گا۔ یہ کافی تعداد میں ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ اس کرنسی کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ تو جعلی کرنسی ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہاں ہے تو جعلی لیکن اصل سے زیادہ اصلی ہے۔ ڈولفن کا نام اسی لئے پوری دنیا میں مشہور ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"وہ تو ہے سر لیکن یہ کرنسی تو پاکیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک کی ہے۔ وہاں کیسے پہنچائی جائے گی اور اسے کیسے تبدیل کیا جائے گا کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"دارالحکومت میں میرے پاس ایک بہت بڑا خفیہ گودام موجود ہے۔ یہ کرنسی وہاں پہنچا دی جائے تو پھر اسے نکالنے کے بھی ذرائع میسر آجائیں گے اور سنو میجر جوگم تم نے چونکہ اس مشن میں میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اس لئے آدھی کرنسی کے مالک تم ہو گے۔ میرا مطلب ہے کہ اس جعلی کرنسی کے عوض جو اصل کرنسی ملے اسے ڈالروں میں تبدیل کرا لیا جائے گا اور یہ کروڑوں ڈالر بن جائیں

گے اور ان میں سے نصف تمہارے ہوں گے اور یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہو گا۔ تم دنیا کے چند امیر ترین آدمیوں میں سے ایک بن جاؤ گے"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تھینک یو سر۔ آپ واقعی بے حد فیاض ہیں سر"...... میجر جوگم نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل مسئلہ اسے واگ جزیرے سے دارالحکومت شفٹ کرنا ہے اس طرح کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس بارے میں بتاؤ"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کرنسی کو کسی آبدوز میں لے جا کر دارالحکومت کے ساحل پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے گوداموں میں"...... میجر جوگم نے کہا۔

"لیکن کیڈو کی آبدوز تو تباہ ہو چکی ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ عارضی طور پر نیوی کی آبدوز حاصل کر لیں۔ آپ ریڈ آرمی کے چیف ہیں آپ کو کیسے انکار کیا جا سکتا ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں اپنی آبدوز کی تباہی کی رپورٹ دے کر نیوی سے مستقل طور پر آبدوز حاصل کر لوں گا۔ دارالحکومت انکار نہیں کرے گا۔ بہرحال پہلے اس جزیرے کو اوپن کرنا ہو گا پھر وہاں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

موجود کرنسی کو چیک کرنا ہو گا کہ کتنی ہے اس کے بعد تم اس کی نگرانی کرنا۔ میں دارالحکومت جا کر آبدوز حاصل کر کے واپس آؤں گا اور پھر اس کرنسی کو شفٹ کیا جائے گا"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں ڈی کوٹنگ کے انتظامات کرتا ہوں سر۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے گا ہم اس ہیلی کاپٹر پر واگ جزیرے پر جا کر اس کو ڈی کوٹ کر کے جزیرے کو اوپن کر دیں گے"....... میجر جوگم نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تیاری کرو"....... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں ہیلی کاپٹر کی آمد کی اطلاع مل گئی تو وہ دونوں مشین روم سے نکل کر باہر جزیرے کی سطح پر آ گئے۔ میجر جوگم کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

"پائلٹ تم یہیں رکو گے میں خود ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کروں گا۔ ہم ایک ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں پھر واپس آئیں گے"۔ کرنل جوشن نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"....... پائلٹ نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور کرنل جوشن ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ میجر جوگم بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو کرنل جوشن نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ پھر کرنل جوشن نے اس کا رخ واگ کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واگ جزیرے پر درختوں

کے جھنڈ کے قریب کھلی جگہ پر اتر گیا اور کرنل جوشن اور میجر جوگم دونوں نیچے اتر آئے۔

"تم اسے ڈی کوٹ کر کے اوپن کرو میں اس دوران ان درختوں کے جھنڈ کو چیک کر لوں۔ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو ہمارے لئے خطرناک ہو"....... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہم ہاکاڈو پہنچنے والے ہیں۔ تیار رہنا میں کوشش کروں گا کہ سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر میں زیادہ گڑبڑ نہ ہو لیکن بہرحال پھر بھی وہ سپیشل سیکشن ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کو سپیشل سیکشن کے احاطے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔ دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے آئے تو وہاں موجود چار مسلح آدمی حیرت سے اچھل پڑے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تو چیف کا ہیلی کاپٹر ہے"...... ان میں سے ایک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں چیف نے ہی بھیجا ہے۔ ہم انجینئر ہیں اور کیڈو جزیرے پر ایک خصوصی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں۔ ماسٹر سکاٹا کہاں ہے۔

وہی ہے ناں یہاں کا انچارج"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا کیونکہ راستے میں انہوں نے ٹائیگر کے پاس موجود ماسک میک اپ باکس سے ماسک نکال کر اپنے اپنے چہرے بدل لئے تھے۔ وہ اب سب ایکریمین نظر آ رہے تھے حتیٰ کہ جولیا بھی ایکریمی عورت ہی دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ اچھا۔ آئیے"...... اس آدمی نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں پہلے ماسٹر سکاٹا کو بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دراصل اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے جس نے عمران جیسے فائٹر کو شکست دے دی تھی حالانکہ وہ اپنے طور پر یہ سمجھتے تھے کہ عمران کو مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن ہے لیکن یہ ناممکن ایک آدمی نے ممکن بنا دیا تھا اس لئے وہ اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر سکاٹا انہیں آتا دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہیں یہ"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں انہیں لے آنے والے سے پوچھا۔

"تمہارا نام ماسٹر سکاٹا ہے اور تم سپیشل سیکشن کے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... ماسٹر سکاٹا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کے سارے ساتھی انتہائی حیرت بھری نظروں سے ماسٹر سکاٹا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ بظاہر وہ ایک عام سا باچانی نظر آ رہا تھا۔ ان کے تصور میں شاید ماسٹر سکاٹا کی شبیہہ کچھ اور تھی کیونکہ جوانا جیسے گرانڈیل آدمی کو عمران نے شکست دے دی تھی اس لئے ان کے خیال میں ماسٹر سکاٹا جوانا سے کہیں زیادہ سپر ٹائپ ہی ہو گا لیکن ان کے سامنے ایک عام سا باچانی نوجوان موجود تھا جس کے کسی انداز سے بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ وہ ایسا لڑاکا ہو سکتا ہے کہ عمران کو شکست دے دے۔

"سر۔ یہ کیڈو سے چیف کے ہیلی کاپٹر پر آئے ہیں۔ یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کوئی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں"...... عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے آنے والے نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف کے ہیلی کاپٹر میں۔ اوہ۔ لیکن ابھی چیف نے مجھے کال کیا ہے۔ انہوں نے تو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا"...... ماسٹر سکاٹا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر سکاٹا۔ آپ بے شک کرنل جوشن سے ٹرانسمیٹر پر بات کر لیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے۔ ہمیں آپ سے ایک انتہائی ضروری کام ہے اور یہ کام آپ کی مکمل تسلی کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو۔ پہلے بتاؤ کہ کیا کام ہے۔ پھر میں

مزید کوئی فیصلہ کروں گا"...... ماسٹر سکاٹا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس باچانی کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا جو انہیں لے آیا تھا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ماسٹر سکاٹا بھی اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ وہی ماسٹر سکاٹا ہیں جسے پوری دنیا میں مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے"...... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو ماسٹر سکاٹا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کیسے جانتے ہیں۔ آپ تو انجینئر ہیں"...... ماسٹر سکاٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارشل آرٹ میرا شوق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"ہمیں ڈی کوٹنگ کا سامان چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈی کوٹنگ۔ کیا مطلب۔ کس کی ڈی کوٹنگ"...... ماسٹر سکاٹا نے حیران ہو کر کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"آپ انجینئر ہیں"....... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ کیوں"....... ماسٹر سکاٹا نے حیران ہو کر کہا۔
"تو پھر آپ کو کیسے ڈی کوٹنگ کا علم ہو جائے گا۔ یہاں اس سیکشن کی مشینری کا انچارج کون ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیپٹن راسٹو"....... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔
"اسے بلائیں۔ وہ میری بات سمجھ جائے گا"....... عمران نے کہا تو ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کے چند نمبر پریس کر دیئے۔
"ماسٹر سکاٹا بول رہا ہوں۔ آپریٹنگ روم میں آؤ فوراً"....... ماسٹر سکاٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر باچانی اندر داخل ہوا اور حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔
"یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کسی مشینری کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی چیز چاہئے اس لئے چیف نے انہیں اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں بھجوایا ہے۔ تم پوچھو کہ انہیں کیا چیز چاہئے"....... ماسٹر سکاٹا نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر۔ فرمائیے"....... آنے والے نے کہا اور عمران نے اسے ڈی کوٹنگ کرنے والے خصوصی سامان کی تفصیل بتا دی۔
"یس سر۔ یہ کٹ تو ہمارے پاس موجود ہے"....... آنے والے نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا شاید مارکیٹ سے منگوانا پڑے گی۔ بہرحال وہ کٹ لا دیں تاکہ ہم جلد از جلد واپس جا سکیں کیونکہ جتنی دیر ہو گی اتنا ہی زیادہ وہاں نقصان ہو گا"....... عمران نے کہا۔
"میں ابھی لا دیتا ہوں جناب"....... آنے والے نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
"ماسٹر سکاٹا۔ آپ نے مارشل آرٹ کا فن کس سے سیکھا ہے"....... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مارشل جنگ شو سے"....... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"اوہ۔ پھر تو آپ کو ریلیکس سپر کراس سیریز میں خصوصی مہارت حاصل ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ مگر آپ کیسے جانتے ہیں۔ یہ تو میرے استاد اور صرف مجھے ہی معلوم ہے"....... اس بار ماسٹر سکاٹا کے چہرے پر بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔
"تفصیل سے بعد میں بات ہو گی فی الحال ہمیں جلدی ہے کیونکہ اگر اس مشینری کو نقصان پہنچ گیا تو باچان حکومت کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن راسٹو اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک میکنکل کٹ بیگ موجود تھا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"یہ لیجئے جناب۔ یہ مکمل کٹ ہے"....... کیپٹن راسٹو نے کہا تو عمران نے اس سے کٹ بیگ لیا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

"ویری گڈ۔ میں کرنل جوشن سے آپ کی کارکردگی کی تعریف کروں گا"....... عمران نے کٹ بیگ کو بند کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"....... کیپٹن راسٹو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور آپ کا بھی جناب۔ آپ واقعی انتہائی فرض شناس آفیسر ہیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا اور ماسٹر سکاٹا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تھینک یو سر۔ یہ تو میرا فرض تھا سر"....... ماسٹر سکاٹا نے اس بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس مڑا۔

"آئیے سر میں آپ کو ہیلی کاپٹر تک چھوڑ آؤں"....... ماسٹر سکاٹا عمران کی بات سن کر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہو گیا تھا۔

"ماسٹر سکاٹا آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گی فی الحال گڈ بائی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"عمران صاحب اس کا فیول چیک کر لیجئے"....... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"فکر مت کرو ابھی یہ کیڈو کے دس پھیرے لگا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو تم اس آدمی سے شکست کھا گئے تھے۔ اس جھینگر سے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم جسے جھینگر کہہ رہے ہو تنویر یہ شخص واقعی مارشل آرٹ کا جادوگر ہے۔ ویسے اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے مجھ پر کون سا داؤ استعمال کیا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا"....... تنویر نے چونک کر پوچھا کیونکہ اسے خود مارشل آرٹ سے بے حد دلچسپی تھی۔

"اس کے استاد مارشل جنگ شو کے مخصوص داؤ کی سیریز رلیکس سپر کراس کا ایک داؤ"....... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کون سی سیریز ہے عمران صاحب۔ ہم تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سیریز کا موجد بھی جنگ شو تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ اس سیریز کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات نہ کسی کتاب میں چھپی تھیں اور نہ پہلے کسی ایسے آدمی کے بارے میں معلوم ہوا تھا جو اس سیریز کے ایک سو داؤ کی پیچیدگیوں اور نزاکتوں کو جانتا ہو۔ اب پہلی بار پتہ چلا ہے کہ جنگ شو نے اسے اس ماسٹر سکاٹا کو دیا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہی اسے مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیکن یہ سیریز ہے کیا"....... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سیریز کے تمام داؤ کی بنیاد انسانی جسم میں رگوں کا علم اور ان کا بروقت اور درست استعمال ہے۔ دماغ سے اعصاب کو جانے والی تمام رگیں انسانی گلے سے گزرتی ہیں۔ یہ انتہائی باریک رگیں ہوتی ہیں جن کا مرکز انسان کے سر کے پیچھے حرام مغز ہوتا ہے۔ دماغ سے تحریکات حرام مغز میں پہنچتی ہیں اور پھر حرام مغز سے یہ تحریکات پورے جسم کے اعصاب کو حرکت میں لاتی ہیں یا حرکت سے روکتی ہیں۔ ویسے تو شاید تمام ڈاکٹر اور حکیم ان رگوں کے بارے میں تفصیلات جانتے ہوں گے لیکن جنگ شو کا کمال تھا کہ اس نے ان نازک اور باریک رگوں کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا فن حاصل کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ شو نے یہ علم تابات کے کسی بوڑھے یوگی سے حاصل کیا تھا۔ بہرحال جنگ شو نے اس میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ وہ صرف انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے مقابل کو مکمل طور پر بے دست و پا کر دیتا تھا بلکہ انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے مقابل کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے کچھ نہ کرنا پڑتا تھا۔ وہ مقابل کی گردن پر ہاتھ رکھتا اور دوسرے لمحے مقابل ختم ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسے داؤ جنگ شو نے ایجاد کئے تھے جن سے کم ہی لوگ واقف تھے اور ان تمام داؤ کو سیریز کہا جاتا ہے"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ پر کیا یہی داؤ استعمال کیا گیا تھا"....... صفدر نے پوچھا۔

"میں دروازے کے ساتھ کھڑا تھا کہ دروازہ کھلا اور ماسٹر سکاٹا اندر داخل ہوا۔ میں نے اسے پکڑ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا لیکن دوسرے لمحے میرے پیر زمین سے اٹھتے چلے گئے اور میں قلابازی کھا کر ماسٹر سکاٹا کے سامنے زمین پر ایک دھماکے سے پشت کے بل جا گرا۔ یہ بظاہر ایک مخصوص داؤ تھا جسے کراسبی کہتے ہیں۔ اس میں کہنیوں کی مدد سے آدمی کو اٹھانے کے لئے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا جاتا ہے اور پھر اپنے جسم کو اسی انداز میں جھکایا جاتا ہے کہ عقب میں موجود آدمی الٹی قلابازی کھا کر سامنے آگرتا ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے میں مدمقابل سامنے پڑا ہوتا ہے۔ کراسبی انتہائی مشکل داؤ ہے اگر ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو کراسبی داؤ کا استعمال کرنے والا اپنا کاندھا اتروا بیٹھتا ہے کیونکہ اس میں فوری طور پر بے پناہ طاقت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ بہت کم لوگ اس داؤ کو صحیح انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بھی یہی سمجھا تھا کہ ماسٹر سکاٹا نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسبی استعمال کی ہے لیکن جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ کراسبی تو بچوں کا داؤ ہے۔ اس نے مجھ پر وارم اپ لیفٹ لگایا تھا اور یہ داؤ مارشل جنگ شو کی سیریز کا مخصوص داؤ تھا۔ بہرحال مجھے یقین نہ آیا تو میں نے تیزی سے اس پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے میری گردن پکڑ لی اور میرا سر دیوار میں مارا تاکہ میں ہلاک ہو جاؤں۔ میں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کی کوشش کی لیکن میرے بازو پوری طرح حرکت میں نہ آسکے کیونکہ اس نے میری گردن کی کوئی رگ دبا دی تھی جس کے نتیجے میں میرا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا اور میں نیچے گر گیا۔ ماسٹر سکاٹا مطمئن ہو کر واپس چلا گیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ ویسے میری ہلاکت میں واقعی کوئی کسر نہ رہتی کہ اگر صفدر اور ٹائیگر فوراً نہ آجاتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور میں بچ گیا ورنہ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اگر میری زندگی بچ بھی جاتی تو میں ذہنی طور پر ختم ہو جاتا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ان دونوں داؤ کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بے پناہ طاقت چاہئے۔ آپ جیسے آدمی کے پیر اکھاڑ کر آپ کو فرش پر پھینکنا اور پھر گردن پکڑ کر اس قدر قوت سے آپ کو دیوار پر مارنے کے لئے انتہائی قوت کی ضرورت ہے جبکہ مجھے اس ماسٹر سکاٹا کے جسم میں اس قدر قوت نظر نہیں آئی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر سکاٹا کے جسم میں واقعی بے پناہ قوت ہے۔ تم شاید اس وقت تک اس کا درست طور پر اندازہ نہ کر سکو جب تک کہ وہ اسے تم پر استعمال نہ کر لے۔ یہ عام جسمانی قوت نہیں ہوتی اس کو طویل عرصے تک انتہائی سخت اور مشکل خصوصی ورزشوں سے پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ ورزشیں اس قدر سخت اور دشوار ہوتی ہیں کہ بہت کم لوگ اس کے چوتھائی حصے کو مکمل کر سکتے ہیں ورنہ اگر یہ مشقیں

مکمل ہو جائیں تو انسان صرف مکہ مار کر ایک چھوٹی پہاڑی کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔ میں نے بھی یہ مشقیں کی ہوئی ہیں لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کے چوتھائی حصے سے بھی کم مکمل کر سکا ہوں جبکہ یہ ماسٹر سکاٹا میرے خیال کے مطابق اس کو مکمل تو نہیں البتہ چوتھائی یا تیسرے حصے تک مکمل کر چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس کے جسم کی ظاہری ساخت تو نہیں بتاتی کہ اس کے اندر اس قدر قوت ہو سکتی ہے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے مختلف پہلوانوں یا ریسلرز کو دیکھا ہو گا کہ بظاہر ان کے جسم کمزور نظر آتے ہیں لیکن جب وہ رنگ یا اکھاڑے میں آتے ہیں تو بے پناہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بعض پہلوان یا ریسلرز کی جسمانی ساخت ہی ان کی طاقت کا اظہار کر دیتی ہے۔ ہماری پاکیشیا کی مقامی اصطلاح میں ایسے لوگ جو بظاہر عام جسمانی ساخت کے نظر آئیں لیکن دراصل ان کے اندر بے پناہ قوت ہو اسے جسم چور کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ بے پناہ مشقیں کرتے ہیں لیکن ان کے جسم کی ساخت میں وہ تبدیلی نظر نہیں آتی جو عام حالات میں ان مشقوں کو کرنے والے کے جسم میں نظر آتی ہیں اس اصطلاح کے مطابق ماسٹر سکاٹا بھی جسم چور ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے خواہ مخواہ اس کو ہوا بنا دیا ہے۔ تم مجھے بتاتے میں اسے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

بتاتا کہ مارشل آرٹ کسے کہتے ہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کی جو حالت ہم نے دیکھی ہے وہ واقعی تشویش ناک تھی اس لئے عمران صاحب اس کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ واقعی درست ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" ان معاملات پر بعد میں بات ہو گی۔ واگ جزیرہ اب قریب آنے والا ہے اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں چند باتیں بتا دوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا باتیں"...... جولیا نے کہا۔

" ماسٹر سکاٹا لازماً کرنل جوشن کو ہماری آمد اس کے ہیلی کاپڑ اور کٹ لے جانے کے بارے میں تفصیلات ٹرانسمیٹر پر بتا دے گا اس طرح کرنل جوشن اور میجر جوگم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور کٹ کے بارے میں سنتے ہی میجر جوگم فوراً سمجھ جائے گا کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں جزیرے تک پہنچنے ہی نہ دیں۔ گو میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس اینگل پر جاؤں کہ کیڈو جزیرے سے ہمیں صحیح طور پر ٹارگٹ نہ بنایا جا سکے لیکن کیڈو میں انتہائی جدید ترین میزائل موجود ہیں۔ کوبرا میزائل جیسے اس لئے آپ سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ خطرہ کیڈو کی طرف سے میزائل کا ہی ہو سکتا ہے ناں"۔ جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے وہ اب واگ پر تو موجود نہیں ہوں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹائیگر تم نے اس کٹ کو صحیح حالت میں جزیرے پر پہنچانا ہے۔ یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اگر میزائل فائر ہوا اور باوجود پوری کوشش کے اگر ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جائے تو تم سب نے نیچے سمندر میں چھلانگیں لگانی ہیں اور پھر تیرتے ہوئے جزیرے تک پہنچنا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں چھلانگیں لگانے کے بارے میں بتا سکوں لیکن ہو سکتا ہے کہ مجھے اس کی مہلت ہی نہ مل سکے اس لئے تم سب نے اپنے اپنے طور پر حالات کو مدنظر رکھنا ہو گا اس لئے کھڑکیاں کھول لو اور کھڑکیوں کی سائیڈوں پر اپنے آپ کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لو کہ پلک جھپکنے میں سمندر میں چھلانگیں لگا سکو"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے کہ اگر تمہیں مہلت نہ مل سکے۔ کیا تم چھلانگ نہ لگاؤ گے"...... جولیا نے یکلخت انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" میزائل جس سمت سے آنا ہے اس طرح تم موجود ہو اس لئے مجھے تو میزائل کا اس وقت پتہ لگنا ہے جب میزائل ہیلی کاپٹر کے اندر پہنچ کر تمہاری اور میری سیٹ کے درمیان اطمینان سے پھٹ جائے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ واگ جزیرہ تو اب کافی قریب آ گیا ہے اور ابھی تک کوئی میزائل فضا میں نظر نہیں آیا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم بخیر و عافیت واگ پر پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ بہرحال ہمیں ہر لمحے محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور تم نے ڈبلیو ڈبلیو کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ اس کے بغیر واگ جزیرے کو تباہ نہیں کیا جا سکے گا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے کچھ فاصلے پر نظر آنے والے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بے حد محتاط اور چوکنا تھے۔ ان کی نظریں اسی سائیڈ پر لگی ہوئی تھیں جس طرف کیڈو تھا کیونکہ بہرحال میزائل کیڈو سے ہی فائر ہونا تھا کہ اچانک سامنے واگ جزیرے کے درختوں سے ایک شعلہ سا چمکا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔ عمران کے کانوں میں آخری آواز ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی چیخوں کی ابھری تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بلینک ہو گیا تھا لیکن اتنی بات بہرحال اس کے ذہن میں آ گئی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں اور انہیں بچ نکلنے کی بھی مہلت نہیں مل سکی۔

کرنل جوشن درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر بڑے غور سے ایک ایک درخت کو نظروں ہی نظروں سے چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان درختوں پر کوئی ایسی چیز نہ چھپا دی ہو جو کسی بھی لمحے ان کے لئے پریشانی یا نقصان کا باعث ہو کیونکہ وہ ذہنی طور پر عمران کی ذہانت سے کافی مرعوب ہو گیا تھا۔ ویسے بھی ڈی کوٹنگ اور جزیرے کو اوپن کرنے کا کام میجر جوگم کا تھا۔ اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ درختوں کو چیک کرتے ہوئے وہ جھنڈ کی آخری رو پر پہنچا تو اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ ایسی کوئی چیز جھنڈ میں موجود نہیں ہے اس لئے اب وہ اطمینان سے ٹہلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں۔ اسے دور فضا میں ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تک اسے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور بے تحاشہ دوڑتا ہوا جھنڈ میں سے گزر کر اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور اس کے عقب میں موجود سیاہ رنگ کے تھیلے پر اس طرح جھپٹا جیسے انتہائی بھوکی بلی گوشت پر جھپٹتی ہے۔ یہ تھیلا ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ریڈ آرمی کے ہر ہیلی کاپٹر میں موجود رہتا تھا۔ اس نے تھیلا اٹھایا اور پھر اس نے سائیڈ کھڑکی سے تھیلے سمیت نیچے چھلانگ لگا دی۔

"کیا ہوا سر"...... دور موجود میجر جوگم نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم کام کرو"...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ جھنڈ میں داخل ہو کر اس کے آخر میں پہنچ کر رک گیا۔ ہیلی کاپٹر اب پہلے سے کافی نمایاں ہو چکا تھا۔ اس کا رخ واگ کی طرف ہی تھا۔ کرنل جوشن نے تھیلے کی زپ کھولی اور اسے زمین پر پلٹ دیا۔ تھیلے میں سے دیگر سامان کے علاوہ ایک خصوصی ساخت کی میزائل گن کے تین چار پارٹس اور میگزین نکل کر باہر گرے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے یہ پارٹس جھپٹے اور پھر جس طرح مشین کام کرتی ہے اس طرح اس نے ان پارٹس کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ گن مکمل ہوتے ہی اس نے اس کا میگزین اس میں ڈالا اور پھر اسے سیٹ کر کے اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر اب کافی

واضح ہو گیا تھا اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ اسی کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اور میجر جوگم واگ جزیرے پر موجود ہیں اس لئے وہ یہاں آ رہے ہیں۔ میزائل گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر ایک اونچے درخت پر چڑھنے لگا۔ وہ بھی ایک فوجی تھا اس لئے بغیر کسی رکاوٹ کے وہ درخت پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے دو شاخوں کے درمیان اپنے آپ کو اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر گن کو کاندھے سے اتار کر ہاتھوں میں لے لیا۔ چونکہ اس مخصوص گن کا زاویہ اس وقت درست بنتا تھا جب اسے بلندی سے فائر کیا جائے اس لئے اسے مجبوراً درخت پر چڑھنا پڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر بھی خاصی بلندی پر پرواز کرتا ہوا واگ جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے گن کو کاندھے سے لگایا اور پھر نشانہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ نشانہ لینے کے بعد وہ اس وقت تک بے حس و حرکت بیٹھا رہا جب تک اس کے اندازے کے مطابق ہیلی کاپٹر اس مخصوص میزائل کی رینج میں نہ آ گیا۔ ہیلی کاپٹر سیدھا اڑا چلا آ رہا تھا اور اب اس پر چیف اور ریڈ آرمی کے الفاظ واضح طور پر نظر آنے لگ گئے تھے۔ کرنل جوشن نے سانس روکا اور پھر گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے گن کی نال کے دہانے پر ایک شعلہ سا چمکا اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ پلک جھپکنے میں فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا میں ہی بکھر گئے اور ان پرزوں کے ساتھ ہی

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

انسانی لاشیں بھی اڑتی ہوئی سمندر میں گر گئیں۔

" وہ مارا۔ وہ مارا"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن نیچے پھینکی اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔

" سر۔ سر۔ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسا دھماکہ تھا"...... اسی لمحے دور سے اسے میجر جوگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف دوڑا چلا آ رہا ہے۔

" مار دیا۔ ہلاک کر دیا۔ ہم جیت گئے۔ ہم جیت گئے"...... کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور پھر اس نے بجائے درخت سے پوری طرح اترنے کے جوش کی شدت سے وہیں سے ہی نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہ کم بلندی سے چھلانگ لگا رہا ہے لیکن بلندی اس کے اندازے سے زیادہ تھی اس لئے وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے قدم زمین پر نہ جم سکے اور وہ اچھل کر سر کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی۔ پھر جس طرح بہت دور سے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اس طرح ایک آواز کرنل جوشن کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوتی چلی گئی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

" کرنل صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا ورنہ میں تو

مایوس ہو گیا تھا"...... اس کے کانوں میں میجر جوگم کی آواز پڑی تو کرنل جوشن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

" لیٹے رہیں۔ آپ کے سر کا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا"...... میجر جوگم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ تو واگ جزیرہ نہیں ہے"۔ کرنل جوشن نے میجر جوگم کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے کے باوجود تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں شدید درد سا ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر تاریک دھبے سے پھیلنے لگے لیکن چند لمحوں بعد اس کا ذہن پھر روشن ہو گیا۔

" آپ کیڈو کے ایمرجنسی ہسپتال میں ہیں جناب"...... میجر جوگم کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل جوشن نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک ڈاکٹر اندر داخل ہو رہا تھا۔

" آپ کو ہوش آگیا۔ تھینک گاڈ"...... ڈاکٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اب میں ٹھیک ہوں۔ تم جا سکتے ہو۔ میں نے میجر جوگم سے اہم بات کرنی ہے"...... کرنل جوشن نے ڈاکٹر سے کہا۔

" یس سر"...... ڈاکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

" میں یہاں کیسے پہنچ گیا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

" سر آپ درختوں کے جھنڈ کی طرف گئے جبکہ میں نے مار کو تھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی میں نے اسے ڈی کوٹ کیا اچانک دور درختوں کے جھنڈ کی طرف موزوگا میزائل چلنے کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ میں یہ دھماکہ سن کر پریشان ہو گیا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے آپ کی چیخ سنی تو میں اور تیزی سے دوڑا اور پھر میں نے آپ کو جھنڈ میں زمین پر پڑے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سر میں گہرا زخم تھا اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ساتھ ہی موزوگا میزائل گن بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں آپ کی طرف لپکا اور پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی حالت بے حد خراب ہے تو میں گھبرا گیا۔ وہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے میں آپ کا خون روکتا۔ آپ کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے میں نے آپ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ مجھے آپ کی زندگی بچانے کے علاوہ باقی سب کچھ بھول گیا تھا۔ پھر میں نے آپ کو ہیلی کاپٹر میں لٹایا اور ہیلی کاپٹر اڑا کر یہاں کیڈو لے آیا۔ یہاں آپ کو فوری طور پر ایمرجنسی ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہاں ڈاکٹر نے سر توڑ کوشش کی لیکن آپ کا خون ہی نہ رک رہا تھا اور آپ کی حالت بے حد نازک ہو گئی تھی لیکن ڈاکٹر کوگن بے حد قابل ڈاکٹر ہیں۔ آخر کار چار گھنٹوں کی اس کی سر توڑ کوشش کے بعد آپ کی حالت سنبھل گئی اور آپ کے سر کے زخم سے نکلنے والا خون رک گیا۔ پھر آپ کو

ہوش میں لانے کی کوششیں کی گئیں اور اب آپ کو دو گھنٹے بعد ہوش آیا ہے"....... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میجر جوگم تم نے واقعی میری زندگی بچائی ہے کیونکہ مجھے واقعی ایسی بیماری ہے کہ میرے جسم پر زخم آ جائے تو پھر خون آسانی سے نہیں رکتا۔ بہرحال مجھے فوراً وہاں سے یہاں لے آئے اور میں بچ گیا ورنہ شاید میں نہ بچ سکتا۔ اب میں ذاتی طور پر تمہارا ممنون ہو گیا ہوں"....... کرنل جوشن نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔

" پ میرے چیف ہیں سر۔ آپ کی زندگی بچانا تو میرا فرض ہے۔ مجھے تو خوشی ہے کہ میں آپ کے کام آسکا لیکن یہ ہوا کیا تھا۔ آپ نے موزوگا گن فائر کی تھی۔ آپ شاید چیخ بھی رہے تھے"....... میجر جوگم نے کہا۔

" تو تمہیں کسی بات کی خبر نہیں ہوئی"....... کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سر آپ کی حالت دیکھ کر تو مجھے اور کسی بات کا ہوش ہی نہ رہا تھا"....... میجر جوگم نے جواب دیا۔

" میں درختوں کے جھنڈ کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا تو میں نے دور سے ایک ہیلی کاپٹر کو واگ کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کافی فاصلے پر تھا لیکن اچانک مجھے اس ہیلی کاپٹر کی ایک خاص نشانی نظر آ گئی۔ یہ میرا سرکاری ہیلی کاپٹر تھا"....... کرنل جوشن نے کہنا شروع کیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"لیکن سر۔ وہ تو کوبرا میزائل سے ہٹ ہو چکا تھا"....... میجر جوگم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم یہی سمجھتے رہے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ عمران انسان نہیں شیطان ہے وہ نہ صرف بچ نکلے تھے بلکہ وہ شاید اس نیوی والے جزیرے میں چھپے رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا ہیلی کاپٹر واگ جزیرے پر اترتے دیکھا تو وہ ہیلی کاپٹر پر واگ کی طرف آنے لگے۔ اگر میں اتفاقاً ادھر نہ چلا جاتا تو وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جاتے اور ہم مکمل طور پر بے بس ہو جاتے۔ بہرحال مجھے یاد آگیا کہ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹروں میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جو بیگ رکھا جاتا ہے اس میں موزوگا میزائل گن بھی ہوتی ہے جسے پارٹس کی صورت میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں دوڑ کر واپس آیا۔ ہیلی کاپٹر سے میں نے تھیلا اٹھایا اور واپس جھنڈ میں چلا گیا۔ اب ہیلی کاپٹر واضح نظر آنے لگ گیا تھا اور وہ واقعی میرا سرکاری ہیلی کاپٹر تھا۔ میں نے گن جوڑی اور اس میں میگزین ڈالا اور پھر درخت پر چڑھ کر میں نے ہیلی کاپٹر کا نشانہ لیا۔ موزوگا میزائل اگر درست نشانے پر پڑ جائے تو پھر گن شپ ہیلی کاپٹر کے بھی پلک جھپکنے میں ٹکڑے اڑا دیتا ہے۔ ہیلی کاپٹر سیدھا واگ کی طرف آرہا تھا اور مجھے جب اندازہ ہو گیا کہ وہ موزوگا میزائل گن کی رینج میں آگیا ہے تو میں نے ٹریگر دبا دیا اور میرا نشانہ درست ثابت ہوا۔ میزائل پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر کے آگے کی طرف کے نچلے حصے میں جہاں جوڑ ہوتا ہے لگا اور ہیلی

کاپٹر کے فضا میں ہی پرزے اڑ گئے اور میں نے اپنی آنکھوں سے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑوں کے ساتھ انسانی لاشیں بھی سمندر میں گرتی ہوئی دیکھی تھیں۔ اب میں نے یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا تھا اس لئے میں مسرت کی شدت سے چیختا ہوا نیچے اترنے لگا۔ ادھر تمہاری آواز بھی میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی طرف سے تو کم بلندی سمجھتے ہوئے نیچے چھلانگ لگا دی لیکن مجھے اندازہ لگانے میں غلطی ہوئی تھی۔ بلندی میرے اندازے سے زیادہ نکلی اس لئے نیچے گر کر میں سنبھل نہ سکا اور پلٹ کر گرا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"....... کرنل جوشن نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ڈبل مبارک ہو سر۔ آپ نے آخرکار اس شیطان گروہ کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ویسے بھی آپ چیف ہیں آپ ہی انہیں ختم کر سکتے تھے"....... میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اب ہم بھی سیف ہیں اور اب واگ میں موجود کروڑوں اربوں کی کرنسی بھی سیف ہو گئی ہے۔ اب تمام خطرے ختم ہو گئے ہیں"۔ کرنل جوشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے اچانک ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے سے پھیلتے محسوس ہونے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ میری آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے کیوں پھیل رہے ہیں"....... کرنل جوشن نے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

" اوہ۔ آپ آرام کریں سر۔ آپ نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ آپ آرام کریں۔ میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن بیڈ پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر آگیا لیکن اب کرنل جوشن کا ذہن دوبارہ سنبھل گیا تھا۔

" اب میں ٹھیک ہوں"...... کرنل جوشن نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" سر۔ آپ کے سر پر کافی گہرا زخم آیا تھا شاید کسی پتھر کا نوکیلا حصہ سر میں گھس گیا تھا اس لئے آپ کو آرام کی شدید ضرورت ہے"۔ ڈاکٹر نے کہا اور کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو اسے اپنے جسم میں شدید ترین درد کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ یہ لہریں اس قدر تیز تھیں کہ عمران کے منہ سے کراہ نکل گئی۔

" آپ کو ہوش آگیا عمران صاحب۔ اس کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی تو عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

" لیٹے رہیں آپ شدید زخمی ہیں۔ آپ کے سینے پر زخم آیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر"...... عمران نے بے چین ہو کر کہا۔

" ہیلی کاپٹر اچانک تباہ ہو گیا اور کھڑکیوں کے پاس ہونے کی وجہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سے ہم سمندر میں جا گرے۔ آپ کے سینے میں ہیلی کاپٹر کا کوئی پرزہ لگا اس لئے آپ کے سینے پر زخم آگیا لیکن ہم ٹھیک تھے اور آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو سنبھالا اور یہاں لے آئے۔ پانی میں گرنے کی وجہ سے آپ کا خون تو بند ہو گیا لیکن آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن تمہارا یہ لہجہ کیوں افسردہ ہے۔ کیا مطلب۔ باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

"وہ تنویر کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وجہ سے یہاں ہوں"...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا۔ کیا ہوا تنویر کو۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا ہے۔ اس کی لاش کو تلاش کیا جا رہا ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے پہلے میرا کوئی ساتھی نہیں مر سکتا۔ نہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں، نہیں"۔ عمران نے یکلخت کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر واپس نیچے گرنے لگا تو صفدر نے اسے سنبھال لیا۔

"عمران صاحب۔ ایسا ہو چکا ہے۔ بہرحال اللہ کے کاموں میں کس کا دخل ہے"...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں صفدر۔ ایسا مت کہو۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ تنویر زندہ ہے۔ وہ مر نہیں سکتا۔ کہاں ہے وہ۔ کہاں گرا تھا وہ۔ مجھے وہاں لے چلو میں خود اسے تلاش کروں گا"...... عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم نے کم کوشش کی ہو گی۔ آپ کو تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔ اس دوران ہم نے سمندر کو دور دور تک چھان مارا ہے لیکن تنویر کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اب بھی میرے علاوہ باقی ساتھی حتیٰ کہ جولیا بھی اسے تلاش کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے بتاؤ پانی کی لہریں کس طرف بہہ رہی ہیں۔ مجھے بتاؤ"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ادھر جدھر سے ہمارا ہیلی کاپٹر آ رہا تھا۔ ادھر بہہ رہی ہیں۔ میں نے ان لہروں کو دیکھ کر بہت دور تک اسے تلاش کیا ہے لیکن وہ نہیں ملا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لہریں کیڈو کی طرف سے آ رہی ہیں شاید"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آ تو ادھر ہی سے رہی ہیں لیکن جا مغرب کی طرف رہی ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم اس جزیرے کے اس طرف اسے تلاش کرو جدھر کیڈو ہے۔ جاؤ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"ادھر۔ ادھر وہ کیسے جا سکتا ہے۔ نہیں عمران صاحب ادھر تو نہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

وہ جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یو نانسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ ورنہ میں خود جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"آپ لیٹے رہیں میں جاتا ہوں ادھر چیک کرتا ہوں"...... صفدر نے عمران کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"جاؤ۔ جلدی جاؤ وقت ضائع نہ کرو"...... عمران نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

"صفدر۔ صفدر۔ تنویر مل گیا ہے۔ وہ زندہ ہے"...... اچانک دور سے جولیا کی مسرت سے پر چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو صفدر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی جدھر کیڈو جزیرہ تھا۔

"اوہ۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"...... صفدر نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔

"یا اللہ۔ تو رحیم و کریم ہے تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ یا اللہ تو بڑا مہربان ہے"...... عمران نے یکلخت سر کو زمین پر رکھتے ہوئے انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل یہی ورد کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اٹھا تو اسی لمحے اس کے ساتھی دور سے دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ تنویر کو کیپٹن شکیل نے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا جبکہ

صفدر، جولیا اور ٹائیگر تیزی سے اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی"...... عمران نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ تنویر زندہ ہے۔ یا اللہ تو کتنا رحیم ہے"...... جولیا نے قریب آکر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسے اپنی تکلیف وغیرہ سب بھول گئی تھی۔

"آپ کو ہوش آگیا باس۔ شکر ہے"...... ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا شکر ہے۔ وہ واقعی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ مردے کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہی سب کچھ ہے۔ وہی سب کچھ ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے کیپٹن شکیل نے تنویر کو نیچے لٹا دیا۔ تنویر بے ہوش تھا۔ اس کے سر پر کئی جگہ پر زخم تھے لیکن ان سے خون نہ بہہ رہا تھا۔

"اس کے منہ میں پانی ڈالو"...... عمران نے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا سرہلاتی ہوئی چشمے کی طرف دوڑ پڑی۔

"اسے اٹھا کر چشمے کے قریب لے جاؤ۔ جلدی کرو اس کی حالت خراب ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر تنویر کو دوبارہ اٹھایا۔ صفدر بھی ساتھ شامل ہو گیا اور پھر وہ اسے اٹھائے تیزی سے چشمے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اٹھا اور اس نے بھی چلنے کی

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

کوشش کی۔ اس کا جسم ابھی تک لڑکھڑا رہا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

" نہیں۔ مجھے چھوڑ دو میں خود جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ خود ہی چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے کے بعد اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لیا اور اب وہ درست طور پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ پھر جب وہ چشمے پر پہنچے تو تنویر کو اس وقت ہوش آ رہا تھا۔

" یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... عمران نے تنویر کے قریب جا کر کہا اور پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہاری حالت بھی خراب تھی۔ اب کیسا محسوس کر رہے ہو"...... جولیا نے یکلخت عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اللہ کا شکر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" عمران صاحب۔ تنویر کو ٹائیگر نے اسی طرف سے دریافت کیا ہے جدھر کیڈو ہے۔ آپ بھی مجھے ادھر ہی بھیج رہے تھے حالانکہ ہم سب کا خیال تھا کہ ادھر تنویر کسی صورت بھی نہیں جا سکتا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تنویر کی فطرت کو سمجھتا ہوں اور مجھ سے زیادہ اور کون

سمجھے گا۔ آخر یہ میرا رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری رقیب روسفید بلکہ اب تو رقیب روزرد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسی فطرت"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تنویر نے لازماً جزیرے کی طرف تیرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا ہو گا اس لئے لامحالہ یہ سائیڈ پر ہو گیا ہو گا اور اس صورت میں بہرحال وہ کیڈو والی سائیڈ پر ہی پہنچ سکتا تھا۔ کہاں سے ملا تھا یہ"...... عمران نے بات کرتے کرتے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" یہ ساحل کے نیچے ایک کھاڑی میں اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ مجھے اچانک خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جدوجہد کرتے ہوئے ادھر نہ چلے گئے ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے تنویر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں"...... تنویر نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" فی الحال تو واگ جزیرے پر ہو۔ ویسے اگر تمہاری دستیابی میں چند لمحے مزید تاخیر ہو جاتی تو تمہاری بجائے ہم سب جنت میں پہنچ جاتے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تنویر بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" تم ٹھیک ہو عمران۔ تم ٹھیک ہو۔ میں نے تمہاری حالت خراب دیکھی تھی۔ میں نے تمہیں پکڑ کر ساتھ لے جانے کی کوشش

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کی تھی لیکن پھر نجانے تم کہاں چلے گئے"...... تنویر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس حالت میں بھی اپنے متعلق بے چینی دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ادھر سائیڈ پر کیسے چلے گئے تھے۔ ہم تمہیں دوسری طرف تلاش کرتے رہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا ذہن میرے قابو میں نہ آ رہا تھا۔ اس جزیرے پر پہنچنے کی کوشش کرتا رہا پھر شاید میں جزیرے تک پہنچ بھی گیا لیکن اس کے بعد مجھے کچھ خبر نہ رہی"...... تنویر نے کہا۔

"تم لاشعوری طور پر جدوجہد کرتے رہے ہو۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف تمہاری ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی دعاؤں کی لاج رکھی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بہت پہلے اللہ تعالیٰ سے انتہائی خلوص دل سے دعا مانگی تھی کہ میرا کوئی ساتھی میری موجودگی میں مجھ سے نہ بچھڑے اور پھر اس دعا کے بعد مجھے جو قلبی سکون ملا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے اور اب جبکہ مجھے ہوش آیا اور صفدر نے مجھے بتایا کہ تنویر ہم سے بچھڑ گیا ہے تو مجھے اس لئے یقین نہ آ رہا تھا کہ ابھی میں تو زندہ ہوں پھر تنویر کیسے بچھڑ سکتا ہے۔ پہلے میں مروں گا پھر تمہارے ساتھ جو ہو سو ہو اس لئے میں نے صفدر سے کہا کہ تنویر

نہیں مر سکتا۔ وہ زندہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تنویر زندہ ہے"...... عمران نے کہا تو سب اس کے بے پناہ خلوص و محبت بھرے جذبات کو دل کی گہرائیوں تک محسوس کرنے لگے۔

"خدا نہ کرے کہ تمہیں کچھ ہو۔ خبردار اگر آئندہ منہ سے ایسی بات نکالی"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس نے پھر بھی عمران کے لئے موت کا لفظ منہ سے نہ نکالا تھا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہمارے ہیلی کاپٹر کو موزوگا میزائل گن سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہاں درختوں کے جھنڈ کے نیچے ایک موزوگا گن موجود تھی جس میں میگزین بھی موجود تھا اور جب ہم آپ کو کھینچ کر ساحل کی طرف لے آ رہے تھے تو ہم نے ایک ہیلی کاپٹر کو بھی اڑ کر کیڈو کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ظاہر ہے یہ کیڈو جزیرے کے لوگ ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ہمیں ہٹ کر کے فوری نکل کیوں گئے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"باس۔ وہاں ایک خون آلود نوکیلا پتھر بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ خون کی کچھ مقدار بھی زمین میں جذب نظر آئی تھی۔ شاید کوئی زخمی ہوا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے وہاں ایک جھاڑی میں ایک سیاہ تھیلا اور کچھ سامان دیکھا تھا اس وقت چونکہ تنویر صاحب کا مسئلہ تھا اس لئے میں نے اسے نظرانداز کر دیا تھا۔ اب مجھے یاد آیا ہے میں وہ لے آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ تھیلا تھا۔

"اس میں کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے تھیلا کھول کر وہیں الٹا دیا اور عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس میں تو ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے اسلحہ ہے۔ شاید موزوگا گن بھی اس میں تھی اس لئے یہ وہاں موجود تھا"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"وہ۔ وہ کٹ کہاں ہے جو ہم سپیشل سیکشن سے لے آئے تھے"۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو سمندر میں ہی گر گئی۔ میں ابھی اسے کمر سے باندھنے کے لئے ایڈجسٹ کر رہی رہا تھا کہ دھماکہ ہو گیا"...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اور وہ ڈبلیو ڈبلیو بھی سمندر میں غائب ہو چکا ہے عمران

صاحب۔ دراصل یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ ہم سنبھل ہی نہ سکے تھے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ممکن ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ممکن ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ٹائیگر صفدر کے ساتھ جاؤ اور جا کر چیک کرو مار کو تھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹ تو نہیں کر دیا گیا"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جا کر معلوم کرو"...... عمران نے بے چین لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور صفدر دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے جھنڈ سے باہر چلے گئے۔ کیپٹن شکیل بھی مڑ کر ان کے پیچھے چلتا ہوا جھنڈ سے باہر چلا گیا۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے"...... جولیا نے پوچھا جبکہ تنویر ویسے ہی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

"دیکھو۔ پہلے انہیں آنے دو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا ہے شاید"...... عمران نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ وہ واقعی ڈی کوٹ ہو چکا ہے۔ وہاں باقاعدہ ڈی کوٹنگ کٹ بھی موجود ہے"...... چند لمحوں بعد صفدر نے دوڑ کر جھنڈ کے اندر آتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ۔ چلو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی تنویر بھی اٹھنے لگا۔

" جولیا۔ تنویر کو سہارا دے کر لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

" نہیں۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ تمہارا شکریہ"...... اسی لمحے عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

" صفدر تم جا کر اسے سہارا دو ورنہ اب یہ گر گیا تو مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر جولیا کا سہارا نہیں لینا چاہتا اور پھر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

" باس۔ باس۔ مبارک ہو مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو گیا ہے"...... اسی لمحے دور سے ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

" سرکٹ ختم ہو گیا۔ اتنی جلدی۔ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" باس۔ لپٹے ہوئے کوئلے کی ڈھیری ابھی تک وہاں موجود تھی۔ میں نے کوئلہ اٹھا کر اس پر ڈال دیا اور واقعی سرکٹ فوراً آف ہو

گیا"۔ ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں یہ کارنامہ خود سرانجام دینا چاہتا تھا بہرحال ٹھیک ہے۔ ان خوفناک ریز سے نجات ملی ورنہ اس سرکٹ نے واقعی اس بار ہمیں عذاب میں ڈال دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھی صفدر اور تنویر کے چہرے بھی مسرت سے کھل اٹھے۔

" اسے ڈی کوٹ کس نے کیا ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میجر جوگم اور کرنل جوشن نے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ تو یہ لوگ یہاں موجود تھے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں۔ ہم پر فائر بھی کرنل جوشن نے کیا ہو گا جبکہ وہ میجر جوگم اس وقت اسے ڈی کوٹ کرنے میں مصروف ہو گا۔ پھر شاید کرنل جوشن درخت سے گر کر شدید زخمی ہو گیا تو میجر جوگم سب کچھ بھول گیا اور اسے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر کیڈو لے گیا ہو گا۔ مجھے یہ خیال اس لئے آیا ہے کہ موزوگا گن کا صرف ایک فائر ہوا اور ہمارا خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا۔ ایسا نشانہ کسی انتہائی تربیت یافتہ آدمی کا ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہی آدمی مخصوص جوڑ کا نشانہ لے سکتا ہے جسے اس خصوصی ہیلی کاپٹر کی ساخت کا علم ہو۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس طرح میرا خیال کرنل جوشن کی طرف گیا لیکن کرنل جوشن اکیلا یہاں آکر کچھ نہیں کر سکتا تھا اور نہ بظاہر اس کے یہاں آنے کی کوئی وجہ تسمیہ نظر آتی تھی اس لئے یقیناً وہ میجر جوگم سمیت یہاں آیا ہو گا تاکہ بار کو تھم ریز کے سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر کے اسے ختم کرے اور جزیرہ اوپن کر سکے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہمارا ہیلی کاپٹر کو برا میزائل سے تباہ ہو چکا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ وہ زخمی ہو گیا اور یہ لوگ فوراً یہاں سے نکل گئے ورنہ تو وہ اطمینان سے ہم سب پر فائر کھول سکتے تھے"....... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ واقعی رحیم و کریم ہے جسے ہم اتفاقات سمجھتے ہیں وہ بھی اس کی حکمت کا حصہ ہوتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اب وہ سکرین پر ہمیں چیک کر رہے ہوں گے اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم زندہ سلامت یہاں موجود ہیں اور اب جبکہ مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تو وہ یہاں سٹار میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں۔ اب تو وہ کام کرے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ چلو ہمیں واپس اس جھنڈ میں جانا چاہئے بلکہ جھنڈ کی بجائے کوئی ایسی کھاڑی تلاش کرو جو سطح سے کافی نیچے ہو تاکہ ہم سکرین پر نظر نہ آسکیں"....... عمران نے کہا تو وہ سب واپس

پڑے۔

"لیکن عمران صاحب اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ہمیں سکرین پر چیک نہ کر سکے تو پھر وہ یہاں آئیں گے"....... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کیڈو سے مخالف سمت میں جزیرہ کی سطح سے کافی نیچے ایک بڑی سی کھاڑی تلاش کر لی اور وہ سب وہاں پہنچ گئے جبکہ عمران کے کہنے پر وہ سیاہ تھیلا بھی وہاں لے آیا گیا اور موزوگا گن بھی۔

"اب دعا کرو کہ وہ یہاں آ جائیں۔ ورنہ واقعی اس بار ہم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہاں ختم ہو جائیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کرنل جوشن بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرنل جوشن نے چونک کر دیکھا۔

" سر۔ سر وہ پاکیشیائی زندہ ہیں سر۔ وہ واگ جزیرے پر موجود ہیں سر"....... دروازے میں سے دوڑ کر آتے ہوئے میجر جوگم نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود موزوگا گن سے ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے اور میرے سامنے ان کی لاشیں سمندر میں گری تھیں۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"....... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے خود سکرین پر انہیں دیکھا ہے سر۔ آپ چلیں اور خود دیکھ لیں۔ وہ وہاں موجود ہیں سر"....... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا اور پھر لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ میجر جوگم نے اسے سہارا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے

مشین روم میں پہنچ گئے۔

" دیکھیں سر۔ یہ دیکھیں"....... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن کی آنکھیں حیرت پھیلتی چلی گئیں کیونکہ واقعی واگ جزیرے پر ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ وہ اس جگہ موجود تھے جہاں مار کو تھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تھا۔

" یہ۔ یہ تو ایکریمی ہیں۔ یہ عورت بھی ایکریمی ہے"....... کرنل جوشن نے چند لمحوں بعد کہا۔

" سر۔ میں ان کا کلوز اپ سکرین پر لاتا ہوں۔ ان میں سے دو کا ماسک میک اپ آدھے سے زیادہ ادھڑ چکا ہے۔ آپ دیکھ لیں وہ ایشیائی ہیں"....... میجر جوگم نے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر سکڑتا چلا گیا اور اب صرف وہی منظر سامنے تھا جس میں وہ سب لوگ اکٹھے کھڑے تھے۔

" ہاں۔ یہ میک اپ میں ہیں۔ ان کے لباسوں کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ سمندر سے باہر نکلے ہیں۔ ہاں۔ یہ وہی لوگ ہیں لیکن یہ بچ کیسے گئے۔ ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اور سر انہوں نے مار کو تھم ریز کا سرکٹ بھی ختم کر دیا ہے۔ اب جزیرہ اوپن ہو چکا ہے"....... میجر جوگم نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"....... کرنل جوشن نے بری طرح اچھلتے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہا۔

"سر جب میں نے سکرین اوپن کی تو میں نے انہیں وہاں کھڑے دیکھا تو مجھے شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چیکنگ کی تو مار کو تھم ریز کا سرکٹ موجود نہ تھا۔ چونکہ جب میں آپ کو وہاں سے اٹھا کر لایا تو اس وقت میں سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر چکا تھا۔ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس پر پسا ہوا کوئلہ ڈال کر سرکٹ ختم کر دیا"...... میجر جوگم نے کہا۔

"لیکن اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادہ سے زیادہ جزیرہ اوپن کر لیں گے سر لیکن یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتے کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی لانچ ہے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔ اب وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جا رہے ہیں۔ یہ کہاں جا رہے ہیں"...... کرنل جوشن نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور میجر جوگم نے سکرین کی طرف دیکھا تو واقعی عمران اور اس کے ساتھی مڑ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف جا رہے تھے۔

"معلوم نہیں سر۔ شاید وہاں درختوں کے جھنڈ میں جا رہے ہوں"...... میجر جوگم نے کہا۔

"انہیں چیک کرتے رہو"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر سکرین پر منظر ساتھ ساتھ بدلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں سے ہوتے ہوئے دوسری طرف گئے اور پھر وہ اچانک جزیرے کی سطح سے نیچے اتر کر سکرین سے غائب ہو گئے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ سمندر میں اتر گئے ہیں"...... کرنل جوشن نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں سر۔ پانی تو کافی نیچے ہے۔ یہ کسی کھاڑی میں چھپ رہے ہیں"...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں ان کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ ان کا خیال ہو گا کہ انہیں چیک نہیں کیا جا رہا ہو گا اس لئے یہ کھاڑی میں چھپے رہیں گے اور ہم جزیرے کو خالی سمجھ کر جب دوبارہ وہاں جائیں گے تو یہ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں سر۔ آپ نے درست تجزیہ کیا ہے"...... میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میجر جوگم اگر مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے تو پھر تو اب سٹار میزائل وہاں کام کر سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ سٹار میزائل فائر کرو ان پر"...... کرنل جوشن نے اچانک اچھلتے ہوئے کہا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"یس سر۔ واقعی سر۔ لیکن اب تو یہ لوگ دوسری طرف ہیں۔ سطح پر میزائل فائرنگ سے تو یہ ہلاک نہ ہوں گے"...... میجر جوگم

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

نے کہا۔

" تم میزائل کو عین اس جگہ ٹارگٹ کرو جہاں سے یہ نیچے اترے ہیں۔ وہ پوری جگہ ہی اڑا دو پھر تو یہ ہلاک ہو جائیں گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ لیکن سر ایسی صورت میں ٹام میزائل کیوں نہ فائر کر دیا جائے اس طرح جزیرے کا یہ پورا حصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ پانی سے بھی نیچے تک"...... میجر جوگم نے کہا۔

" ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو لیکن کسی طرح ان بدروحوں کو ہلاک کر دو"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ دوڑتا ہوا سائیڈ سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔

" آخر یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوں گے۔ کوئی تو طریقہ ایسا ہو جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے"...... کرنل جوشن نے بڑے بے بس سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جوگم واپس آگیا۔

" سر۔ میں نے ٹام میزائل ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ اب ان کی موت یقینی ہو گی سر"...... میجر جوگم نے کہا۔

" کاش ایسا ہو جائے"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد

اس نے ایک بٹن پریس کیا تو تیز سیٹی کی آواز دور سے سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر ایک شعلہ ساواگ جزیرے کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ میجر جوگم نے اب سکرین پر پورے جزیرے کو کور کیا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ شعلہ جزیرے کے اس حصے سے جا ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر سرخ رنگ سا پھیلتا چلا گیا اور پھر سیاہی چھا گئی۔

" سر۔ اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ اب تو یہ ہر صورت میں ہلاک ہو گئے ہوں گے"...... میجر جوگم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا"...... کرنل جوشن نے کہا پھر آہستہ آہستہ سکرین صاف ہوتی گئی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جہاں ٹام میزائل جزیرے سے ٹکرایا تھا وہاں کا پورا حصہ غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں سمندر کا پانی پھیلا ہوا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لاشیں کلوز اپ میں لے آؤ۔ مجھے ایک لاش نظر آئی ہے"...... کرنل جوشن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کی ناب گھمانا شروع کر دی اور سکرین پر اس حصے کا منظر تیزی سے ابھرتا چلا گیا جہاں پہلے جزیرہ تھا اور اب سمندر نظر آرہا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اوہ۔ تھینک گاڈ۔ یہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ تھینک گاڈ"...... کرنل جوشن نے یکلخت انتہائی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.Blogspot.com

مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن میجر جوگم کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے ۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔ وہاں پانی میں واقعی ایک عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں۔

" ہاں ۔ یہ ختم ہو گئے ۔ اب ختم ہو گئے ہیں۔ بس اب آف کر دو سکرین اور وہاں دو لانچیں بھیجو تاکہ یہ جا کر ان کی لاشیں اٹھا لائیں۔ جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ یہ لاشیں تیرتی ہوئی سمندر میں دور نکل جائیں"...... کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" سر۔ یہ لاشیں کٹی پھٹی ہوئی نہیں ہیں صحیح سالم ہیں"۔ میجر جوگم نے آخر کار وہ کہہ دیا جو اس کے ذہن میں تھا۔

" یہ کھاڑی میں تھے ان پر براہ راست تو میزائل نہیں گرا ہو گا اور تم احمق تو نہیں ہو گئے ۔ سمندر پر زندہ انسان لاشوں کی طرح کیسے تیر سکتا ہے۔ نانسنس"...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سکرین آف کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینا شروع کر دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ بند کرو یہ کال"۔ اچانک کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا تو میجر جوگم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس میزائل سے اگر جزیرہ اوپن ہو گیا ہو گا تو یہ لوگ اندر جا کر کرنسی کو بھی چیک کر سکتے ہیں اس لئے انہیں مت بھیجو"۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ لیکن پھر کیا ہم وہاں جائیں"...... میجر جوگم نے کہا۔

" ہاں ۔ میں تمام چیکنگ کر کے وہیں سے ٹرانسمیٹر پر آبدوز کال کر لوں گا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

" سر جب تک ان پاکیشیائیوں کی موت کنفرم نہ ہو جائے آپ کو وہاں نہیں جانا چاہئے ۔ ویسے یہ جزیرہ اوپن بھی ہو گیا ہو گا تب بھی پریس سیکشن اور اس کے گودام سامنے تو نہ ہوں گے"...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن چونک پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں ان لاشوں پر یقین نہیں آ رہا"۔ کرنل جوشن نے کہا۔

" میں نے ایک امکانی بات کی ہے سر۔ ایسا ہے کہ ہم لانچ پر صرف میجر فومانچو اور ایک دوسرا آدمی وہاں بھیج دیتے ہیں۔ وہ ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے جائیں گے پھر وہاں جا کر وہ لاشیں چیک کریں گے اور پھر ہمیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے۔ جب کنفرمیشن ہو جائے تب آپ وہاں جائیں اور سر اگر آپ مزید راز رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان دونوں کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

" اوہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ لاشیں دور بھی نکل جائیں تو پھر بھی انہیں لانچ کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے اور ہاں ان لاشوں کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف کنفرمیشن چاہئے اور بس۔ ٹھیک ہے کرو کال اور بھیجو میجر فومانچو کو"۔ کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کھاڑی میں موجود تھا۔ وہ سب اپنے اگلے اقدام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

" عمران صاحب اگر انہوں نے ہمیں سکرین پر چیک کر لیا ہے تب وہ یہاں نہیں آئیں گے اور ہم کب تک اس کھاڑی میں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں گے "...... صفدر نے کہا۔

" تم بتاؤ کہ کیا کریں۔ ہمارے پاس نہ لانچ ہے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر۔ تنویر اور میں زخمی بھی ہیں "...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس جزیرے کو اوپن کر کے اس کے اندر جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی لانچ، کوئی کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہو جسے استعمال کیا جا سکتا ہو "۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ اندر اور کچھ ہو نہ ہو لامحالہ ٹرانسمیٹر تو ضرور موجود ہو گا اور ٹرانسمیٹر مل جائے تو میں پوری باچان حکومت کو یہاں بلا سکتا ہوں اور اب ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ اب کرنل جوشن کھل کر سامنے آگیا ہے اور اس کی یقیناً اب یہ کوشش ہو گی کہ وہ یہاں سے جعلی کرنسی غائب کر دے تاکہ اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی ثبوت بھی نہ مل سکے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن جزیرہ اوپن کس طرح ہو گا "...... جولیا نے کہا۔

" اس ڈھکن والا حصہ توڑنا پڑے گا جیسا کہ ہم نے بہت پہلے پروگرام بنایا تھا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ ہمارے پاس تو اب ایسا کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے "...... جولیا نے کہا۔

" تم اگر صرف غصیلی نظروں سے اس حصے کو دیکھ لو تو وہ بیچارہ ٹوٹ پھوٹ جائے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" سنجیدگی اختیار کرو عمران۔ اس وقت صورت حال انتہائی نازک ہے۔ ہم زندہ تو بچ گئے ہیں لیکن بے دست و پا ہو کر رہ گئے ہیں "...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو کیا سنجیدہ ہو جانے سے دست و پا لگ جائیں گے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنجیدگی سے سوچنے سے کوئی نہ کوئی ترکیب سمجھ میں آ ہی جاتی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہے"...... جولیا اپنی بات پر بضد تھی۔

" تنویر بے چارہ تو سنجیدہ رہ رہ کر تھک گیا ہے لیکن اس کے ذہن میں تو اب تک کوئی ترکیب نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسی ترکیب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" رقابت میں کامیاب ہونے کی۔ کیوں تنویر کوئی ترکیب سمجھ میں آئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے سر میں شدید درد ہے اس لئے تم مجھے تو معاف ہی رکھو"...... تنویر نے آہستہ سے کہا۔ وہ آنکھیں بند کئے ایک سائیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا زیادہ درد ہے۔ اوہ۔یہاں تو کوئی دوا بھی نہیں ہے"...... جولیا نے تنویر کی بات پر یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تنویر کے سر کے زخم بگڑ رہے ہیں اس لئے درد ہو رہا ہے۔ مجھے بھی سینے میں درد محسوس ہو رہا ہے"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چیکنگ کروں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کی بجائے لانچوں پر آئیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ درختوں کے جھنڈ میں سے کسی ایسے درخت پر

چھپ کر بیٹھو کہ تم چیکنگ بھی کر سکو اور سکرین پر بھی نظر نہ آسکو۔ تمہاری بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر ہی آئیں اور اگر وہ لانچوں پر آئے تو یقیناً وہ پہلے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگائیں گے اور یہ کھاڑی بالکل سامنے ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور کھاڑی سے نکل کر اوپر سطح پر چڑھتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔

" باس۔ باس کیڈو کی طرف سے میزائل فائر ہوا ہے۔ وہ ابھی آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ سمندر میں اتر جاؤ اور تیرتے ہوئے جزیرے سے دور ہٹ جاؤ۔ اٹھو۔ اٹھو"...... عمران نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے حتیٰ کہ تنویر بھی اس طرح اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور پھر وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں اترتے چلے گئے اور پھر وہ ابھی جزیرے سے کچھ فاصلے پر پہنچے ہی تھے کہ انتہائی تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ایک میزائل جزیرے کے اس حصے سے ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ اور وہ جگہ تھی جس کے نیچے کھاڑی میں وہ چھپے ہوئے تھے اور پھر ایک قیامت خیز دھماکے کے ساتھ جزیرے کا وہ حصہ ٹکڑوں میں بکھرتا چلا گیا اور اس کی وجہ سے پانی میں اس قدر خوفناک مدوجزر پیدا ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم پانی کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے الٹ پلٹ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ہوئے کہ ان کے دماغ بے اختیار سن ہو کر رہ گئے۔ ان کی حالت واقعی خوفناک لہروں سے الٹ پلٹ ہونے والے حقیر تنکوں جیسی ہو گئی تھی لیکن جلد ہی اس دھماکے کی شدت ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی سنبھل جانے میں کامیاب ہو گئے۔

"یہ ٹام میزائل تھا اور اس کا ٹارگٹ عین وہی جگہ تھی جہاں ہم موجود تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ سکرین پر چیک کیا گیا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ اگر ٹائیگر چند لمحے پہلے باہر نہ جاتا تو اس وقت ہماری لاشوں کے ٹکڑے ہی سمندر میں تیر رہے ہوتے"...... عمران نے پانی میں تیرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے ساتھی بھی اب اپنے آپ کو سنبھال کر اس کے قریب تیرتے ہوئے پہنچ گئے تھے۔

"ہاں۔ اس بار بھی واقعی قسمت نے ہمارا ساتھ دیا ہے عمران صاحب ورنہ بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن قسمت کب تک ہمارا ساتھ دیتی رہے گی۔ یہ مشن تو لگتا ہے کہ ہماری جانیں لے کر چھوڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب وہ لوگ اب بھی چیکنگ کر رہے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ سنو اب ہم سب لاشوں کی صورت میں تیرتے ہوئے وہاں جائیں گے جہاں میزائل فائر ہوا تھا تاکہ ان کی تسلی ہو سکے۔ اپنے جسم اکڑا لو اور پورے جسم کو سیدھا کر کے پانی کی رو پر

تیرتے رہو۔ کیا ایسا کر لو گے تم"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اگر جسم کو مکمل طور پر اکڑا لیا جائے تب ہی ہمارا پورا جسم پانی کے اوپر تیر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ویسے مجھے تو نیوی کے دوران اس کی باقاعدہ پریکٹس کرائی گئی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو چلو پھر تم لاشوں کے سپہ سالار بن جاؤ"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے"...... کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم پانی میں کسی تختے کی طرح اکڑ کر تیرنے لگا۔

"لیکن میں تو پانی میں اس طرح اچھل نہیں سکتی۔ نیچے سخت زمین ہو تو اس کے سہارے ہی جسم کو اچھالا جا سکتا ہے کیپٹن شکیل کیسے اچھلا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں میں اچھال دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا بازو پکڑا اور پھر واقعی جولیا سمندر میں اچھلنے والی مچھلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور پھر اس کا جسم اکڑتا چلا گیا۔

"گڈ شو۔ بس اسی طرح تیرتی رہو"...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب اسی طرح تیرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ اس جگہ سے دور تیر رہے تھے لیکن عمران نے انہیں ایک ایک کر کے

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

جزیرے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہاں گرد اور دھواں ابھی تک فضا میں موجود تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جب تک یہ دھواں اور گرد صاف نہیں ہو گی اس وقت تک سکرین پر انہیں چیک نہ کیا جاسکے گا اس لئے وہ لپک لپک کر انہیں دھکیلتا ہوا اس حصے میں لے آیا اور پھر وہ خود بھی ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم بھی کسی لاش کی طرح تیرنے لگا۔ اب وہ اس حصے میں تیر رہے تھے جہاں میزائل فائر ہوا تھا۔

"باس۔ یہ راستہ"....... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے پلٹ کر پانی میں غوطہ لگایا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"بس کافی ہے۔ اب ہم کب تک اس طرح تیرتے رہیں گے۔ آؤ"....... عمران نے کہا اور پھر اس سمت تمام افراد نے بھی پلٹ کر پانی میں غوطے لگا دیئے۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک سرنگ نما راستے کے دہانے میں پہنچ گئے جہاں سمندر کا پانی تھوڑا سا نیچے تھا۔ ویسے سمندر کا پانی اندر کافی دور تک چلا گیا تھا۔ شاید میزائل کے دھماکے کی وجہ سے یہ دہانہ کھلا تھا اور پانی چونکہ اچھلا تھا اس لئے وہ اندر بھی چلا گیا تھا۔ عمران بھی اس دہانے سے اندر داخل ہوا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ وہ اب اس سرنگ میں چلتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ گو سرنگ تاریک تھی لیکن ان کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئی

تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ جو کام میں جولیا کی غصیلی نظروں سے لینا چاہتا تھا وہ اس ٹام میزائل نے کر دیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کرنل جوشن نے یہ میزائل تو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے فائر کیا ہو گا لیکن قدرت نے الٹا اس میزائل کی وجہ سے یہ دہانہ کھول دیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دہانہ کھولنا ہمارے بس میں نہ تھا"۔ صفدر نے کہا اور ایک بار پھر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ ایک موڑ کاٹ کر ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ ہال میں مختلف مشینیں نصب تھیں۔ عمران جو سب سے آگے تھا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا یکلخت ہال کی چھت سے تیز روشنی کا دھارا سا نکلا تو عمران بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن دھارا ویسے ہی رہا۔

"اوہ۔ تو یہاں لائٹ کا آٹومیٹک نظام ہے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ روشنی کیا کسی جنریٹر سے پیدا ہو رہی ہے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس قدر تیز روشنی جنریٹر سے نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہاں لازماً اٹیمک بیٹریاں استعمال کی گئی ہیں"....... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

" عمران صاحب۔ مجھے چکر آ رہے ہیں۔ میری آنکھوں کے آگے سیاہ دھبے آنے لگ گئے ہیں"...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ بہر حال اب دہانہ کھل گیا ہے اس لئے ابھی آکسیجن کی کمی دور ہو جائے گی لیکن تم بیٹھ جاؤ۔ صفدر اس کا خیال رکھو میں یہاں سے ایمرجنسی میڈیکل باکس تلاش کرتا ہوں اور ٹائیگر تم باہر جا کر جزیرے کے اوپر سطح پر لیٹ جاؤ۔ بیٹھنا یا کھڑے نہ ہونا ورنہ سکرین پر نظر آ جاؤ گے اور ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ کوئی اور خوفناک میزائل فائر کر دیں اور ہم اندر ہی دب کر ختم ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو تنویر وہیں موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور واپس سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کے بارے میں کوئی تفصیلی فائل لازماً یہاں موجود ہو گی۔ اس سے یہاں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ آپ میڈیکل باکس تلاش کریں میں اور صفدر اس دوران وہ فائل تلاش کرتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر ایسی فائل دستیاب ہو جائے تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پھر ایک سائیڈ روم میں اسے ایک الماری میں ایمرجنسی میڈیکل باکس مل

گیا۔ وہ اسے اٹھا کر واپس آیا اور اس نے اسے تنویر کے قریب رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کا جائزہ لینے لگا۔

" گڈ۔ یہ تو عمرو عیار کی میڈیکل زنبیل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر عمران نے تنویر کو دو مختلف انجکشن لگائے اور پھر اس کے سر کے زخموں کو صاف کر کے ان پر بینڈیج کر دی۔ اسی لمحے صفدر واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

" عمران صاحب یہ دیکھیں یہ ٹرانسمیٹر لیکن اس کی ساخت عجیب ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے چونک کر اس ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مونو ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کی کال کسی کیچر سے کیچ نہیں ہو سکتی۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

" صفدر۔ عمران بھی زخمی ہے تم ایسا کرو کہ پہلے اس کی بینڈیج کر دو پھر کام ہوتا رہے گا"...... جولیا نے کہا۔

" ارے نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو۔ سمجھے۔ تمہاری زندگی اور صحت ہمیں سب سے زیادہ مطلوب ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کاش تم نے لفظ ہمیں کی بجائے مجھے کہہ دیا ہوتا تو بینڈیج کی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

ضرورت ہی نہ پڑتی"...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ آئیے میں آپ کی بینڈیج کر دوں"...... صفدر نے کہا۔

"کاش زخمی دل کی بھی بینڈیج کسی طرح ہو جاتی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے دزدیدہ نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کی بینڈیج جوتوں سے کی جا سکتی ہے اور چونکہ تم خاموش نہیں رہو گے اس لئے میں بھی کیپٹن شکیل کے ساتھ فائل تلاش کرنے جا رہی ہوں"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر کیپٹن شکیل گیا تھا۔ صفدر نے عمران کے سینے پر موجود زخموں کی نہ صرف بینڈیج کر دی بلکہ اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق اسے بھی دو مختلف انجکشن لگا دیئے۔

"اب کیا محسوس کر رہے ہو تنویر"...... عمران نے اپنی ٹریٹمنٹ سے فارغ ہوتے ہی تنویر سے پوچھا۔

"اب مین ٹھیک ہوں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ فائل یہ دیکھیں۔ اس میں یہاں کے بارے

میں سب کچھ موجود ہے"...... اچانک دور سے کیپٹن شکیل کی تیز آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی آ رہی تھی اور کیپٹن شکیل نے قریب آ کر فائل عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے فائل کھولی، فائل میں باریک ٹائپ شدہ بیس پچیس صفحات تھے۔ عمران سرسری طور پر انہیں دیکھتا رہا۔ آخر میں ایک تہہ شدہ نقشہ بھی تھا۔

"ویری گڈ۔ یہ واقعی اہم فائل ہے۔ اس میں اس جزیرے کے اندرونی راستوں، انتظامات اور دیگر تمام تفصیلات موجود ہیں۔ ویری گڈ۔ کہاں سے ملی ہے یہ فائل"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف دریافت کر لیا اور سیف کھلا ہوا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دور سے سرنگ میں کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ ٹائیگر ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس۔ کیڈو کی طرف سے ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی سوار ہیں اور اس کا رخ اسی جزیرے کی طرف ہے"...... ٹائیگر نے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا۔

" کتنی دور ہے ابھی "...... عمران نے پوچھا۔

" بس زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں پہنچ جائے گی "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" یہ یقیناً کنفرمیشن کے لئے آ رہے ہوں گے اور انہیں وہاں سکرین پر بھی چیک کیا جا رہا ہو گا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تمہارے ساتھ جائیں گے۔ جب یہ لانچ اس دہانے کے قریب آئے تو تم نے ان دونوں کو زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا ہے لیکن لانچ کو اس انداز میں ہک کرنا ہے کہ وہ سکرین پر نظر نہ آسکے اور اگر ان کے ساتھ کوئی سامان یا اسلحہ وغیرہ ہو تو وہ بھی اٹھا لاؤ۔ بہرحال یہ خیال رکھنا کہ کرنل جوشن اور میجر جوگم انہیں سکرین پر پکڑے جاتے نہ دیکھ سکیں ورنہ وہ یہاں میزائلوں کی بارش کر دیں گے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل سرہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور پھر سرنگ کی طرف بڑھ گئے۔

" اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ایسا اسلحہ یقیناً موجود ہو گا جس سے اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے گا "...... جولیا نے کہا۔

" اس فائل میں تو کسی اسلحہ وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ شاید انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں بھی بھاری اسلحہ کسی کام آ سکتا ہے "۔ عمران نے کہا۔

" پھر اسے کیسے تباہ کیا جائے گا "...... جولیا نے کہا۔

" ان لوگوں کو آنے دو۔ ان سے بات چیت کے بعد ہی کوئی صورت حال سمجھ میں آئے گی "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد سرنگ میں کئی افراد کے قدموں کی آوازیں ابھریں تو عمران، جولیا اور تنویر تینوں کی نظریں سرنگ کے دہانے کی طرف جم گئیں۔ چند لمحوں بعد صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے تو ان دونوں نے اپنے کاندھوں پر ایک ایک بے ہوش آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔

" ٹائیگر کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ لانچ کو ہک کر کے باہر ہی ٹھہرے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مزید لانچیں آ جائیں "...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے کو نیچے رکھا اور پھر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو اس نے فرش پر لٹا دیا۔ کیپٹن شکیل نے بھی اپنے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے لٹا دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کیپٹن فومانچو تھا۔ وہ اس وقت اس سے مل چکا تھا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت مہمان بن کر کیڈو پر گیا تھا

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا "...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ ٹائیگر سمندر میں اتر گیا تھا۔ پھر لانچ جیسے ہی آہستہ آہستہ چیکنگ کرتی ہوئی غار کے دہانے پر پہنچی تو ٹائیگر نے اسے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

دہانے کے قریب دھکیل دیا اور ہم دونوں اچھل کر لانچ پر چڑھے اور یہ دونوں ایک ایک ضرب سے ہی بے ہوش ہو گئے "...... صفدر نے جواب دیا۔

" بڑے عقلمند لوگ ہیں۔ باقی ضربیں بچا لیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

" تھیلے کا سامان فرش پر ڈالو "...... عمران نے کہا اور صفدر نے تھیلے کو کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ اس میں میزائل گن، دو مشین گنیں اور ایک ٹرانسمیٹر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ گنوں کا فالتو میگزین تھا۔

" اس فومانچو کو کرسی پر بٹھاؤ اور پھر بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھ دو "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایات کی تعمیل شروع کر دی۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل پہلے ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ فومانچو کا ساتھی ویسے ہی بے ہوشی کے عالم میں فرش پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فومانچو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ

اٹھ نہ سکا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل سا پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔

" تم۔ تم۔ زندہ ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے "...... فومانچو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ہمیں پہچانتے ہو "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن کرنل جوشن نے تو بتایا تھا کہ تم ہلاک ہو چکے ہو اور اس نے تمہاری لاشیں سمندر میں تیرتی ہوئی خود دیکھی ہیں۔ پھر تم زندہ کیسے ہو گئے "...... فومانچو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم تو ایکریمی ہیں۔ کیا تمہیں پاکیشیائی نظر آ رہے ہیں "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میجر جوگم نے بتایا تھا کہ تم ایکریمی میک اپ میں ہو۔ تمہاری تعداد بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے برابر ہے اور پھر اس نے سکرین پر تم میں سے دو کے میک اپ بھی ادھڑے ہوئے دیکھے تھے "...... فومانچو نے جواب دیا۔

" تم یہاں کیا کرنے آئے تھے "...... عمران نے پوچھا۔

" میں تمہاری لاشوں کو چیک کر کے کنفرم کرنے آیا تھا تاکہ ٹرانسمیٹر پر کرنل جوشن کو اطلاع دے سکوں لیکن یہ کون سی جگہ ہے "...... فومانچو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کہا۔

"یہ واگ جزیرہ ہے اور اب میری بات غور سے سن لو۔ تم ریڈ آرمی کے عام ملازم ہو اور اس برے اور بھیانک کھیل میں شریک نہیں ہو جس کھیل میں کرنل جوشن اور میجر جوگم شامل ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ مارے جاؤ۔ کرنل جوشن اور میجر جوگم نے بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کے ساتھ سازش کر کے اس جزیرے کے اندر پریس سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں جعلی کرنسی چھپتی ہے اور باچان حکومت کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے تمہارے ڈیفنس سیکرٹری کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دی ہے۔ وہ یہاں پہنچنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے اعلیٰ افسران بھی ہوں گے۔ اس کے بعد تم خود جانتے ہو کہ کیا ہو گا اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم اس چکر میں ملوث ہونا چاہتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا ناں میں دو ٹوک جواب دو"....... عمران نے کہا۔

"مم۔ میرا کسی چکر سے کیا تعلق۔ میں تو ملازم ہوں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کرنل جوشن کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا"....... فومانچو نے جواب دیا۔

"تم ٹرانسمیٹر اٹھاؤ اور کرنل جوشن کو ہماری لاشوں کے بارے میں کنفرم کر دو۔ اس کے ساتھ ہی اسے بتا دو کہ یہاں کا خفیہ راستہ اوپن ہو چکا ہے اور تم اندر جا کر سب کچھ دیکھ چکے ہو"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کرنل جوشن سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔ وہ میرا کورٹ مارشل کرا دے گا"....... فومانچو نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم چھٹی کرو۔ صفدر اس کی گردن توڑ دو"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور صفدر تیزی سے فومانچو کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا تم میری ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرا سکتے ہو"....... فومانچو نے کہا۔

"وہ یہاں آرہے ہیں پھر تم خود ہی ان سے بات کر لینا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ میری بات۔ میں تیار ہوں لیکن اگر انہوں نے مجھے واپس بلا لیا تو پھر"....... فومانچو نے کہا۔

"تو پھر تم واپس چلے جانا البتہ تمہارا یہ ساتھی یہاں رہے گا۔ تم اس کے بارے میں کوئی بہانہ بھی کر سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"....... فومانچو نے کہا۔

"اس کے ہاتھ کھول دو اور ٹرانسمیٹر اسے دے دو"....... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ کھول دی اور پھر وہ ٹرانسمیٹر اٹھانے ہی لگا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"کرنل جوشن خود کال کر رہا ہے شاید"....... عمران نے کہا اور فومانچو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس کا بٹن

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ اوور"....... بٹن آن ہوتے ہی میجر جوگم کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میجر فوما نچو اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... فوما نچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے رپورٹ نہیں دی اور تمہاری لانچ بھی سکرین پر نظر نہیں آ رہی۔ کہاں ہو تم اوور"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" میں اس وقت واگ جزیرے کے اندر موجود ہوں سر۔ یہاں ایک سرنگ کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ میں اس کے اندر آیا تو یہ مشین روم ہے۔ میں اسے دیکھ رہا تھا کہ کال آ گئی۔ اوور"....... میجر فوما نچو نے کہا۔

" تمہارا ساتھی کہاں ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ دہانے میں چھلانگ لگاتے ہوئے پیر پھسلنے سے نیچے گر گیا تھا اور ہلاک ہو گیا۔ اوور"....... میجر فوما نچو نے جواب دیا۔

" تمہاری لانچ کہاں ہے۔ اوور"....... اس بار دوسری طرف سے کرنل جوشن نے پوچھا۔

" اسے میں نے ایک کھاڑی میں ایک پتھر کے ساتھ ہک کر دیا ہے سر۔ اوور"....... میجر فوما نچو نے کہا۔

" ان پاکیشیائیوں کی لاشوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" صرف ایک لاش جزیرے کی ایک کھاڑی میں پھنسی ہوئی موجود ہے سر۔ اور کوئی لاش نہیں نظر آئی۔ اوور"....... فوما نچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر فوما نچو نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر آف کیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی اور میجر فوما نچو کرسی سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ میجر فوما نچو نہ صرف لاش میں تبدیل ہو چکا تھا بلکہ اس کا جسم بھی سیاہ ہو چکا تھا۔

" ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو واقعی بے رحم قاتل بن چکے ہیں"۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ اسے ہلاک کرنے پر مجبور تھے عمران صاحب کیونکہ اس نے ان کا راز اوپن کر دیا تھا"....... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے کہ اب کرنل جوشن خود یہاں آئے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ یہاں آ کر کیا کرے گا"....... جولیا نے کہا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"وہ مونو ٹرانسمیٹر مجھے دو۔اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہا کہ باچانی حکومت کے اعلیٰ حکام کو یہاں بلا کر یہ سب کچھ دکھایا جائے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم یہ کیسے ثابت کرو گے کہ کرنل جوشن اس میں ملوث ہے"۔جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔پہلے اسے پکڑنا چاہیئے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ یہاں آئے گا تو اسے پکڑیں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہ یا میجر جوگم دونوں میں سے کوئی تو لازماً آئے گا اور یہیں آئے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر سرنگ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"میرا خیال ہے کہ ٹائیگر کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر کی آمد کی خبر لا رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو تا کہ اس عذاب مشن سے تو جان چھوٹے"۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس۔ہیلی کاپٹر آرہا ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو اچھا ہے۔یہاں سے نکلنے کی اللہ تعالیٰ سبیل پیدا کر رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سب لوگ سائیڈوں پر ہو جاؤ تاکہ کرنل جوشن یا میجر جوگم یا دونوں اطمینان سے اندر داخل ہو سکیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ وہ اندر گیس بھی تو فائر کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تمہاری طرح سائنس دان نہیں ہیں کہ لاشوں کو گیس سے بے ہوش کرتے پھریں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

"عمران صاحب اگر یہ کرنل جوشن یہاں آئے تو پھر اس کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"فی الحال بے ہوش کرنا ہے پھر دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔چونکہ بے ہوش پڑا ہوا آدمی اور میجر فوما نچو کی لاش دھماکے کی وجہ سے اچھل کر ایک طرف پڑی ہوئی تھی اس لئے انہیں ہٹانے کی ضرورت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں قدموں کی آوازیں سرنگ میں سے آتی ہوئی سنائی دیں۔ یہ دو آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دہانے کی سائیڈوں میں دیواروں سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔قدموں کی آوازیں قریب آئیں اور پھر یکلخت رک گئیں۔

"میجر جوگم مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اندر کوئی موجود ہے"۔ اچانک کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"سر اس میجر فومانچو کی لاش پڑی ہوئی ہو گی"....... دوسری آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ واقعی شاید اسی لئے مجھے احساس ہوا ہے"....... کرنل جوشن کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی قریب ہی کھڑے ہوئے تھے۔ پھر قدموں کی آوازیں آگے بڑھنے لگیں اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن اور اس کے پیچھے میجر جوگم دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ان پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور کمرہ انسانی چیخوں اور پھر کرنل جوشن اور میجر جوگم کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے انہیں اس انداز میں اٹھا کر فرش پر پیخ دیا تھا کہ وہ گرنے کے دوران ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر وہ دونوں ہی ان دونوں پر تیزی سے جھکے اور ان کے کاندھوں اور سروں پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے تیزی سے مخصوص انداز میں ان کے سروں کو جھٹکے دیئے تو دونوں کے انتہائی تیزی سے مسخ ہوتے ہوئے چہرے دوبارہ نارمل ہونے شروع ہو گئے۔

"ٹائیگر تم باہر جا کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ باہر موجود ہو۔ اسے بے ہوش کر کے اٹھا لانا"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دو اور یہاں کہیں رسیاں موجود ہوں گی ان سے ان دونوں کو اچھی طرح باندھ دو۔ یہ دونوں

تربیت یافتہ ہیں۔ یہ اچانک حملے کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"توبہ۔ کس قدر طویل جدوجہد کرنا پڑی ہے ان کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے"....... جولیا نے بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

"چیف کو رنگے ہاتھوں پکڑنا آسان نہیں۔ اپنے چیف کو کبھی پکڑنے کی ٹرائی کر دیکھو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف ایکسٹو سے اس کا کیا مقابلہ۔ اور سنو آئندہ ایسی مثالیں دے کر چیف کی توہین نہ کیا کرو۔ سمجھے"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف کی توہین۔ حیرت ہے۔ توہین تو اس کی ہوتی ہے جس کی کوئی عزت ہوتی ہے۔ چیف کی تو"....... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ گیا ورنہ جولیا کا گھومتا ہوا بازو اس کی گردن پر پڑتا۔

"یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم باتیں نہ کر کے کیا حاصل کر لیتے ہو جو میں باتیں کر کے حاصل کر لوں گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"ہیلی کاپٹر خالی ہے باس"...... ٹائیگر نے اندر آکر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی تم باہر ہی ٹھہرو ورنہ تمہیں بھی اپنے چیف کی توہین پر غصہ آجائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

"تم باز نہیں آسکتے بکواس کرنے سے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آسکتا ہوں بلکہ اس کے بعد بکواس تو ایک طرف سرے سے بات کرنے کو ہی میری زبان ترس جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ہے تو ایسا کون سا طریقہ ہے جس سے تم بکواس سے باز آسکو مجھے بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس پوری دنیا میں مردوں کو خاموش کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہی صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے والا طریقہ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ ہی خاموش ہو جائیں۔ عمران صاحب کو تو خاموش کرانا ناممکن ہے"...... صفدر نے کرنل جوشن کو باندھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تمہارا خطبہ نکاح یاد کرنا ناممکن ہو چکا ہے چلو میری خاطر نہ سہی تنویر کی خاطر ہی یاد کر لو"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میری خاطر کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ایک بار یاد کر لے کسی طرح بھی پھر دیکھیں کام کس کے آتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو اور بس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خود بتاؤ تنویر کی موجودگی میں اور میں کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اسی لئے زندہ بھی ہو۔ یہ ذہن میں رکھنا"...... تنویر نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کیا کرو تنویر"...... جولیا نے تنویر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ بھلا عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

"عمران صاحب۔ اب انہیں ہوش میں لایا جائے"...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔ وہ شاید اب اس موضوع کو بدلنا چاہتا تھا۔

"نہیں۔ انہیں ابھی بے ہوش رہنے دو پہلے ہم یہاں کی مکمل تلاشی لیں گے پھر انہیں ہوش میں لے آئیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

باچان کے ڈیفنس سیکرٹری اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے سر اٹھا کر ایک نظر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ان کے لہجے میں خاصی سختی تھی کیونکہ جب وہ اہم کاموں میں مصروف ہوں تو ان کے حکم کے مطابق انہیں کسی طرح بھی ڈسٹرب نہیں کیا جاتا تھا۔

"سر پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال موصول ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے اس کی کال فوری طور پر اٹنڈ نہ کی تو باچان کے انتہائی اہم جزیرہ کیڈو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ اوہ۔ لے آؤ ٹرانسمیٹر"...... ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھے۔ ایک بار باچانی حکومت نے ایک انتہائی اہم مشن پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی تھیں اور اس کے جواب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے علی عمران اور اس کے ساتھی کو بھیجا گیا تھا لیکن جب ڈیفنس سیکرٹری اس عمران سے ملے تو وہ بے حد پریشان ہوئے کیونکہ وہ انہیں ایک احمق اور مسخرے نوجوان سے زیادہ کچھ اور نظر نہ آ رہا تھا۔ چونکہ ان کے ذاتی تعلقات پاکیشیا کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے تھے اور سر سلطان کے ذریعے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے خصوصی درخواست کی گئی تھی اس لئے انہوں نے سر سلطان سے اس عمران کے بارے میں بات کی تو سر سلطان نے انہیں یقین دلایا کہ عمران ان کا پرابلم حل کر دے گا اور پھر وہی ہوا۔ عمران نے انتہائی حیرت انگیز ذہانت اور کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند روز میں ہی وہ مشن مکمل کر لیا جو باچانی حکومت کے لئے نہ صرف انتہائی پریشان کن بلکہ تقریباً لاینحل مسئلہ بنا ہوا تھا۔ تب سے ڈیفنس سیکرٹری اس کے بے حد مداح ہو گئے تھے۔ اس کے بعد بھی کئی بار عمران سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اور وہ اس کے مزاج اور افتاد طبع کو سمجھ گئے تھے لیکن وہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

اس کی کارکردگی اور ذہانت کے تہہ دل سے قائل تھے۔یہی وجہ تھی کہ جب انہیں بتایا گیا کہ علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال ہے تو وہ فوراً کال اٹنڈ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

"کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔اس عمران کا کیڈو سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک ان کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں یاد آگیا تھا کہ انہیں حکومت کے ایک خفیہ ادارے سے رپورٹ ملی تھی کہ کوئی بین الاقوامی مجرم تنظیم جزیرہ کیڈو کے سلسلے میں کام کر رہی ہے اور انہوں نے کرنل جوشن کو خصوصی میٹنگ میں کال کر کے اسے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس سلسلے میں کام کرے۔اس کے بعد وہ غیر ملکی دورے پر چلے گئے تھے اور ان کی واپسی آج ہی ہوئی تھی۔اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کر کے ٹرانسمیٹر ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔جب وہ نوجوان کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ڈیفنس سیکرٹری باچان فرام دس اینڈ۔اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"علی عمران۔ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس سٹارٹ۔اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی اور

شگفتہ آواز سنائی دی تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔وہ سمجھ گئے تھے کہ چونکہ انہوں نے اپنے فقرے کے آخر میں فرام دس اینڈ کہا ہے اس لئے عمران نے اینڈ کے متبادل سٹارٹ کا لفظ کہہ دیا ہے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔آپ نے کیوں کال کی ہے۔اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔آپ حکومت کے بہت بڑے افسر ہیں اور مجھے بڑے بڑے افسروں سے بات کرنے کا بڑا شوق ہے تاکہ کل میں اپنے ملنے والوں پر رعب ڈال سکوں کہ میری بات ہمیشہ بڑے بڑے افسروں سے ہوتی ہے۔ویسے ابھی ایسا کیمرہ ایجاد نہیں ہوا کہ بات چیت کے ساتھ ساتھ اتنے فاصلے کے باوجود ہم دونوں کا اکٹھا فوٹو بھی کھینچ جاتا تو پھر تو بڑا پختہ ثبوت ہوتا اور میں اس فوٹو کو فریم کرا کر اپنے ڈرائنگ روم میں لٹکا سکتا۔اوور"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب میں اپنی غلطی پر معذرت چاہتا ہوں۔واقعی مجھے اس انداز میں نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے فوراً ہی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کئی بار عمران سے مل چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے معذرت خواہانہ انداز نہ اپنایا تو عمران کی زبان روکنا کم از کم ان کے بس کی بات نہ رہے گی اور چونکہ عمران نے کیڈو اور نقصان کا حوالہ دیا تھا اس لئے وہ کال ختم بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

"پھر تو واقعی آپ بہت بڑے بلکہ عظیم آدمی ہیں ورنہ ہمارے ملک میں تو بڑے افسر معذرت کا لفظ ہی مدتوں پہلے بھول چکے ہیں۔ بہر حال آپ کا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے سنا ہے کہ سونے کے بھاؤ بھی مل جائے تب بھی قیمت پوری نہیں ہو سکتی اس لئے اب میں اصل بات پر آ رہا ہوں اور اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ بذات خود کیڈو کے قریب واگ جزیرے پر تشریف لے آئیں تو اس سے نہ صرف باچان کا بھلا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا بھی ساتھ ہی بھلا ہو جائے ورنہ پھر مجھے باچان کے پرائم منسٹر صاحب کو بطور مہمان خصوصی یہاں بلانا پڑے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ واگ جزیرے پر کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں واگ جزیرہ کیڈو کے قریب تو ہے لیکن وہ تو غیر آباد جزیرہ ہے۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں اس جزیرے سے آپ کو کال کر رہا ہوں اور اگر میری یہاں موجودگی کے باوجود آپ اسے غیر آباد کہنے پر مصر ہیں تو پھر یہاں ریڈ آرمی کا چیف کرنل جوشن اور اس کا ساتھی اور کیڈو کا مشین روم انچارج میجر جوگم بھی موجود ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کرنل جوشن بھی واگ جزیرے پر موجود ہے۔ کیوں۔ اس سے

بات کرائیں۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب۔ وہ اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور دوسری بات یہ بھی سن لیں کہ ریڈ آرمی آپ کے تحت ہے اور بالاخر آپ اس کے ذمہ دار بنتے ہیں اور اگر یہ بات پرائم منسٹر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں براہ راست پہنچ گئی کہ کرنل جوشن کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے آلہ کار بن کر کام کر رہے ہیں تو آپ خود سوچ لیں کہ کیا نتائج نکل سکتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں اور سب کچھ خود ملاحظہ کر لیں۔ اس کے بعد آپ جانیں اور حکومت باچان۔ اوور"...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری کی پیشانی پر یکلخت شکنوں کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

"کرنل جوشن اور مجرم تنظیم کا آلہ کار۔ اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور پھر حکومت باچان کے مفادات تو کیڈو جزیرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ واگ جیسے جزیرے سے حکومت باچان کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی دلچسپی تو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں سر۔ اگر آپ نہیں آ سکتے تو مجھے بتا دیں لیکن پھر آپ مجھ سے گلہ نہیں کریں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"ہوا کیا ہے۔ کچھ بتائیں تو سہی۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں ہے البتہ آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن جو جعلی کرنسی چھاپتی ہے اس نے اسرائیل سے مل کر پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کی ہے۔ ڈولفن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی جدید ترین مشینری سے کسی بھی ملک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے جسے جعلی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسرائیل نے یہ سازش اس لئے کی کہ ڈولفن کے ذریعے پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر اسے پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک میں پھیلا کر ان کی معیشت جام کر دی جائے۔ چونکہ ڈولفن زیادہ تر ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی تھی اس لئے اس نے اپنے پریس سیکشن کو بچانے کے لئے اسے پہلے کیڈو پر رکھا ہوا تھا لیکن جب کیڈو پر باچان نے قبضہ کیا تو انہوں نے یہ پریس سیکشن واگ منتقل کر دیا کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ کسی کو شبہ بھی نہ ہو سکے گا کہ باچان میں بھی ایسی حرکت کی جا سکتی ہے لیکن باچان میں ریڈ آرمی اسے بہرحال ٹریس کر لیتی اس لئے انہوں نے کرنل جوشن کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور اس طرح انہوں نے واگ جزیرے پر خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن قائم کر لیا اور کرنل جوشن نے کیڈو کے حفاظتی انتظامات کو واگ تک پھیلا کر

اسے بھی محفوظ کر لیا۔ پاکیشیا کو اطلاع ملی تو میں ٹیم لے کر یہاں پہنچا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ باچان حکومت اس میں ملوث نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا اور اب یہ مشن اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ میں چاہتا تو اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس طرح باچان اور پاکیشیا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور انتہائی قریبی اور دوستانہ تعلقات میں فرق آ سکتا ہے اس لئے میں نے اسے بھی تباہ نہیں کیا اور کرنل جوشن کو بھی ہلاک نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی سر سلطان کی طرح انتہائی اصول پسند ہیں اس لئے میں نے براہ راست آپ سے بات کی ہے کہ آپ آئیں اور یہ سارا سیٹ اپ خود دیکھ لیں۔ اس کے بعد آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اگر آپ کو ہم سے کوئی خطرہ ہو تو آپ بے شک ملٹری انٹیلی جنس کے مسلح افراد کو ساتھ لے آئیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بگڑ سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ سب کچھ ہوتا رہا اور میں بے خبر رہا۔ اوہ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کرنل جوشن جیسا آدمی بھی اس قدر بھیانک سازش میں ملوث ہو سکتا ہے اور یہ خوفناک کام باچان کی سرزمین پر ہو رہا ہے۔ اوہ عمران صاحب میں تو کیا پوری باچانی حکومت آپ کی بے حد مشکور رہے گی ورنہ ہمارے تعلقات نہ صرف ایکریمیا، یورپ بلکہ پورے اسلامی ممالک

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سے خراب ہو جاتے اور باچان کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے۔ میں واگ پہنچ رہا ہوں۔ آپ میرا انتظار کریں۔ پلیز۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اس لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ بہرحال آپ تشریف لے آئیں۔ میں ملزم ثبوتوں کے ساتھ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر انہوں نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا تاکہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو کال کر کے ہیلی کاپٹر اور مسلح افراد کا فوراً بندوبست کر سکیں۔

عمران صاحب۔ڈولفن اور اسرائیل کا یہ سیٹ اپ تو ناکام ہو گیا لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ یہی کام کسی اور ملک میں نہیں کریں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں سے فارغ ہو کر ہمیں بہرحال اس ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرنا پڑے گا"...... جولیا نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ابھی ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ خدا خدا کر کے یہ طویل مشن مکمل ہونے کے قریب پہنچا ہے اور تم بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی بدشگونی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

میں کہا۔

" اس قدر طویل بھاگ دوڑ اور اٹھک بیٹھک کے بعد یہ مشن مکمل ہونے کے قریب آیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہارا چیف مجھے وہ چھوٹا سا چیک بھی دینے سے انکار کر دے" .... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم فکر مت کرو۔ میں چیف سے سفارش کر دوں گی۔ اس مشن کا چیک تمہیں دے دیا جائے گا" .... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر تمہاری سفارش چیف مانتا ہے تو پھر پلیز دو چیک لے دو۔ دوسرا مشن میں یہیں بیٹھے بیٹھے مکمل کر دیتا ہوں" .... عمران نے کہا تو اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" دوسرا مشن۔ کیا مطلب۔ دوسرا مشن تو ڈولفن کے خلاف ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے۔ یہاں تو نہیں ہے" .... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے تم وعدہ کرو۔ پھر آگے بات ہو گی" .... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر تم ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو تو دوسرا چیک میں تمہیں دلا دوں گی اور اگر چیف نے نہ دیا تو میں خود دے دوں گی" .... جولیا نے کہا۔

" تمہارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ہے" .... عمران نے منہ

بناتے ہوئے پوچھا۔

" کیا مطلب۔ تمہیں اس سے کیا" .... جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" اگر تمہارا چیک واپس آ گیا تو پھر میں اس چیک کا کیا کروں گا" .... عمران نے جواب دیا۔

" کیسے واپس آئے گا۔ تم اب چکر نہ چلاؤ۔ سیدھی بات کرو" ۔ جولیا نے کہا۔

" مس جولیا عمران صاحب کو یہاں سے ایک ڈائری بھی ملی ہے جو یہاں کے پریس سیکشن کے ایک سیف میں موجود تھی۔ اس ڈائری میں یقیناً ڈولفن کے بارے میں اہم معلومات موجود ہوں گی اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں" .... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یار ایک تو تم جب بھی بولتے ہو میرا نقصان ہی کرتے ہو۔ کیا ضرورت تھی تمہیں بولنے کی۔ جیسے پہلے خاموش رہتے ہو اب بھی خاموش رہ جاتے تو کیا بگڑ جاتا۔ کم از کم جولیا کے دستخط ہی مل جاتے کیونکہ ظاہر ہے رقم تو اب اتنی نہ ہو گی جتنی مجھے چاہئے میں اس چیک کو فریم کرا کر اپنے فلیٹ میں ہی لٹکا دیتا" .... عمران نے کہا تو اس بار سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" میں تمہیں ویسے ہی دستخط کر کے دے دیتی ہوں" .... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.RiazAcademy.BlogSpot.com FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!

"تنویر سے پوچھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مجھے گولی مار دے"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ میں کیوں گولی ماروں گا۔ تم ایک لاکھ دستخط کرا لو"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب کا مقصد تو نکاح نامے پر دستخطوں سے ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"تب گولی تو کیا میزائل مار دوں گا"....... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ کیا اس ڈائری میں واقعی ڈولفن کے بارے میں معلومات موجود ہیں"....... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کی تھی۔

"ہاں۔ ورنہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کو کال کرنے سے پہلے اس کرنل جوشن کو ہوش میں لا کر اس سے ڈولفن کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا لیکن یہ ڈائری ملنے کے بعد اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اس ڈائری میں ایسی معلومات موجود ہیں کہ اگر یہ ڈائری حکومت ایکریمیا تک پہنچ گئی تو اس کی ایجنسیاں اس تنظیم کا مکمل طور پر خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گی کیونکہ حکومت ایکریمیا ہم سے زیادہ اس

تنظیم کے خاتمے کی خواہشمند ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس قدر اہم ڈائری یہاں کس نے رکھی ہو گی"....... جولیا نے کہا۔

"ڈائری کے اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا انچارج سائمن ڈولفن کے بانی ممبران میں سے تھا اور اسے اس بارے میں مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل تھیں اور چونکہ وہ فطری طور پر ڈائری رکھنے کا عادی تھا اس لئے اس نے اس ڈائری میں وہ تمام معلومات درج کر دیں۔ دوسری بات یہ کہ سائمن کے کبھی تصور میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ یہاں اس ڈائری تک کوئی دوسرا آدمی بھی پہنچ سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ڈیفنس سیکرٹری تو نجانے کب یہاں پہنچے گا اب اس سے پہلے کم از کم کرنل جوشن کو تو ہوش میں لے آئیں"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر اسے پہلے ہوش میں لایا گیا تو یہ کوئی نہ کوئی کہانی سوچ لے گا لیکن جب اچانک اسے ہوش میں آتے ہی ڈیفنس سیکرٹری نظر آئے گا تو پھر نفسیاتی طور پر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا اور ویسے بھی اسے یا میجر جوگم کو ہوش میں لا کر ہم نے ان سے کیا معلوم کرنا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اسی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

سرنگ میں سے ٹائیگر کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اسے باہر بھیج دیا تھا تاکہ جب ڈیفنس سیکرٹری کا ہیلی کاپٹر آتا دیکھے تو وہ انہیں اطلاع کر سکے اور اس کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ یہی اطلاع دینے آ رہا ہے۔

"باس۔ ہاکاڈو کی طرف سے باچان ملٹری کے تین ہیلی کاپٹر واگ کی طرف آ رہے ہیں"...... ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

"اوکے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر موجود ماسک اتار دیا۔

"ہم بھی اتار دیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے ان کے سامنے اصل شکلوں میں نہیں آنا ورنہ سیکرٹ سروس سیکرٹ نہیں رہے گی اور دوسری بات یہ کہ سوائے ٹائیگر کے تم سب نے یہیں رہنا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک معمولی سے ڈیفنس سیکرٹری کا استقبال کرے۔ میرا کیا ہے میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں اور بے چارہ ٹائیگر تو کرائے کا سپاہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ایک روز پہلے ٹیم کے ساتھ ڈولفن کا مشن مکمل کر کے واپس آیا تھا اور آج دانش منزل آیا تھا۔

"عمران صاحب اس بار تو آپ کو بہت وقت لگ گیا اس مشن کو مکمل کرتے ہوئے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اکیلا مشن چار مشنوں کے برابر تھا اس لئے ایک کی بجائے اب تم نے مجھے چار چیک دینے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو آپ کو ایک چیک بھی نہیں مل سکتا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا جولیا نے کہا ہے کہ میں نے یہ مشن مکمل نہیں

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کیا"...... عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ اس قدر طویل عرصہ اس مشن کی تکمیل میں اس لئے لگ گیا ہے کہ آپ کے پاس مار کو تھم ریز کا توڑ ہی نہیں تھا۔ جو توڑ کر کے آپ نے مشن مکمل کیا ہے وہ توڑ سرداور نے آپ کو بتایا تھا اس لئے چیک اگر ملنا بھی چاہیئے تو سرداور کو ملنا چاہیئے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سوچ لو۔ میں نے بڑی مشکل سے تمہاری عزت بنا رکھی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" کیا مطلب۔ اس میں عزت کا کیا سوال آگیا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" جو چیک تم دوگے اس سے سرداور کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے کنجوس واقع ہوئے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" میری عزت کی بجائے آپ کی عزت کو البتہ ضرور خطرہ لاحق ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اچھا۔ وہ کیسے"...... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" سرداور کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کتنی تنخواہ پر کام کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے چلو ایسا کرو کہ تم ایک بڑا چیک انہیں بھیج دو اور ایک چھوٹا چیک مجھے دے دو۔ میرا وعدہ کہ سرداور کو ملنے والا چیک کیش نہیں کراؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سرداور والا چیک آپ کو کیسے مل جائے گا۔ وہ تو سرداور کے نام ہی ہوگا کیونکہ انہوں نے مار کو تھم ریز کا توڑ بتایا تھا"...... بلیک زیرو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

" اگر میں سوپر فیاض اور ڈیڈی سے وصولی کر سکتا ہوں تو بے چارے سرداور کس قطار میں آتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو نے ہنسنے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" واقعی آپ چاہیں تو وہ چیک کیا اس سے بڑا دوسرا چیک بھی ان سے وصول کر سکتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب ڈولفن کے بارے میں اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جولیا نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ آپ نے وہاں سے کوئی ایسی ڈائری حاصل کی ہے جس میں ڈولفن کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ جولیا کو تم نے مخبر رکھا ہوا ہے شاید"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے غصہ مصنوعی تھا۔

" وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مجھے مشن کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے۔ اس میں مخبری والی

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کون سی بات ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے سوچا تھا کہ اس ڈائری کا حکومت ایکریمیا سے باقاعدہ سودا کروں گا تاکہ سلیمان پاشا کا ادھار کچھ کم ہو سکے لیکن جولیا نے یہ بتا کر میرا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" اگر سلطان فیاضی کے موڈ میں ہیں یعنی خلعت اور جاگیریں بخشنے کے موڈ میں ہیں تو عمران موجود ہے اور اگر سلطان کو جلال آ رہا ہے اور جلاد کو حاضر کر رکھا ہے تو پھر عمران موجود نہیں ہے"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس وقت تو واقعی خلعت اور جاگیروں والا ہی مسئلہ ہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ پھر تو عمران نہ صرف موجود ہے بلکہ فرشی سلام بھی عرض کر رہا ہے"...... عمران نے جلدی سے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" ایکریمیا کے چیف سیکرٹری کا فون آیا ہے۔ تم نے جو ڈائری انہیں بھجوائی تھی انہوں نے اس پر فوری کارروائی کی ہے اور ڈولفن کا

سیٹ اپ ختم کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس پر نہ صرف حکومت پاکیشیا کی ممنون ہے بلکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بھی بے حد ممنون ہے اور وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تھینکس کا سرکاری لیٹر بھی بھجوا رہے ہیں"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صرف تھینکس کا لیٹر۔ کیا زمانہ آ گیا ہے۔ میں سمجھا تھا کہ ایکریمیا کی ایک دو ریاستیں الاٹ کر دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" حکومت باچان کی طرف سے بھی تھینکس کا لیٹر پہنچ چکا ہے اور ڈیفنس سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کیا ہے"۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لیکن ان تھینکس کے لیٹرز سے آغا سلیمان پاشا کا ادھار تو اترنے سے رہا۔ ادھر سیکرٹ سروس کے چیف صاحب چیک دینے سے انکاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مشن پورا کرنے کے لئے نسخہ تو سرداور نے بتایا ہے اس لئے چیک بھی انہیں ہی مل سکتا ہے۔ میں تو ناکام رہا ہوں"...... عمران نے ایک طرح سے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پھر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میری کیا مجال ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے کام میں مداخلت کر سکوں۔ اب تمہاری قسمت"...... سر سلطان نے کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ لاؤڈر

FOR EDUCATIONAL PURPOSES ONLY! NOT INTENDED FOR SALE!
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

کی وجہ سے وہ بھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

" جہاں سلطان بے بس ہو جائے وہاں پر ملکہ عالیہ ہی کام کر سکتی ہیں اس لئے اب ملکہ عالیہ کے دربار میں ہی فریاد کرنا پڑے گی"۔ عمران نے شکست بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ تو شاید کچھ نہ کر سکے البتہ اگر تم اپنی اماں بی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی شکایت کر دو تو پھر دیکھنا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا حشر"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں ایک بار پھر ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر تو بعد میں آئے گا پہلے شکایت لگانے والے کی شامت آجائے گی کہ وہ گیا کیوں تھا وہاں کافروں کے ملک میں"...... عمران نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے سرسلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" بہرحال میں تو مشورہ ہی دے سکتا تھا اب تمہاری مرضی۔ اللہ حافظ "...... دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" سرسلطان بھی آج موڈ میں تھے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی، کی گئی ہے اور وہ حکومت کی طرف سے اس کے انچارج ہیں اس لئے اصل تعریف تو ان کی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

ختم شد